فبای حدیث بعد ذلک یؤمنون

الحمد للہ کہ درین زمان فیض توامان رسالہ ہاء عظیم و صراط مستقیم اعلام و تفہیم جامع لائل عقلی و نقلی
متعلم تعلیم و معاملات متعلقہ یورپ و امریکا و ایشیا و افریقہ وغیرہ ممالک ہر اقلیم مسند ما سبق
سالک جادہ مستقیم علامہ عظیم فہامہ عریف اکسیر فلزات العقل معیار نقود الفضل ضیاء
مصباح فنون و علوم جلاء زجاجہ عقول و فہوم ملا عبد القیوم صانہ اللہ من جمیع الہموم والغموم

موسوم بہ

استادی اعلی تعلیم جبری

١٣١١ھ

باہتمام جمیل و سعی جزیل و صرفہ ذاتی صاحب راد سدید مجوز اختراعات
جدیدہ مسند نشین چار بالش فیضان مزید جمعدار عمر بن حمید حفظہ اللہ
المعید من شر کل عنید مرید

در مطابع حیدرآباد دکن مطبوع خاص و عام منظور انظار انام
بذوی الافہام گردید

۷۸۶

بموقف عرض عالی میرساند

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مین اپنی کتاب استدعائے تعلیم جبری کو پیشکش سرکار عالی
کرکے ملتجی و مستدعی ہون کہ سرکار میری اس استدلال پر
غور فرماکر منظوری و اجرائی قانون تعلیم جبری سے ممنون
امتنان و مرہون احسان فرماوینگی جس سے نظم دولت
و رفاہیت رعیت ہر دو متصور بلکہ اوسی پر موقوف و منحصر ہے
جیسا کہ تحریر ذیل کی ملاحظت سے ظاہر ہوسکتا ہے. دولت
و رعیت اپنے اغراض ذاتیہ انتظامیہ و رفاہیہ کو بدون تعلیم
و تعلم کے حاصل نہین کرسکتی لہذا الغرض استعمال اغراض ذاتیہ
ہر دو جبر و زجر مستدعی ہے۔

مطبوعہ مطبع نور دکن واقع جیمس بازار سکندرآباد

کیونکہ انخاب حکومت واقسام دولت مین وہی سب سے زیادہ عمدہ شمار ہوتی ہے کہ سب سے زیادہ رعایا کے فوائد و ترقی پر اوسکے قواعد سیاست مبنی و منتبی ہون۔

مگر حصول فوائد و ترقی رعیت بدون اونکی علمی و عملی لیاقت و حالت کے غیر ماٴمول و معمول ہاہین جیسا کہ بیان ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔

اقوی اسباب عمدگی حکومت مین اوس کے رعایا کی عمدگی قوات علمی و عملی و اخلاقی ہے جہل و نادانی جسقدر عمدہ حکومت کے فوائد و منافع و لوازم ضروریہ کے روکنے اور اونسے باز رکھنے مین موثر ہے وہ محتاج بیان نہین اسلیئے کہ حکومت کے کام و انتظام آخر رعایا ہی کو کرنے پڑتے ہین پس اگر کارپردازان سلطنت یا وہ لوگ جو اونکو منتخب و ماٴمور کرتے ہین یا وہ افسر جنکے یہ تابعدار و ماتحت ہین یا جنکی راے کا اثر انپر پڑتا ہے اگر یہ سب کے سب جاہل ہون تو حکومت کا ہر ایک کام و ہر ایک صیغہ و سررشتہ کا انتظام بگڑ جائیگا اور احکام سرکاری کا منشا سراسر غلط ہو جائیگا۔ اور جسقدر یہ لوگ شایستہ و تعلیم یافتہ

ہونگے اوسیقدر ہر ایک کام و انتظام شایستہ ومہذب ومرتب وباقاعدہ ہوتا جائیگا ۔

عمدہ حکومت کا جزو اعظم واصل اصول یہ ہے کہ جو قوم و رعیت اوسکی ماتحت ہے اوسکے افراد نیک کردار وذی شعور وہوشیار ہون ۔ لهذا سب سے زیادہ عمدگی جو کسی قسم کی حکومت کو حاصل ہوسکتی ہے وہ اسی ذریعہ سے ممکن ہے کہ حکومت اپنی رعیت کی نیک کرداری اور اوسکی فہم وشعور کو جہانتک وجسطرح ممکن ہو ترقی بخشے ہر قسم کے آئین سیاست وحکمرانی کے نسبت پہلا امر قابل لحاظ وتنقیح طلب یہ ہے کہ اسمین اپنی محکوم قوم و رعیت کی مختلف اوصاف علمی وعملی واخلاقی کو قوت دینے و ترقی بخشنے کی کسقدر صلاحیت و قابلیت ہے جو حکومت وآئین سیاست وسلطنت کہ اپنے اس فریضہ کو بخوبی ادا کرے وہ اور سب امور انتظامیہ ورفاہیہ کے لحاظ سے بھی نہایت عمدہ پسندیدہ متصور ہوسکتا ہے اس لئے کہ حکومت کے اعمال کا اچھا ہونا عمال کے اپنہین اوصاف و اخلاق پر موقوف ومنحصر ہے ۔

حکومت مین دو قوتین پائی جاتی ہین ایک تو وہ رعایا کے قوای دماغیہ و اخلاقیہ پر موثر ہے کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ کے یہی معنی ہین دوسرے انتظام امور خلایق کی باعث و موجب ہے۔ انہین دونون قوتون کے لحاظ سے حکومت یا آئین سلطنت گروہ محکوم یعنی رعیت کی حالت رفاہیت پر دو طرح سے موثر ہوتا ہے۔ ایک اوس گروہ رعیت کی تعلیم و تربیت کا ذریعہ و وسیلہ ہوتا ہے دوسرے ہر حالت کہ اوس کی بالفعل ہے اوس کے لحاظ سے اوس کے مجموعی معاملات کا انتظام کرتا ہے۔

پس عمدہ حکومت کے دو معیار ہین ایک تو رعایا کی من حیث المجموع و فرادا فرادا صفات حمیدہ کے زیادہ کرنے و ترقی دینے کے وہ کسقدر قابلیت رکھتی ہے اور اوسکے کتنے و کیا کیا و کیسے کیسے ذرایع مہیا و آمادہ کیے ہین جانچا جائے۔ کیونکہ قطع نظر اسکے کہ خود حکومت کی غرض صرف رعایا کی رفاہ و بہبودی ہے رعایا کی عمدہ صفتین اوس قوت محرکہ کا کام دیتی ہین جو حکومت کی کل کو چلاتی ہے۔ دوسرا معیار یہ ہے کہ حکومت خود کہان تک ان کی

علم ولیاقت وصفات حمیدہ سے بہرہ مند و منتفع ومتمتع ہوسکتی ہے
دیکہا جاسے۔

اسلئے کہ رعایا کی شایستگی وتہذیب بمفید حکومت نہ ہوگی جب تک اوس سے حکومت مین کام نہ لیا جاسے اوسکی مثال بعینہ انجن وبخار کی سے ہے کہ بخار کتنا ہی کیون نہو اگر آلات اوس کے مساعد نہون تو اوس سے کچہہ نفع نہین ہوسکتا اور ایسا ہی آلات کتنے ہی درست اور عمدہ کیون نہون اگر بخار نہو تو وہ بیفائدہ معطل وبیکار رہین اونسے کچہہ کام نہین نکل سکتا۔ الحاصل جیسا انجن بی بخار وبخار بے انجن کے عملاً مفید نہین اسیطرح تعلیم یافتہ رعیت بی دخیل گورنمنٹ ہونیکے اور گورنمنٹ بی تعلیم یافتہ رعایا سے مستفید ہونیکی منتج ومفید وبکار آمد نہین ہوسکتی۔ الغرض ہر ایک قسم کی حکومت جس سے فائدہ کی امید ہوسکتی ہے وہ ایک مجموع مرکب بعض اون عمدہ صفتون کا ہے جو رعایا مین من حیث المجموع یا فرادا فرادا پائی جاتی ہین اور جسکا یہ کام ہے کہ اوس گروہ کے معاملات کا من حیث المجموع انتظام کیا کرے۔

ملخص کلام و غایت مرام یہ ہے کہ تقریر سابق سے معلوم و ثابت ہو گیا کہ جو خوبی کسی آئین سیاست و قوانین سلطنت مین خواہ وہ کسی قسم کے کیون نہو پائی جا سکتی ہے وہ دو قسم پر ہے ایک یہ کہ آئین سیاست سے گروہ محکوم کی عام علمی و عملی و نظری و اخلاقی قوت مین ترقی ہو دوسری یہ کہ جتنی لیاقت علمی و عقلی و نظری و اخلاقی و عملی اس گروہ مین بالفعل موجود ہے وہ کس درجہ تک ایسے طور پر مرتب کر لیگئی ہے کہ امور سلطنت پر بدرجہ غایت موثر ہو سکے۔

بہر حال گورنمنٹ کا حسن و قبح اسیطرح معلوم ہو سکتا ہے کہ رعایا پر اسکا کیا اثر ہوا اور دوسرے امور انتظامیہ رفاہیہ و حقوق ملکیہ و تجاریہ پر اوسنے کیا فعل کیا اوسنے رعایا کو کیا سے کیا بنا دیا اور اوس سے کیا کیا کام لیا و کیا و کتنی قابلیت و صلاحیت وہ خود رعایا کو ترقی و تنزل بخشنے کی رکھتی ہے اور کیا کیا اچھا یا برا کام اوسنے رعایا کی خاطر یا اوسکے ذریعے سے کیا ہے جانچا و اندازہ کیا جائے اگرچہ رعایا کا تعلیم و تربیت کرنا اور اوس کا انتظام کرنا دونون دولت ہی کے فرائض مین در اصل داخل ہین مگر بحیثیت

خصوصیت واضافت وتعلق کے اور اوسکے آثار مترتبہ کے لحاظ سے ہم تفریق کرکے ہر ایک کی یعنے دولت ورعیت کے اغراض ذاتی کا حصول یعنی دولت کی انتظام ورعایا کی رفاہیت بدون اسکے کہ رعایا تعلیم وتربیت پاوے نہین ہوسکتا ثابت کرتے ہین ۔

اصول قانون عام وقانون خاص مثل قانون دیوانی وقانون فوجداری وقانون کوتوالی وقانون مالی وقانون تجارتی وغیرہ قوانین خاصہ وجزئیہ کے کہ یہ سب کے سب فی نفسہ علوم یا علم سیاست مدن کے شعبہ ہین جو ہر ایک قسم کی حکومت مین عموماً نفع بخش وبکار آمد ضروری الوجود والنفاذ ہین کہ بدون انکے علم وعمل کے انتظام مملکت ودولت نہین ہوسکتا ۔

اس سے انتظام کا علم پر موقوف ہونا تو ثابت ہوچکا اب خود رعایا کی غرض بھی یعنے اوسکی بہبود ورفاہیت کا حصول خصوصاً اوسکی تربیت وتعلیم پر تمامتر منحصر ہونیکو دیکھیے کہ اگر رعایا تعلیم وتربیت یافتہ ہو تو اوسکے حقوق ومعاملات خود اوسکے اختیار وحکم مین ہونگے بلکہ دوسرون کے اختیار وقبضۂ اقتدار مین ہونگے

جیساکہ تمام نامہذب وبی علم قومون ونامہذب ملکون و دولتون مین سے ہے
وہوا کرتا ہے غیر ملک وقوم کے حکام کیسے ہی منصف وعادل کیون نہون
اونسے وہ اطمینان نہین ہوسکتا جیساکہ اپنے آپ یا اپنون پر ہوسکتا ہے
چنانچہ قانونچہ مبارک مین بھی اسطرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

انسان کے معاملات کا اسلوب بدو خلقت ہی سے ایسا واقع
ہے کہ آدمی کی یہ نیت کہ اودن کے حقوق کی حفاظت کرے چاہئے
کیسی ہی خالص ہو مگر اودن کو یہ امر ہرگز مناسب ومفید نہین کہ وہ
اپنے ہاتھ پر ہاتھ رکھے چپ چاپ خاموش بیٹھے رہین اور کچھ ہل چل نکرین
تانگرید ابر کے خندد چمن ٭ تانگرید طفل کے جوشد لبن ٭ تانگرید
طفلک حلوا فروش ٭ دیگ حلوائی کجا آید بجوش ۔ لیس للانسان
الا ما سعی اور یہ بھی نہایت سچی وواقعی بات ہے کہ اپنے ہی ہاتھ سے
آدمی واقعی ودائمی اصلاح اپنے حال کی کرسکتا ہے ۔ نخارد کسی در
جہان پشت من ٭ بغیر از سر انگشت من لہا ما کسبت وعلیہا
ما اکتسبت الحاصل اگر حکومت ان دونون اوصاف سے متصف ہو
یعنے نہ رعایا کو تربیت کرے و تعلیم دے نہ اونکے علم وتہذیب سے

انتظام حکومت مین نفع اوٹھاوے تو اوسکی رعایا دن بدن کاستگی کی حالت مین تنزل کرتی کرتی پہلے پہل غلامی کی حالت مین من بعد حیوانات عجایم و بہایم کے درجہ مین پہونچ جاتی ہے کہ وہ اپنے حقوق و معاملات کے آپ مالک و مختار نہین رہتے دوسرے کے ہاتھ اونکی حکومت و پرداخت و پرورش و اقتدار و اختیار کی تمکین ہوتی ہے جدہر اوسنے چاہا پہیر اوکہینچ لے گیا جسطرح چاہا اوسپر تصرف کیا جان مال آبرو سب ہبا و ہدر ہوتا ہے کوئی اوسکو حق پرسش و دعوی داد باقی نہین رہتا دونون حاکم و محکوم و رئیس و مرؤس ظلم و جبر تعدی و قہر کے عادی ہوجاتے ہین جیسا کہ عموما سلطنتہاے شخصیہ و غیر شرعیہ و غیر جمہوریہ و غیر شوریہ مین سنا و دیکھا گیا و معاینہ ہوتا ہے۔

بہرحال نہ سلطنت نہ رعایا اپنے ذاتی اغراض انتظام و رفاہیت کو بدون علم کے حاصل کرسکتی ہے اور نہ رعایا ربقہ غلامی و درجہ بہائمی سے نکل کر حریت و انسانیت کے مرتبہ پر ترقی کرسکتی ہے نہ دولت ایسی جاہل رعایا سے اپنی حکومت کا انتظام کرا سکتی ہے لھذا رعیت و دولت دونون کا فرضیہ و لازمہ ہے کہ بلحاظ اپنے اغراض ذاتی کے

اُسکی تکمیل و تحصیل مین بالاتفاق ساعی ہون اور قانوناً اسکے خلاف پر
جبر و زجر کرین جیسا کہ اور قوانین دولت کے تخلف یا مصالح عامہ مین
عمواً کیا جاتا ہے ورنہ ہرگز نہ دولت انتظام کرسکتی ہے نہ رعایا رفاہیت
پاسکتی ہے اور اس تجویز کے مخالف درحقیقت انتظام دولت و
رفاہیت رعایا دونون کے مخالف اور اسکے موافق گویا ان دونون کے
موافق و موالف ہین ۔

چونکہ یہ قانون اصول مسلمہ سیاست مدن پر مبنی ہین جسکا خلاف کوئی
سلیم الطبع دعوٰی خواندہ شایستہ و مہذب شخص نہین کرسکتا لہذا منظوری
استدعائے تعلیم جبری سے جو نہایت مدعا و نہایت مقصود و مراد دولی
دعائے نیم شبی و سحری ہے کامیاب کیا جائے ۔

زیادہ آفتاب استحصال و کمال از افق آمال اقبال جاہ و جلال
تابان و درخشان باد بالنبی والہ الامجاد ۔

معروضۂ فدائی

عبد اللطیف

مضمون	سطر	صفحہ
۳	۲	۱
مدد معاش ملنا۔	؍	؍
داراشکوہ کی تصانیف وعلم وفضل وقدردانیونکا حال۔	۱۷	۹۱
عالمگیر کے لڑکے ولڑکیاں بھی علمی حیثیت وفضیلت کی رو سے قابل	۲۱	؍
تعریف ستھے۔	؍	؍
محمد سلطان حافظ وخطاط وفارسی وترکی وعربی بہت اچہی طرح جانتا تہا	۳	۹۲
محمد معظم حافظ قاری۔ محدث۔ فقیہ تہا۔ عربی فارسی ترکی زبانپر پورے	۵	؍
قدرت رکہتا تہا۔	؍	؍
محمد اعظم تحصیل علمی کیا تہا۔	۱۱	؍
کام بخش حافظ وفاضل ومختلف خطوط کا خوشنویس وترکی بھی بہت اچہی	۱۳	؍
طرح جانتا تہا اپنے بہائیون مین فضیلت کے لحاظ سے بڑہا ہوا تہا	؍	؍
بدرالنسا عالمہ وحافظہ تھی۔	۱۵	؍
زیب النسا حافظہ عالمہ اقسام خطوط کی خوشنویس ومصنفہ تہی اوسکا	؍	؍
کتب خانہ اوس زمانہ مین نادر روزگار شمار ہوتا تہا بہت مصنفون	؍	؍
نے اوسکے نام پر تصانیف کئے ہین منجملہ اوسکے صفی الدین اردبیلی	؍	؍
نے تفسیر کبیر کا ترجمہ مسمی بہ زیب التفاسیر اسکے نام کیا ہے۔	؍	؍
آصفجاہ اوّل وثانی کا حال۔	۵	۹۳
طوائف الملوکی کا زمانہ۔	۱۶	؍
انگریزی خواتون کے اعتراض کا لااصل ہونا کہ مسلمانان ہندو	۴	۹۴

تمت فہرست مضامین رپورٹ استدعائے تعلیم جبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم والصلوۃ والسلام علی النبی الامی الذی بعث فی الامیین معلما لتعلیم الکتاب والحکم والحلم وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم سفن الیم ونجوم الظلم و فی مساق العلم

سباق العلم

اما بعد خادم و خاکپائے ارباب فہوم و اصحاب علوم در ماندۂ ہموم وغموم موسوم بعبد القیوم بکمال عجز و ادب اس مختصر ہدیہ کو بتوقع قبول و رجاء حصول مامول ومسئول اولاً پیش گاہ بارگاہ دیجاہ ظل اللہ حضرت اقدس واعلائے اعلیحضرت حضور پرنور ادام اللہ اقبالہم وضاعف اجلالہم میں پیشکش کرتا ہے اور عرض پرداز ہے کہ ؎ غریب شہر تو ملا چہ دست رس دارد بجز اینکہ پیش تو این تحفۂ غریب آورد ٭ اگر اعلیحضرت اسطرف بنظر صلاح و فلاح عامہ رعایا و برایا اپنی خاص توجہ مبذول و اس فدوی و فدائی کے معروضہ کو مقبول فرماوین تو علم کی برکات وحسنات سے ملک مالا مال اور اوسکے ثمرات سے ہر ایک صاحب جاہ ومال اور مفلس وکنگال نہال ہو جائیگا اور اعلیحضرت کا نام نامی دنیا کے تاریخ اور نیک نامی کی

سنہری کتاب مین یادگار روزگار رہیگا۔ ع برین رواق زبرجد نوشتہ
اند بزر * کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند * **ثانیاً** اس ناچیز تحریر کو بجناب عالی مدار المہام
سرکار عالی نواب سر آسمانجاہ بہادر کے نظر فیض اثر مین لاکر ملتمس و ملتجی ہے کہ اس مسئلہ مہمہ
کیطرف خاص توجہ مبذول فرماکر اپنی ملک و رعایا کی بہبودی و ترقی قومی و ملکی کی بنیاد
ڈالین اور جہالت کی ننگ کو اپنے ملک و قوم سے دور کرین و نکالین۔

ثالثاً سائیر اہل کیاست و سیاست و ریاست و وزارت و امرای ملت و دولت
کیخدمات عالیہ مین اس کو پیش کرکے عرض پرداز ہے کہ اس تحریر کو بغور ملاحظہ فرماکر
اسطرف اپنی انظار و افکار کو متوجہ کرین اور جو کچھ اسمین قرین صلاح و صواب ہو
اوسکو بحال و برقرار رکھین اور اوسکی تصویب و تفصیل و تکمیل و تقلیل فرماوین اور جسقدر
اصلاح کے قابل و لایق ہو اوسکی تصحیح کرین اور سب کے سب متفق القول بحیثیۃ مجموعی سرکار
سے اس بارہ مین کوئی قانون منظور و نافذ کرائین جس سے تعلیم و تعلم مین عمومیت و
آسانی ہو اور رفع عسرت و دقت و پریشانی تاکہ قوم و ملک پر جو شرقاً و غرباً و جنوباً و شمالاً
تمام جہالت کی عام گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی ہے وہ جاتی رہے اور آفتاب علم و فضل افق طالع
قوم و ملک سے نکل آئے اور اوسکی کرنوں سے ساری قوم و سارا جہان منور و روشن ہو جائے۔

اگرچہ بظاہر یہ مسئلہ اسوقت خاص ہماری ریاست یعنے دولت نظامیہ سرکار عالی سے متعلق ہے
مگر چونکہ اسکے منفعت و حاجت و ضرورت سب ملکون و قومون کے ساتھ برابر و مساوی
ہے اگر دوسری ممالک اسلامیہ و غیر اسلامیہ کے رعایا و نظما بھی اسطرف اپنا خیال
بغرض اصلاح حال و استقبال و حال رجوع کرین اور اپنی اپنی ملک و قوم مین اس
قاعدہ کو جاری و رائج کرین تو حالاً و مالاً موجودہ و آیندہ آنیوالے نسلونکے لیے
نہ صرف مفید و نافع ہوگا بلکہ موجب کمال امتنان و باعث استحسان و احسان بے زوال ثابت ہوگا

خدای تعالے کے فضل و کرم و رحمت اعم و اتم سے امید واثق و رجائے صادق ہے

کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو اوسکی توفیق عطا کرے تاکہ وہ برکت وفیض تعلیم حکمت سے مستفید اور ارشاد فیض بنیاد حضرت خیر البشر وانما بعثت معلماً کے پورے (جز این نیست کہ معلم کرکے بھیجا گیا ہوں تا میں) مصدق اور دنیا پر اوسکی سچائی ظاہر کرنے والے ہون۔ اور سب اہل ملت ودولت محلی بفضایل علم وحکمت ہوکر حیات جاوید پاوین اور خیر وبرکت وسعادات دارین کے نوید سے مبشر ہون۔

این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد ٭ آمین آمین آمین یا رب العالمین بحمتک یا ارحم الراحمین وبزیادۃ علم خیر العالمین وخیر المعلمین وخیر داعی رب زدنی علما فی الاولین وفی الآخرین وصلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

تمت

تمہید

تذکرہ آغاز تحریک تعلیم جبری و تفصیل کارروائی سرکاری و حالت موجودہ آن تا تحریر رپورٹ ہذا و بیان ماخذ این مسئلہ

مین جبکہ سنہ ۱۲۹۵ و ۹۴ف مین مددگار ناظم تعلیمات تھا اولاً میرا خیال اسطرف یون رجوع ہوا کہ اوس سنہ کا موازنہ ترتیب دیتے وقت دوسرے ممالک ہند و دیسی ریاستون کے رقبہ و آمدنی و آبادی کے اعتبار سے مدارس و خرچ تعلیم و تعداد طلبہ کا مقابلہ و مقایسہ کر رہا تہا تب مجھے اِس سرشکن و اوسط فیصدی کے نکالنے سے یقین ہوگیا کہ دوسرے ممالک سے ہماری سلطنت و ریاست مین اِن سب اعتبارات سے جمیع امور مین یعنے باعتبار تعداد مدارس و مدرسین و طلبہ و اخراجات تعلیم کی بہت کمی ہے۔

مینے بغرض افزایش تعداد طلبہ اوسوقت یہ رائے قایم کی تھی کہ زمینداروں و جاگیرداروں و معاشداروں کے اطفال کی تعلیم جبری کردیجاوے تا تعداد طلبہ مدارس اضلاع مین سردست افزایش معتدبہ ہوجائے اسی غرض سے مینے ناظم صاحب تعلیمات کیخدمت مین گذارش پیش کی تھی کہ کونسل آف اسٹیٹ سے (جسکے وہ اوسوقت معتمد تہے) اِس بارہ مین ایک اسکیم پاس کرائی جائے۔ ابھی یہ مسئلہ کونسل مین پیش ہونے نہین پایا تہا کہ مین اوس سررشتہ سے علیحدہ ہوگیا اور

یہ تجویز یون ہے مثل دیگر تجاویز انتظامیہ تعلیمات کی ناتمام رہے ۔

مگر جب مین سنہ ۱۲۹۶ فصلے مین عہدہ ڈپٹی کمشنری انعام صوبہ جنوبی پر مامور ہوا اور اپنے دورہ مین معاشداروں کی تفصیلی حالات دریافت کرنے کا مجھے پورا پورا موقع ملا اور معاشداروں سے ذاتی سابقہ پڑا اور رابطہ بڑھا تو میرا خیال بغرض اصلاح حال پھر دوبارہ اسطرف رجوع ہوا اور بعد خوض و فکر میرے نزدیک بدلائل عقلی و نقلی یہ ثابت ہو گیا کہ نہ صرف خاص معاشدارونکی بلکہ عام اہل ملک و رعایا کی صلاح و فلاح بدون طریقہ تعلیم جبری کی اختیار کیئے ہوئے ناممکن ہے اسی خیال سے مینے ایسے نقشے مرتب کرنی شروع کیے جن سے معلوم ہو جاسے کہ اطفال صغیر اندرون ہفت سالہ کتنے ہین اور سات سال سے بیس سال تک کے کتنے اور اس سے متجاوز کتنے ناقابل تعلیم بوجہ صغر و کبر اور قابل التعلیم و تربیت اطفال کی صحیح مقدار معلوم ہو جاسے اور اونکی آمدنی معاش کا حال کھل جاسے جب ایسی تفصیلے نقشے مرتب و مکمل ہو گئے اور معلوم ہوا کہ ایک مقدار معتدبہ ایسے اطفال کی میسر آسکتے ہے جو تعلیم کے قابل ہین تو مین نے سرکار مین ایک رپورٹ کردی اور افتتاح مدرسۂ داران کی تحریک کی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے ۔

ف ۱ تعلیم اعزہ کی ضرورت جیسا کہ خود معاشدارونکو بالذات ہے ایسا ہی سرکار کو بھی بلحاظ تعلقات ملکیہ و اغراض انتظامیہ کے اوسکی ضرورت ہے ۔

ف ۲ اکثر معاش داران تعلیم و تربیت اطفال پر اور اونکو اس غرض سے صدر مقام صوبہ مین روانہ کرنے کیلیئے آمادہ ہین ۔

ف ۳ معاشداروں کے اطفال کے دو تقسیم باعتبار ان کے کثرت و قلت معاش و وسعت و تحمل اخراجات تعلیم و تربیت کی کرنی چاہیے ایک وہ جو صدر مقام پر تعلیم و تربیت پاوین دوسرے وہ جو اضلاع و تعلقات

کے مدارس مین داخل ہون۔

ف ۴ چونکہ یہ معاشدار مختلف قوم و مذہب و پیشہ کے لوگ ہین اونکی تعلیم ایک ہی طریقہ پر نہونی چاہیے بلکہ بلحاظ حالت مشیخت و سجادگی و زمینداری و سپہ گری و امارت جدے جدے طرز پر ہونی چاہیے عام سررشتہ تعلیم کے سلسلہ سے علیحدہ طریقہ اختیار کیا جاوے جس سے وہ اونکی آبائی حیثیت و حالت معیشت و معاشرت سے جدا نہونے پاوین اور اپنی خاندانی امتیازات و اعزازات کو محفوظ و مصون رکھ سکین۔ اس لحاظ سے سلسلہ علوم و کتب درسیہ قواعد بورڈنگ، فیس وغیرہ کی تجویز بتائی گئی تھی۔

ف ۵ الغرض میری رائے و تحریک سے نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار سابق نے جنکو اپنی رعایا سے پدرانہ الفت وابستہ تھی اور رعایا کو بھی ویسا ہی اونپر اطمینان و اعتماد تھا پورا اتفاق فرمایا اور تمام تر ہمدردی کی ساتھ تائید کی اور سرکار سے درخواست افتتاح مدرسہ فرمائے جسکو نواب سر آسمان جاہ بہادر مدارالمہام سرکار عالی نے برضا و رغبت تمام قبول فرماکر شملہ سے لوٹتے وقت بتاریخ ۱۴ ماہ اگست ۱۸۸۸ء مطابق ۵ ماہ مہر ۱۲۹۷ف و ۵ ماہ ذیحجہ ۱۳۰۵ھ روز سہ شنبہ وقت عصر افتتاح فرمایا۔ جسکی تاریخ مینے یہ لکھی تھی۔

تاریخ افتتاح مدرسہ سرداران

بشریٰ لها کالبکر حیث اردت — بمدارس تزهو بکل الالسن
یا حسن مدرسة تعود طبعها — نشر المعارف فی رجال الموطن
ولطالما منحت بنیها حکمة — وفصاحة الالسن البلیغ المتقن
بمفاخر حیث مدارس آتیة — قدما اما نتها ملوك الیمن

في دولة الملك الهمام أخي الندى ❊ محبوب دولتها المليك المحسن
أجل الملوك الآصفية من غدوا ❊ في حيدرآباد لسحب هتن
وتفاخرت بهم البلاد على الورى ❊ حتى على مصر وملك اليمن
ما سوّل البلاد وطمّن وازجا بها ❊ من مرتجى أو للجيد او مفتن
بمدارس ومعارف وطنية ❊ لم تذهبي بالالف لقين ونطعن
من همة الندب الامير وزيرها ❊ وكبير دولتها الحكيم المرصين
لما تكامل حسنها أرختها ❊ في بيت شعر فاق روض السوسن
لله دار للعلوم أساسها ❊ لنفع البرايا في جنوب الدكن

سنہ ۱۳۰۵ھ

ف وقت افتتاح مدرسہ نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار و نواب قیام الملک نواب صاحب کلیانی نے جو تقریرین کین تہین وہ بہی درج ذیل کیجاتی ہین۔

تقریر نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار

ف اس وقت بندہ جناب والا کے فیاضانہ توجہ ایسے نیک کام کے آغاز کیطرف مبذول فرمانے کی امید رکہتا ہے جسکی ابتدا اِس ملک کی یادگار مین خاص جناب کی فضیلت پرور خاندان سے قایم ہوئی ہے۔

ف تاریخ دکن اس متبرک رسم کی خبر دیتی ہے کہ اس ریاست مین سب سے پہلے امیر کبیر عالم علوم وجامع فنون جناب نواب شمس الامرا بہادر اول نے اپنے علاقہ پائیگاہ مین ایک مدرسہ کی بنا ڈالی اور اسکے بعد اوسکی برکت مثل کلمہ بسم اللہ کی یہانتک پہیلی ہے کہ اب قصبات و دیہات مین بہی غریب سے غریب رعایا

گورنمنٹ اسکولونکی صورتمین نظر آتیہین ہین اور اون کو سرکار کی عام فیاضی سے علم کی دولت لازوال حاصل کرنے کا عمدہ وسیلہ بہم پہنچا ہے۔

ف مین جسوقت ابتداً بسرفرازی عہدہ صدر تعلقداری گلبرگہ مین پہنچا جو مقام عہد سلطنت بہمنیہ مین معادن گلزار تہا (اور بعد ازان کثرت ویرانی سے معدن زقوم زار ہوگیا تہا) اوسوقت مینے علاوہ انتظامات آبادی و آراستگی تازہ تازہ کے انتظام تعلیم کیطرف بہی توجہ خاص شروع کی جس سے مجکو یہ ثابت ہوگیا کہ یہان تعلیم کے نقص نے اپنا برا اثر یہانتک پہیلایا ہے کہ جس سے انتظام مملکت مین بہی ایک قسم کی دقت واقع ہوگئی ہے۔ گورنمنٹ نے جو باقاعدہ انتظام کا طریقہ اختیار فرمایا ہے اوس شن کو چلانیکی لیئے عمدہ کارگزار تعلیم یافتہ ملکی اشخاص درکار ہین جو مختلف حاجات انتظامی کے لیئے مختلف لیاقتون کے ساتہہ متصف رہین۔ اور ادہر اہل ملک کی یہ حالت دیکہی کہ باقاعدہ اور عمدہ سلسلہ کی تعلیم سے نہ فقط متنفر ہین بلکہ اپنی شان کے منافی سمجہتے ہین آخرکار مینے اس نقص عظیم کو رفع کرنا اپنا منصبی فرض گردانا اور علاوہ عام اشاعت تعلیم کی خاصکر اون معزز و شریف خاندانون کیطرف توجہ کی جنکی اولاد کی بیعلمی سے قدیمی دولت و عزت موجودہ بہی نہین سنبہل سکتے ہین اور نہ سرکار کو اون سے وہ مدد اور فائدہ پہنچ سکتا ہے جسکی امید سے سلاطین سلف نے عمدہ عمدہ جاگیرات اور بڑے بڑے معاشین عطا کین تہین۔

ف مینے ان مقاصد سے ابتداً گلبرگہ مین ایک ہندو قوم لنگایت کی مذہبی گرو کو جسکی عمر بارہ برس کی تہی اور تازہ گدی نشین ہوا تہا منتخب کرکے بسرپرستی خود اوسکی تعلیم و تربیت سے لوگونکی توحش کو دور کرایا جسکو درحقیقت ترغیبی تدبیر کہنا چاہیئے آخرکار اوسکے ذریعہ سے عوام کی رغبت اور شوق کو یہانتک جوشش ہوا کہ اس عرصہ مین یہان ایک ہائی اسکول قایم کرنیکی ضرورت

واقع ہوئی جسمین (۱۹۰) طلبہ زیر تعلیم ہین علاوہ بہ بچون کے جنکو شامل کرکے کل
تعداد طلبہ کی (۴۰۰) ہوتی ہے اور نیز علاوہ مدارس نسوان کے جنمین (۴۶۰)
لڑکیان تعلیم پاتے اونمین سے (۱۳۳) مسلمان لڑکیان ہین - اور خاص کر
معزز و نامدار خاندانون کے لڑکون کی طریقۂ تعلیم کی اجرا کو اپنی تدابیر آئندہ پہ
منحصر رکہا چنانچہ بطور ترغیب جوگڑہ کے معزز راجہ نکیٹ جسے بال نابالغ کی جایداد
و خاندان کا انتظام بہ نگرانی سرکار درست کرایا اور جب راجہ صاحب مین نوشت
و خواند کی صلاحیت پیدا ہوگئی تو اوس وقت اونہین خاص محکمہ بہ داہ ری مین
کار آموزی کی جگہہ دی - لیکن مجہکو عموماً اس طریقہ کو اختیار کرنے مین بعض
مصالح کیوجہ سے تامل تہا اور ظاہر ہے کہ یکدم عام خیالات و رسمی عادات
کی اصلاح بہت ہی مشکل ہوتی ہے آخرکار مینے ایک ایسے دوست اور خیرخواہ ریاست
سرکار و رعایا عہدہ دار کی تلاش کی جسکی ذریعہ سے ہر مقام مین ہر
ایک نامور خاندان پر میرے دلی خیالات کا اثر پیدا ہونے کی امید کیجا ئے
چنانچہ ملا عبدالقیوم صاحب کو ان صفات سے موصوف پایا اور اپنی درخواست
سے اونہین خدمت ڈپٹی کمشنری انعام صوبہ جنوبی پر مامور کرایا تاکہ ڈپٹی صاحب
موصوف بلحاظ تعلقات سررشتۂ انعام جس مقام مین پہنچین وہانکی راجایان
و معززین سے دوستانہ راہ و رسم پیدا کرکے براہ ہمدردی و خیرخواہی
دلی باقاعدہ تعلیم اور عمدہ تربیت اولاد کی غیر محدود منافع اون کے ذہن
نشین کرین اور اون کے خیالات کی پرانی رسمی مزاحمتین دور کرنے کی معقول
کوشش فرما دین -

ف اس موقع مین ڈپٹی صاحب مستحق شکریہ ہون کے جنہون نے نہایت
دانشمندی و سلیقہ کے ساتہ میرے ہدایتی خیالات کا عمدہ نتیجہ نکالنے کی کوشش

کا جسکے اثر سے اب بڑی بڑی جاگیردار و زمیندار "لوگ اپنے لڑکون کو تعلیم
و تربیت کے لیئے سرکار کے بھروسہ پہ سپرد کر دینے کے رضامندی بلکہ آرزو
ظاہر کرتے ہین"۔ بہر حال باقبال سرکار عالی مجھکو اسقدر کوشش کے بعد اپنی
ابتدائی خیال پہ کامیاب ہونے کا اتنا موقع ملا ہے کہ اب ایک باقاعدہ مدرسہ
بطور بورڈنگ قایم کیا جائے جسکے ذریعہ سے ان معززین و عمائد کی خاندانون
سے ایک بڑی جماعت لایق نوجوانون کی تیار ہو جائے جو اپنی قومی و منصبی عزت
و دولت کو برقرار رکھنے کی لیاقت پیدا کرے اور سرکاری انتظام مین بہی
مدد دینے کی صلاحیت رکہے ۔

ف فی الحال اس مدرسہ کے انتظام کی غرض سے ایک مجلس قرار دی ہے
جسمین علاوہ میرے میر مجلسی کے تعلقداران ضلع و مددگاران مال و عدالت
و مہتمم بندوبست اراکین بنائے گئے ہین اور ملا عبدالقیوم صاحب معتمد مجلس
مقرر کئے گئے ہین آیندہ غیر ملازم معززین بہی شریک کئے جائینگے اوس مجلس کو
زیادہ عزت اس وجہ سے حاصل ہوگی کہ اوسکے خوش نصیبی سے والاجناب
کے معزز خطابات کا ایک جزو اوس منتظم مجلس کے نام مین داخل ہوا ہے
یعنے مجلس کو مجلس اعظم نام دیا گیا ہے ۔

ف اس مدرسہ کا نام (مدرسہ سرداران) رکہا گیا ہے جو ٹہیک ترجمہ
انگریزی لفظ چیفز کالج کا ہے اور اسوقت امیدوار عزت بخشی افتتاح ہے

ف اگرچہ حسب تصریح بالا اس تہوڑی مدت مین ایک تعجب انگیز کامیابی ہوئی
ہے لیکن اسوقت مین یہ افسوس ہوتا ہے کہ شیوع بعض امراض چیچک وغیرہ موانع سے
تمام و کمال جماعت اون لوگونکی فراہم نہو سکے جو اس کام کے لئے آمادہ و منتخب کئے
گئے ہین لہذا اسوقت منجملہ اوس نوبہال جماعت کے سولہ ۱۶ لڑکے حضوری بارگاہ سے

مشرف و مفتخر کیے جاتے ہین جو نوجوان راجاؤن اور جاگیردار و مشائخون
و معززین زمینداروں نوابون کے فرزندان دلبند ہین اور جنکے اکثر اولیا بھی
مشرف بہ نذر ہونیکیلیے حاضر مجلس ہوئے ہین ۔

ف ملا عبدالقیوم صاحب نے ایک رپورٹ تفصیلے پیش کی ہے جو بانسلاک
گذارش ہذا سرکار کے ملاحظہ مین گزرانے جائیگی اوس رپورٹ کی مقاصد بہ نہ
صرف اس موقع مین بعض امور ضروری کے نسبت سرکار سے تائید مناسب جاہی
جاوے گی بلکہ آیندہ وقتاً فوقتاً جو اصلاحات و انتظامات مناسب معلوم ہونگے
مجالس انتظامی کی توجہ و سرگرمی اور سرکار عالی کی تائید سے عمل مین
لائے جاینگے ۔

نقل سپاسنامہ پیش کشیدہ نواب قیام الملک میر مجلس مجلس معاشداران سمت جنوب از طرف معاشداران

(سپاس و تشکر از جانب جملہ معاشداران بازائی احسان افتتاح مدرسۂ سرداران)

پناہ ملت و ملکی و آسمان جاہی ٭ ٭ توئی کہ چرخ بنام تو نامدار شود
بنای شرع بہ سعی تو مرتفع گردد ٭ ٭ اساس ملک بعہد تو استوار شود
امید آن بود اکنون زمانہ را از تو ٭ ٭ کہ نظم و رونق عالم ہیلے ہزار شود

بزی بدیر بحسن امل و حسن عمل
کہ روزگار تو تاریخ روزگار شود

عموماً تمام رعایائے صوبہ جنوب خصوصاً جمیع معاشداروں و اولیائے تلامذہ مدرسہ
سرداران مدار المہام سرکار عالی کی اُس رافت و فرط عنایت کی احسان مند
و شکر گزار ہین کہ حسب لہ معاشداروں کی آیندہ بہبودی و بہروزی کے خیال سے معاشداران

"کے اطفال کے لیئے اِس مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور اوسکے افتتاح سے خاص عزت بخشی ایسی ہی نافع و حوصلہ بخش تجاویز سے ملک مین اِس عہد وزارت کو باوجود اوسکے مدت قلیل ہونیکے کیا کچھہ قبولیت عامہ کا تمغا حاصل ہوا ہے اور تمامی رعایا کے دلون مین سرکار کی خیرخواہی محبت۔ عزت۔ کا اثر کیا کچھہ جوش زن ہی۔

ف اِس مدرسہ کی بنا جہانتک ہم خیال کرتے ہین نہ صرف اون سردارونکے حق مین سببے مفید ہے بلکہ سرکار کو بھی اوس سے بہت کچھہ انتظامی امور مین آسانیان مد نظر ہین۔

ف ملک کا ایک معزز گروہ جو صاحب جاہ و ثروت ہو تعلیم پاجانا استحکام اساس ملکی کا موجب ہوتا ہے سرکاری انتظامات مین ان سے بہت کچھہ مدد مل سکتی ہی اور رعایا و سرکار ایسی ہی مفید تجاویز سے باہم شیر و شکر ہوکر رونق انتظام بڑھا سکتے ہین۔

ف اِس زمانہ مین جو ہر ایک خانگی و سرکاری کام مین تعلیم کی شدید ضرورت ہے ہر طرح ایسی معززین کا تربیت پاجانا ملک کی آرایش و پیرایش و سہولت انتظامات سرکاری و اصلاح معاشرت باہمی و حالت تمدنی کا موجب ہوگا۔

ف جو دقتین اور بے اطمینانیان ملک کے شرفا و امرا کے ناتربیت رہنے سے ایک رئیس کو پیش ہوتے ہین وہ بعد اوسکے باقی نہین رہ سکتین۔

ف یہ لوگ اگر تعلیم و تربیت پاکر جزو انتظام سرکاری ہون تو ہر طرح سرکار اون پر بھروسہ و اطمینان کرسکتی ہے اور یہ بھی موروثی نمک خوار ہونے کی وجہ سے ہر طرح عاقلانہ و مدبرانہ وفاداری و جان نثاری پر مجبول ہونگے۔

الغرض ملک کی رونق و دولت کا استحکام ایسی ہی مفید تحقیقات رعایا و گروہ امور سے ممکن و متصور ہے۔ لہذا اوسکی محرک نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ جنوبی اور اوسکے مؤسس نواب مدار المہام سرکار عالی اور حضور پرنور بندگانعالی متعالی کا جنکی بدولت یہ دولت و عزت و ثروت و برکت نصیب ہوئی ہے نہایت امتنان و استحسان کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہین اور اس دعا پر اختتام مدعا۔

یارب این دولت ابد پاینده باد ✽ آفتابش در جهان تابنده باد
خصم او چون ابر باد ا اشکبار ✽ همچو گل هر دوستش پرخنده باد
از زمین بانند باد قهر تو ✽ بیخ عمر دشمنت برکنده باد
نیر اقبال تو رخشان بود ✽ سایهٔ تو تا ابد پاینده باد
موسم عید است قربان خصم تو ✽ اینچنین عیدے ترا فرخنده باد
تا ز چرخ آید دو رنگی روز و شب ✽ روزگارت رام و چرخت بنده باد

یارب این دستور را منصور باد
چشم بد از روزگارش دور باد

ف اسکے بعد نواب صاحب نے اس کے جواب مین اپنی بے انتہا مسرت و خوشی و ہمدردی ظاہر فرمائے اور پوری امداد و اعانت کا پکا وعدہ فرمایا اور رسم افتتاح مدرسہ سے فراغ حاصل کیا۔

ف اسوقت جو امرا و راجہ و معاشدار بتقریب شرکت جلسہ افتتاحی مدرسہ شریک دربار ہوئے تھے اونکی تفصیل درج ذیل ہے۔

فہرست شرکا جلسہ و طلبہ مدرسہ

نواب وقار الامرا بہادر معین المہام مال و فوج ۔ نواب افتخار الملک خانخانان بہادر معین المہام سفرقات نواب صاحب کلیانی نواب قیام الملک بہادر ۔ راجہ صاحب گدوال راجہ رام بھوپال راؤ در
شری منت راجہ صاحب ناگنڈی نرپتی ۔ راجہ صاحب میدکل راجہ سوم شنکر راؤ
راجہ صاحب اودیال راجہ ملکندر راؤ ۔ راجہ صاحب جوگیر راجہ نیکٹ مہی پال ۔
راجہ صاحب البنگہ وغیرہ راجہ جگدیو راؤ ۔ و سجادہ صاحب روضہ شیخ و دیگر زمینداران
و عہدہ داران سمت و ضلع ۔

طلبہ مدرسہ

(۱) نواب مظفر حسین خان بہادر نبیرۂ قیام الملک بہادر ۔
(۲) سید حسینی ولد حبیب اللہ حسینی سجادہ روضہ خورد ۔
(۳) سید بندگی حسینی ولد 〃 〃 〃
(۴) سید اکبر حسینی ولد ۔ 〃 〃 〃
(۵) سید محمود فرزند سید عبدالرزاق قادری جاگیردار گومرسی و سجادہ گچی محل بیجاپور ۔
(۶) سید عبداللہ نبیرہ سید مرتضےٰ قادری جاگیردار نمن ہٹی ۔
(۷) راجہ کلیان راؤ دیسمکہ واسی و جاگیردار البنگہ ۔
(۸) نرہر بابا راؤ دیسمکہ اوسہ جاگیردار بھندرواڑی ۔
(۹) نواب نایک فرزند کشٹپا نایک کیادگیری ہمشیرہ زادہ راجہ صاحب شوراپور ۔
(۱۰) پٹ سامی راجر تنکیری فرزند بال راج جاگیردار کرسنگی وغیرہ سمستان شوراپور ۔
(۱۱) نرسہوان راؤ فرزند کشن راؤ دیسمکہ مرکلم دنی وغیرہ ۔

(۱۲) رامراؤ ولد کشن راؤ
(۱۳) سد لنگیا ولد مانیا نارگوڑکتی کل تعلقہ رایچور۔
(۱۴) تیتیاپا ولد دوڑپا بیڈ رصوبہ دار نربولی۔
(۱۵) ہنپا برادر تیپا

ف باوجود اس تمام کارروائی و زور و شور ابتدائی کے مدرسہ کے اخراجات کی منظوری و تقررات وغیرہ چار سال تک دفتری جھیلہ وبحثوں مین ڈالدیئے گئے آخر بہزار خرابی ۲۹۹ سلہ فصلے کے آخر مین اوسکی اخراجات کی منظوری باضابطہ ملی اس عرصہ مین نہ وہ شوق و ولولہ باقی رہا نہ وہ صوبہ دار جنپر معاشدار فدا تھے نہ وہ انتظام مدرسہ اطفال سب متفرق و مدرسہ بند ہوچکا تھا اور باوجود تحریرات و تقریرات متواترہ کی اجازت تعلیم جبری ابتک نہین ملی تھی جسکی وجہ سے ۱۳۰۱ف تک اطفال مدرسہ صوبہ دار صاحب حال جمع نہ فرما سکے اگرچہ ابتدا ر افتتاح مدرسہ سے اسکی تحریک ذریعہ مراسلہ مورخہ ۱۳ ماہ صفر سنہ ۱۳۰۶ھ اسمی معتمد پولیٹیکل و فنانس براہ دوراندیشی سرکار سے کردی گئی تھی اور نواب محسن الملک منیر نواز جنگ مہدی علیخان بہادر معتمد پولیٹیکل و فنانس نے بھی اپنا اتفاق اس تحریک سے ظاہر فرمایا تھا جو بجنسہ درج ذیل کردیئے جاتے ہین۔

نقل تحریک اجرای تعلیم جبری بمراسلہ معتمد مدرسہ سرداران اسمی معتمد پولیٹیکل و فنانس

مورخہ ۱۳ ماہ صفر سنہ ۱۳۰۶ھ

ملک کے حالات کے لحاظ سے اسبات کی ضرورت ہے کہ تمام معاشدار دکنکے

تعلیم جبری لڑکیون کو دے ۔ بعض ایسے آبا ہین جو اپنے گہر سے باہر جانا نہین چاہتے ہم ہرود بالکل اور سرکار کی عام فیض تربیت و تعلیم سے اونکو محروم و بے بہرہ نہ رہنے دین ۔ مولوی سید حسین صاحب نواب عماد الملک بہادر نے بھی اس سے اتفاق و سرکار مین تحریک کرنے کا "وعدہ کر لیا ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ آپ بھی اس سے اختلاف نہ کرینگے ۔

ف جب ولایت کے اعلیٰ التعلیم یافتہ ملکون مین بھی اسکی ضرورت تسلیم کر لیگئی ہے اور یہ قاعدہ جاری رکھا گیا ہے اور برٹش افریقہ و جاپان مین بھی اس کا رواج دیا گیا ہے تو ہمارے ملک مین جو تعلیم کے قواعد سے رعایا بالکل ناواقف ہین اور اوس کی ضرورت نہین سمجھتے کیون ایسا منفعت بخش رواج جسکی کمال ضرورت ہے متروک کر دیا جائے ۔ چونکہ سرکار بوجہ اپنے اوس ولایت عامہ کے جو اوسکو حفظ اموال و نفس و اعراض رعایا مین حاصل ہے اس بات کی مجاز ہے کہ جتنے امور اسکی منافی ہین اونکی انسداد اور جتنے قوانین اس غرض کے مفید و بکار آمد ہین اونکی اشاعت کرے اور اپنی رعایا کو ہر قسم کے ضرر جانی و مالی و عرضی سے بچانے کیلئے تدابیر مفیدہ کام مین لاوے لہذا اگر رفع و دفع جہالت عامہ رعایا و خاصہ اعزہ ملک کے لئے جبری تعلیم کا قاعدہ جاری کرے جو ایسی صفت ذمیمہ سے بچانے والا ہے جس سے مال و جان و آبرو سب کے سب معرض تلف و خطر مین ہین تو گویا گورنمنٹ نے اپنا فریضہ حراست و سیاست پورا کیا اور اپنے حق حکومت سے عہدہ برآ ہوئے ۔

ف ۳ ہماری سرکار کو گورنمنٹ ہند پر قیاس نہین کرنا چاہیے یہان سرکار و رعایا مین وہ مباینت و مغایرت نہین ہے جو گورنمنٹ انگریزی مین بوجہ مخالفت مذہبی و عادات و رسوم ملکی و معاشرتی موجود ہے ۔ یہان اہل

جبر و اکراہ کو لوگ بطوع و رغبت قبول کرینگے بلکہ ممنون ہونگے۔

نقل رائے مندرجہ گزارش معتمد پولیٹکل و فنانس مورخہ ۵ خورداد سنہ ۱۲۹۸ فصلی

اول جبری تعلیم کا مسئلہ ایک نہایت مشکل و اہم مسئلہ ہے اصولاً اوسکے عمدہ ہونے مین کلام نہین ہے لیکن بحث یہ ہے کہ ہماری ملک کے حالات کے مناسب بھی اوس کا عمل درآمد ہوگا یا نہین چونکہ ایسے حکم کے اشتہار سے لوگون کو شکایت کا موقع ملے گا اس کو تعلقدار و عہدہ داران اضلاع کی صلاح و مشورہ پر چھوڑ دیا جاے۔ اور تعلقدارون کو خفیہ طور پر یہ ہدایت کی جاوے کہ اگر ضرورت ہو تو ایک خاص درجہ تک اپنے رتبہ و اختیارات کے لحاظ سے کسی قدر سختی کو جائز رکھین مگر وہ اسدرجہ تک نہو کہ صدر تک شکایت کی نوبت پہنچے۔

ف مگر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ سرکار سے باوجود میرے متواتر تحریرات و یاد دہیون کے کوئی حکم اس بارہ مین صادر نہین ہوا بلکہ محض سکوت اختیار کیا گیا اور کوئی جواب نہین ملا لڑکے باوجود صوبہ دار صاحب حال نواب اعظم یار جنگ چراغعلے خان بہادر کی کوشش کی مدرسہ مین فراہم نہین ہونے اور صوبہ دار صاحب کی تحریرات پر کسی نے التفات بھی نہین کیا نہ جواب لا و نعم بھیجا۔ صوبہ صاحب نے مجھی تحریرا و تقریرا اوس طرف متوجہ کرایا کہ مین پھر اس درس و تدریس کے سلسلہ کو جاری و منتظم کردون اور مجمع متفرق کو مجتمع لہذا مینے بحیثیت معتمدی مجلس انتظامی و عہدہ ڈپٹی کمشنری انعام تمام تعلقات پر یہ حکم جاری کردیا کہ بالجبر اطفال جمع کرا دیے جاوین چنانچہ جوق جوق اطفال حاضر مدرسہ ہونے لگے اور نہایت سرگرمی سے تدریس

و تعلیم کا سلسلہ جاری ہوگیا مگر ایک وہ جاگیردار صوبہ دار صاحب کو یہ امر جبری علم کے باتبہ متعذر ہوئے اور صوبہ صاحب نے اوس تعذر پر عدم تعمیل حکم اجبار و احضار کا فرمان تحصیلدار ونپرجا در فرمادیا اور جیسے اس بیضا بطگی کے باتبہ جواب طلب کیا۔

ف اس حکم کا اثر و نتیجہ یہ ہوا کہ جو لڑکے آنے والے تھے وہ رک گئے اور جو حاضر ہوئے تھے وہ بھی ہکے بعد دیگرے واپس چلے گئے یہاں تک کہ ہفتہ عشرہ کے اندر اندر مدرسہ پھر جیسے کا ویسا سنسان و خالی ہوگیا۔

ف یعنی صوبہ صاحب کے اعتراض کے جواب میں بغرض رفع الزام بیضابطگی مختار الملک کے عہد کی اوس گشتی کو پیش کر دیا جو جریدہ اعلامیہ مطبوعہ ۶ رجب سنہ ۱۲۹۲ھ میں صفحہ ۱۹۰ پر چھپی و شایع ہو چکی تھی جو بجنسہ درج ذیل کیجاتی ہے

نقل گشتی نشان مورخہ ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۲ھ علاقہ صدر المہام متفرقات

ازانجاکہ منظور نظر سرکار فیض آثار است کہ تیرگی جہل از جہان برخیزد و فروغ علم گران تاکران فرو گیرد لاجرم بہ جمیع صدر تعلقداران و ناظم مداخل و مہتم تعلقات صرف خاص نگارش است کہ انعام داران و یومیہ داران وغیرہ راکہ راتبہ خواران سرکار اند ہدایت کردہ شود تا کودکان خود ہا را بمدارس سرکاری نفرستند و از دولت علم ہستی کافی بردارند و اگر از فرستادن اطفال اباکنند و یا عذرے پیش آرند وظیفہ مقررہ بند کردہ خواہد شد۔

میں بعد اس جواب باصواب کے سرکار میں بوجہ اس مزاحمت و مخالفت صوبہ صاحب

سے کہ اپنے عہدہ معتمدی سے استعفا پیش کر دیا مگر سرکار نے تا تصفیہ بدستور اجرائے
کار کی ہدایت بذریعہ تار فرمائے اور میرے حسب الخواہ تصفیہ کا وعدہ کیا۔
ناظم صاحب تعلیمات نے بھی سرکار مین میری رائے سے اتفاق فرماکر یہ گزارش
پیش کی کہ "میری دانست مین معاشداروں کی تعلیم سرکار پر فرض ہے اور
یہ بجز کسی قدر جبر کے نہین ہو سکتی۔ سرکار بجائے والدین کے ہین اور
تعلیم کے بارہ مین جبر ہر طرح جائز ہے اور گشتی نشان دادہ صدر اسپر ناطق ہے"
اور نواب وقار الملک انتصار جنگ مشتاق حسین خان بہادر نے بھی میرے
تحریرات پر سرکار مین یہ گزارش کی اور اسطرح اپنی رائے دی کہ "میری یہ رائے
تو ضرور ہے کہ معاشداروں کے بچون کو تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ضرور کرنا
چاہیے اور وہ بلا کسی اکراہ کے بآسانی ممکن ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اگر
قریب مین کہین تعلیم کا سامان ہو تو زیادہ فاصلہ پر اونکو بھیجنا مناسب نہین ہے
اور جو زیادہ ذی مقدرت ہین اونکے لئے اس کا بھی مضائقہ نہین بلکہ
مناسب ہے کہ وہ ایسے موقع پر اور ایسے انتظام کے ساتھ رکھے جاوین جو
اونکے درجہ و حالات کے مناسب ہو اور سامان تعلیم کے علاوہ عمدہ تربیت
سے بھی وہ مستفید ہون"۔ سرکار نے ان مختلف آرا کا فیصلہ محاکمہ نواب وقار الامرا
بہادر سے چاہا نواب صاحب ممدوح نے اولاً صوبہ دار کی رائے سے
پھر بعد غور کافی و ملاحظہ دلائل وافی و بحث شافی جسکو مینے نظم و نثر مین مفصل
بیان کیا تھا اپنی پہلی رائے سے رجوع فرماکر میری رائے سے اتفاق کیا
اور سرکار کو اس سے مطلع کر دیا۔

انتخاب نظم جو اس بارہ مین مینے انشا کیا تھا

یعنی بکار مدرسه و دایره مها
شد چار سال مدرسه مفتوح کرده است
سه سال باز رفت درین بحث گفتگو
کردند گفتگو و بسی کنکش آخرش
لیکن درین میانه تلامیذ مدرسه
خواندند صوبه گو که بسی شان بسلسله
اطفال را بجبر چو خواندم بمدرسه
گفته است طفل می نرود لیک میبرند
مختار جبر من ست همین شیوهٔ بهین
بر خود را اعتراض بود فعل من ولے
قهریست انتظام سیاسی تمامتر
هم علم و نظم لازم و ملزوم باهمند
شد فرض نفر طایفه هر سه تفقهے
تعلیم چون طبیعت عمران عالم است
از جملهٔ وسایل و اسباب اکتساب
بر علم عقل و نقل چو شد علم فرض عین
فرض است چون مقدمهٔ فرض بے شبهه
مان زین بیان عیان شده نزدیک همگنان
بر حکم حکمتی ست چو این امر مثبتے
انکار هیچ کس نبود قابل قبول
کردند اعتراف وجوبش باتفاق

تا کام قیم بهبین یکے کلام متین بهار
دستور نامدار رشه آسمان مدار
هی مدرسه بدار و هی مدرسه مدار
ناچار داده اند اجازه بسال چار
کردند جملگی پئے یکدیگران قرار
نگرفته کس قرار بدین وعده قرار
گویند جبر در حق ایشان روا مدار
جبر است در طریقهٔ تعلیم اختیار
مطبوع لندن ست همین گونه اختیار
از گفتهٔ حکیم هر اهست اعتذار
بی جبر و قهر نظم نگردید در دیار
از نظم علم و نظم ز علم ست پایدار
انذار قوم و ذکر و حذر حکم کردگار
انسان را از آن نبود هیچ زینهار
هجر دیار و ترک تبار ست شرط کار
هم لازم تمدن و عمران هر دیار
بر ترک فرض حسبه و تعذیه هی بکار
یعنی احتساب ۱۲
تعلیم را بوحدت قهریست افتقار
انکار از چه روی و چرا هست ناگوار
چون شارع و حکیم نموده است اعتبار
در مسئله خلاف نکردند صوبه دار

دستوری که تا شود رفع اختلاف — فرما اجازتی که شود دفع خلفشار
از عقل و نقل تا شده تاسیس مسئله — هم رای جمله معتمدین متفق بکار
دیگر خلاف نسبت با مضامین آن جراید — که واجبست و نیست بدستور انتظار
دستور خود ز سابق عهدت مستطر — درج ست در جریدهٔ سرکار اشتهار
آنچه انگریزی نموده است حالیا — بی جبر هیچگاه نگردد رواج کار
از هم قبول کن که هوا خواه دولتم — تعلیم ملک باشد ازین پایه پایدار
از جهل و هم خرابی اطفال بی پدر — حکام را چرا نبود هیچ انزجار
بیکسی این هیچ مبادا به هیچ کس — دل سوزد دهی شود م هردم اضطرار
یعقوب دما اگرچه بسوزیم بر پسر — او بر جگر دماید گر فرقش آشکار
در نشر علم کوششم و ترویج معرفت — تعلیم نسبت مایه تشوید اختیار
القصه اندرین که در رائید مختلف — در جبر و اختیار چه راه ست استوار
نمائی و بهر مدرسه آخر کیای من — از رای خویش هرچه همین پایش گذار
اطفال است جمله بدرگاهت التماس — هر صورتی مصالح اینها نگاهدار
گر دارسی بحال خرابی این کسان — گشته است بد معاش گروه معاشدار
نپسندکاهل ملک ز فرط جهالتی — زین بیشتر شوند همه مبتلای عار
من مبتلای درد نهیم که اهل ملک — جاهل تر اند از همه ابنای روزگار
وا مانده ام بچند ز آن دایره دگر — کوهست در زمانه زنام تو یادگار
ملازم و تعلم و تسلیم پیشه ام — با جامه و جگامه سرای مرا چه کار

من بلبل نوا زن باغ فضیلتم
طبع مرا بزمزمه شاعری چه کار

نقل واجب العرض حسب تجویز معین المہام مال و فوج ثبت ہوئی تھی مورخہ ۷ بہمن ۱۳۰۱ فصلی

فدوی کو ناظم تعلیمات کی تجویز سے معلوم ہوا ہے کہ تعلیم جبری معاشداران کے بارہ جو لفظی اختلاف صوبہ صاحب کے اور میری راے مین واقع ہوا تھا اوسمین ناظم صاحب نے میری راے سے اتفاق کرکے حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی خدمت مین گزارش پیش کی ہے جسمین مدار المہام سابق کے گشتی کا حوالہ بھی دیا ہے جو تعلیم جبری معاشداران کے بارہ مین جاری ہوئی ہے ۔ درحقیقت میری اور صوبہ صاحب کی راے مین کچھہ اختلاف نہین ہے صوبہ صاحب تعلیم جبری کے مخالف نہین مین نہ نواب محسن الملک بہادر نہ وقار الملک بہادر بلکہ یہ لوگ قبل حکم سرکاری اس کا رواج دینا جائز نہین سمجھتے اور سرکار کو ناظم تعلیمات کی گذارش سے روشن ہو چکا ہے کہ اس بارہ مین حکم سرکاری موجود ہے پس کوئی اختلاف باقی نہین رہا سرکار حسب منشا گشتی محولہ تعمیل تعلیم کا حکم فرمادین۔

سرکار پر واضح رہے کہ صرف اس حکم کا مشتہر ہو جانا ہی کافی ہے کوئی جبر کے ضرورت پیش نہین آوے گی سب کے سب اس حکم سے مطلع ہوتی ہی بلا اکراہ تعمیل کرینگے

نقل تجویز معین المہام مال و فوج نواب وقار الامر بہادر

ملا عبدالقیوم صاحب سے جب مین ملا اور جو کوائف کے مجھے اونکی زبانی معلوم ہوئے وہ میرے پیشتر کی راے بدلدینے پر مجبور کرتے ہین ۔

اوس مین کوئی شک نہین کہ تعلیم کے لیے حسب رای ملا صاحب انتظام کیا جای یعنی انعامداروں و جاگیرداروں پر ظاہر کیا جائے کہ سرکار کو اونکی تعلیم کے ضرورت ہے اگر اس ضرورت سے جو خود اونکے لیے مفید ہے سرکار اون کو مجبور کرے تو کچھ برائی نہین ــ

اوس وقت چند جاگیرداروں زمینداروں راجہ و شایخین نے بھی سرکار مین باظہار خوشنودی و رضامندی رواج طریقہ تعلیم جبری کے بابتہ ایک عرضی مع چند دیگر درخواستوں کے پیش کی جو بجنسہ درج ذیل کیجاتی ہے ــ

نقل عرضی راجگان و سجادگان معاشدار بدرخواست اجرای طریقہ تعلیم جبری وغیرہ امور

بعرض عالی

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند

میر سایم

از گوشۂ امید چو نظارگان ماہ عمرے گذشت و ما بامید اشارتے تا سحر چشم نازچہ بازی کند کہ باز طاق و رواق مدرسہ و قیل و قال فضل	چشم طلب بران خم ابرو نہادہ ایم چشمی بر آن دو گوشۂ ابرو نہادہ ایم بنیاد بر کرشمۂ جادو نہادہ ایم موقوف امر خسرو دلجو نہادہ ایم

ہم اطفال مدرسہ سرداران سرکار کے اوس رافت و مرحمت کا شکریہ ادا کرتے ہین جسکی وجہ سے محض ہماری سود و بہبود مد نظر رکھکر سرکار نے ہمارے تعلیم و تربیت کا بندوبست فرمایا اور ہمکو ہمارے کلبہ ہائے احزان و اکنہ و بقاع جہالت و خسران سے طلب کرکے موقع کامیابی و اعزاز شرف علمی سے ممتاز و سرفراز کیا ــ ہم اپنے خوش قسمتی اور ارجمندی و بلند اقبالی پر دلی مسرت

وافتخار ظاہر کرتے ہین جو مقتضائے رعایا پروری و رافت گستری آج ہمکو
نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر معین المہام مال و فوج سرکار نے اپنی حضوری
ملازمت سے مفتخر و مستبشر فرما کر ہمین گزارشات ذیل کا موقع دیا ہے (۱)
سب سے پہلے ہماری درخواست سرکار سے یہ ہے کہ آپ بنظر اوس اعزاز حکومت
و تقرب قرابت سلطنت کے ہم بیکسون اور درد مندون کے سرپرست اور ہماری
مربی ہونا قبول و گوارا فرماوین - پھر بہ نظر پایداری و استواری بناء مدرسہ
ہم یہ ضروری سمجھتے ہین کہ سرکار کی اس طرف توجہ مبذول کرائیجائے کہ مدرسہ کی بنا
کسی ایک اساس محکم و پایہ مستحکم پر رکھی جائے یعنے یہ مدرسہ بحیثیت دیگر مدارس
سرکاری نہ ہو بلکہ بطور قومی و ملکی مدرسہ کی تصور کیا جائے - اس کے لیئے
ضرور ہے کہ سرکار کے ساتھ کفالت اخراجات مدرسہ مین عام رعایا اور خصوصا
گروہ معاشداران سے بھی پوری امداد لیجائے اور ایک کثیر المقدار سرمایہ اسکے واسطے
جمع کیا جائے جسکے منافع سے بے خدشہ ہمیشہ مدرسہ کا کام چلتا رہے لہذا ضرور ہے
کہ اس جمع سرمایہ کے لئے تمام سمت کے جاگیردار و زمیندار و انعامدار و دیگر عام چندہ
لیا جائے اور سیکڑہ ۲۵ روپیہ لیکر ایک مجلس کے تفویض اس سرمایہ کو کیا جائے
جسمین عہدہ دار و معاشدار شریک رہین اور آمدنی و اخراجات کا پوری طور سے
انتظام کیا جائے سرکار سر دست ہماری بورڈ کا انتظام فرمائین یعنے امکنہ سکونت
و اسباب و سامان معیشت و خواب و راحت و خواندگی و خوراکی و سواری وغیرہ
کا کافی انتظام فرمایا جائے اور ہمارا صرفہ اخراجات ہمارے والیا سے ہو جو ہمین
تاہم بدون فکر انتظام حوائج ضروریہ ذاتی کی اپنے کسب و اکتساب و طلب علم مین شب و روز
مصروف و مالوف رہین نہایت افسوس و مجبوری سے سرکار پر یہ اظہار کیا جاتا ہے
کہ ہم مین بعض اعزہ بوجہ توارد حدثات و عدم توافق زمان کم استطاعت ہیں بضاعت

ہین مگر نہایت شریف و عالیخاندان ہین بلحاظ اون کے مرتبہ و اعزاز خاندانے و آبائی
کے سرکار اونکی امداد و استعانت رقم لوکل فنڈ سے کرے چونکہ یہ رقم خاص تعلیم کے
غرض سے وصول کیجاتی ہے اگر تعلیم اعزہ و شرفا مین صرف کیجائے تو کوئی مباینت و
منافات نہین ہے سرکار مدرسہ سرداران کو سمت بین مدرسہ عالیہ کے قایم مقام سمجھے
اور اوسکی مراعات و اعزاز مین وہی امور ملحوظ و منظور رہون جو مدرسہ عالیہ کے ساتھ
ہوتے ہین اور سالانہ امتحان و تقسیم انعام وغیرہ مین بہ اعزاز و شرف اوسکو حاصل رہے
کہ بصدارت آپکے یا نواب مدار المہام سرکار عالی کے یا حضور پرنور کے یہ کام ہوا کرین
جس سے ہمکو ہمارے مالکون کے منظور و باریاب حضور ہونیکا شوق و ولولہ اپنے
کام مین جوش دلاوے - ہماری اس درخواست سے ہمارے بعض اولیا کو بہی اتفاق
ہے جنکی دستخط درج ذیل ہین اخیر بہ خداوند عالم جل و شانہ سے ہماری دعا یہ ہے
کہ سرکار کا سایہ مہرپایہ بابت سرپرستی و تربیت و رافت ہمارے سرون پر قائم
و دایم رکہے اور ہمکو اوسکے زیر سایۂ حکومت و معدلت ہر طرحکی سرسبزی و بہرہ مندی
و بہروزی و بہبودی و تمتع نصیب فرمائیے) آمین آمین آمین - ۱۲ این دعا
از من و از جملہ جہان آمین باد فقط دستخط عرضیگذاران [۱] فیاض الدین جاگیردار
ماہور تعلقہ لنگسور - [۲] راجہ سوم شنکر راؤ زمیندار میدکن ہال - [۳] راجہ ملکندر راؤ
زمیندار راود بال - [۴] سید کریم اللہ جاگیردار سالگندہ تعلقہ سندہور - [۵] سید معز
قادری جاگیردار موضع بایل دنی - [۶] میر سعادت علیخان پسر میر نذیر علیخان جاگیردار
[۷] سید فیاض الدین قادری جاگیردار اناہور - [۸] پاپا نایک فرزند کنڈل نایک جاگیردار
کنڈی نور - [۹] نرسیون رام چندر دیسپانڈیہ مدگل - [۱۰] چینپا نایک داماد راجہ صاحب
گرگنٹہ جاگیردار - [۱۱] سید محمد جاگیردار گومرسی - [۱۲] سید شاہ حسین قادری -
[۱۳] نرسیا دیسائی دورل بندہ مختار عام - [۱۴] بہیم سین راؤ دیسپانڈیہ تعلقہ

چنچولی ۔ ۱۶ رامچندر راؤ دیسپانڈیہ تعلقہ چنچولی ۔ ۱۷ سید شاہ امین الدین محمد محمود
سیفے ۔ ۱۸ راگہوا چاری جاگیردار ہرنور تعلقہ شاہ پور ۔ ۱۹ نگراؤ نرسنگ راؤ
دیسپانڈیہ ۔ ۲۰ کوشیرا راؤ ولد ونکیٹ راؤ دیسپانڈیہ ۔ ۲۱ سوامراؤ بن رامچندر راؤ
جاگیردار موضع بلور ضلع اندولہ ۔ ۲۲ چندو بائی و بہابائی زوجہ رالی دیوراؤ دیسمکہ گلبرگہ
بمنابائی زوجہ رائے بہمراؤ دیسمکہ گلبرگہ ۔ ۲۳ سجادہ حضرت شیخ سعد اللہ شاہ ولد
محمد شجاع الدین جاگیردار گنتن ملی ۔ ۲۴ سجادہ روضہ گلبرگہ ۔ ۲۵ نرسنگ راؤ بن
رامراؤ دیسپانڈیہ ۔ ۲۶ بہاشیہ بنکٹا چاری شاستری جاگیردار ۔ ۲۷ لنگو بہیمراؤ مہوجہ
دارشوراپور جاگیردار مدرگل تعلقہ شاہ پور ۔ ۲۸ راجہ ترملراؤ نادر دیسمکہ پرگنہ
ماتہل و کولور ۔ ۲۹ غلام محی الدین جنیدی سجادہ صاحب روضہ شیخ ۔ ۳۰ ونکٹیش سوامی
راؤ دیسپانڈیہ تعلقہ شاہ پور و اندولہ ۔ ۳۱ لچہمن کانتا چاری مختار عام نمکیا و مسیائی و
سرو دیسائیکا پور وغیرہ ۔ ۳۲ راجہ ونکٹ مہی پال بہادر سمستان جولگیر و تعلقہ سندہور
۳۳ سید مقبول عالم قادری جاگیر ہلا پور ۔ ۳۴ نرسمہوا ریڈی جاگیردار ۔ ۳۵ رام کرشنا
ریڈی ۔ ۳۶ اکنتا ریڈی ۔ چنانچہ سرکار مین نواب وقار الامرا بہادر کی تحریک پر
یہ عرضی مظہر رضامندی و خوشنودی معاشداران بہی پیش کر دی گئی اور سرکار سے
حتمی وعدہ ہوگیا کہ فرمان بندگانعالی متعالی کا بغرض اشاعت تعلیم جبری
اجرا کرا دیا جائیگا مگر بوجہ انقلابات غیر مترقبہ سلطنت و دولت کے پولیٹکل
پیچیدگیون اور آندہیون کے اب تک وہ کارروائی زاویہ خمول و ذہول مین
دہری رہی اور اوس کا موقع کارپردازان سرکاری کو اب تک نہین ملا
اور کسی نے اسپر اپنی توجہ مبذول نہین کی اگرچہ بیحد توجہ دلائی گئی اور
انتہی درجہ کی پیروی عمل مین آئے ۔

ف چونکہ مین ایک مدت سے اس کا مجوز ہون اور اتنے سال مین یہانتک

اسکی کارروائی پہنچ چکی ہے صرف ایک درجہ باقی رہگیا ہے باقی سب مدارج طے ہو چکے ہین میرا دل نہین چاہتا کہ ایسی حالت مین اس سے دست بردار ہو جاؤن اور اسکو یون ہی مہمل و معطل و بیجا چھوڑ دون ـ لہذا تحریر و تقریر سے دست بردار ہو کر اس رپورٹ کے لکھنے کا خیال کیا جس سے سرکار کو معلوم ہو جائے کہ میری تحریک کہانتک حق و معقول و بجا ہے اور دوسرے ممالک متمدنہ یورپ و امریکا و جاپان مین اس کا کیا طریقہ و رواج ہے ـ تا سوائے سرکار کے اور حضرات نظام ملک دکن و ابناء وطن کو بھی اسکی ضرورت و اہمیت کا علم ہو جائے اور بعلم الیقین یہ سمجھ لین کہ انکی نجات اس تہلکہ سے بدون اس طریقہ کے محال و نہایت مشکل ہے ـ

ف ادہر تو مین اس رپورٹ کے لکھنے مین مصروف ہوا اودہر بعض خیرخواہان دولت و سلطنت و فرقہ خواہان ملت و رعیت کے مشورہ سے مجلس معاشداران و اعزہ دکن کو خارجی تحریک و پیروی پر آمادہ کرا دیا کہ جو واہمہ و شاہبہ لا اصل محض کہ ناراضی معاشداران کا سرکار کو دلایا گیا ہے وہ بالکل اس سے مرتفع و مندفع ہو جائے اور میری تحریک کی توثیق ہر طرح ہو اور کوئی تعذر و تعلل نظام دولت و سلطنت کو باقی نہ رہے ـ

چنانچہ جو مسودہ کہ اون لوگون نے حضور مین پیش کرنے کے لیئے مرتب کیا ہے اوسکی نقل درج ذیل کی جاتی ہے ـ

مسودۂ درخواست مجلس معاشداران شہر باجرائی تعلیم جبری اطفال ایشان

ف ہم مورونی فدویان جانثار اعلیحضرت کے اوس فرمان واجب الاذعان

کی تکمیل میں جو مزاحمت کہ واقع ہے اوسکی ارتفاع وحصول انتفاع کی غرض سے یہہ عریضہ موقف
عرض میں گزرانتے ہیں جو بتاریخ سنہ ۱۳ ف بجواب ہمارے اڈریس کے اعلیحضرت کی زبان
فیض ترجمان سے صادر ہوا تہا یعنے اعلیحضرت نے ہم جان نثاران موروثی کو خطاب کرکے
ارشاد فرمایا تہا (میں اپنے حقوق کی آپ پر فہمائش کرتا ہوں - میرا حق یہہ ہے کہ آپ
اپنی اولاد کو تعلیم دین ایسی تعلیم کہ وہ میرے دربار کی نہ فقط زیبائش ہوں بلکہ میری ریاست
کے قوت بازو ہوں یعنی دولت کے ارکان مستحکم میری سرکار کے جان نثار اور نمک حلال
ملازم - اپنی ملک کو مہذب متقی ایماندار محب وطن اپنجا ہیں - اگر بعد اسکے بہی میری گورنمنٹ
غیر ملکیون سے مدد لیوے تو اونکی شکایت بجا ہے (ف ۲) اعلیحضرت نے نظر اوس
حکیمانہ قول کے جسکو مدبر سیاسی وحکیم ملی حضرت شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ نے
فرمایا ہے کہ (رعیت چو بیخ است سلطان درخت) ہماری حقوق و بہبودی و بہبودی
مدار علیہ رفاہیت و دولت وعزت وثروت کو اپنے حق کے ساتہہ تعبیر فرماکر
ہمکو اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کیطرف متوجہہ فرمایا جو نہایت فیلسوفانہ طریقہ تہا جسکے
ہم جسقدر تعریف وشکر گزاری کرین کم ہے - ہم اس فیلسوفانہ نصیحت وحکم کو اپنی آئندہ
ترقیات مدارج دینی ودنیوی کا زینہ وپایہ سمجھتے ہیں اور ہمیشہ اوسکو اپنا مطمح
نظر ومطرح بصر رکھتے ہیں (ف ۳) لیکن اعلیحضرت کو معلوم ہے کہ تمام ممالک
متمدنہ یورپ وامریکہ وجاپان مین اس غرض کی تحصیل وتکمیل کے لئے شرفا واعزہ
دولت وملک کو خاص خاص قانونی اقتدارات عطا ہوئے ہین جس سے وہ اپنی قوم و
ملک کی اولاد کو تعلیم وتربیت پر مامور ومجبور کرسکتے ہیں برخلاف یہان کے کہ
قانوناً کوئی تربیت وتعلیم کا حق کسیکو حاصل نہین ہے حتی کہ خود ظل اللہی سایہ
الہی کو بہی جو شرعاً وعقلاً وعرفاً اس قسم کی تولیت کا پورا حق واقتدار حاصل ہے بوجہہ
عدم موجودگی قانون کمتر مسلم ہوسکتا ہے - لہذا اکثر اولاد وطن جلیع العذار

و آوارہ دشت ادبار ہو جاتے ہین اور اونکی تولیت و تربیت کا حق کسیکو نہ ہونے سے کوئی اونکا تدارک نہین کر سکتا حالانکہ شرعی اصول پر بھی ہر ایک فرد ملت و رعیت دولت کو امر معروف و نہی منکر کا پورا حق حاصل ہے اور ظاہر ہے کہ علم اعرف معروفات و جہل انکر منکرات سے ہے تو کیونکر اسپر احتساب کا حق کسیکو نہ ہوگا پس اوسوقت تک اعلیحضرت کی منشا کی تکمیل و تعمیل ممکن نہین جبتک کہ ہمکو اور اعیان دولت و نظما سلطنت کو مثل اور ممالک متمدنہ یورپ و امریکا و جاپان کے قانوناً حق تولیت و تربیت اطفال نہ عطا ہو - اور یہ مسلم ہے کہ بدون تعلیم و تربیت اولاد وطن کے نہ ملک مہذب و شائستہ و مشرفہ بن سکتا ہے نہ دولت کوئی قابل اطمینان پایہ انتظام ڈال سکتی ہے لہذا ہم بصد عجز و الحاح بنظر رفاہ عموم ملک و دولت اعلیحضرت کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہین تا یہ نقص و ننگ و عار ہماری قوم و ملک و ملت و اہل دولت و قانون سلطنت سے رفع و دفع ہو - اور ہم یہ چاہتے ہین کہ اعلیحضرت ہمکو قانوناً اقتدار و اختیار تولیت و تربیت اطفال اہل ملک بلا قید مذہب و ملت عطا فرماوین تاکہ ہم اولاد وطن کو تکمیل و تحصیل علوم و فنون کیطرف مشغول و متوجہ کرا سکین اور کسی کا نفوذ و تعلل پیشرفت نپا سکے اور کوئی ملزم عدم تعمیل حکم و فرمان شاہی نہ ہو سکے اور اعلیحضرت کا منشا حسب خواہش دلی ظہور و صدور پاوے ۔ ف ۴ مسئلہ کمپلسری ایڈوکیشن یعنے تعلیم بالجبر تمام یورپ و امریکا مین سولوین صدی سے داخل قانون ملے و ملکی ہوگیا ہے اور جاپانیون نے بھی اوسکی اہمیت و ضرورت کیطرف سے غفلت نہین کی جس ملک و دولت مین اس سے غفلت ہوئی ہے وہی تہذیب و شائستگی مین اور دونسے پیچھے رہگئی ہین گویا تمام ترقیات کا دارمدار اسپر مسلم ہوچکا ہے اور تمام دنیا اوسپر متفق ہے قدیم یونانی اور ہنود اسکے بڑے موئد ہین اور اونکے قوانین ملی و مذہبی مین اس کا تذکرہ موجود ہے ۔ دین اسلام مین اسکی فرضیت مجمع علیہ امت ہے

کسی کو اس مین کلام و اختلاف نہین ہے (ف) ہم اعلحضرت کو اس معنی کی خوشخبری دیتے مین کہ یہ مسئلہ نہ صرف ہمنے ہی اب پیش کیا ہی بلکہ کئی سال ہوئے کہ بعض خیرخواہان ملکی کیطرف سے یہ مسئلہ سرکار مین پیش ہوچکا ہے اور اس سے اکثر نظما و معتمدین دولت عالی نے اتفاق کرلیا ہی اور نواب وقارالامرا بہادر نے بنظر خیرخواہی دولت و ملت اس سے اپنا پورا اتفاق ظاہر کیا ہے اور مدارالمہام سرکار عالی کو مشورہ دیا اور پرزور سفارش فرمائی ہی۔ مختارالملک مرحوم نے بھی (۱۹) سال قبل اسی مضمون کی گشتی جاری کی تھی جو بلاتعمیل زاویہ خمول و دھول مین پڑی رہی جو بغرض اطلاع و آگاہی درج ذیل کیجاتی ہے۔

نقل گشتی نشان (۱۱) مورخہ ۲۶ جمادی الثانیہ سنہ ۱۲۹۲ علاقہ متفرقات مطبوعہ جریدہ اعلامیہ مورخہ ۶ رجب سنہ ۱۲۹۲ ہجری

صفحہ (۱۹۰)

از آنجائیکہ منظور نظر سرکار فیض آثار است کہ تیرگی جہل از جہان برخیزد و فروغ علم کران تا کران فرو گیرد لاجرم بجمیع صدر تعلقداران و ناظم مداخل و مہتمم تعلقات صرف خاص نگارش است کہ انعامداران و یومیہ داران و جاگیرداران وغیرہ راکہ راتبہ خواران سرکار اند ہدایت کردہ شود تا کودکان خود ہا را بمدارس سرکاری بفرستند و از دولت علم متمتع کافی بردارند و اگر از فرستادن اطفال ابا کنند و یا عذرے پیش آرند وظیفہ و ادرار مقررہ بند خواہد شد۔ ف اعلحضرت صرف اس گشتی کو قانونی ہیئت و صورت مین لاکر بطور فرمان اوس کا اعلان کرادین تا بمفاد الناس علی دین ملوکہم کسی کو مجال مخالفت و غفلت باقی نہ رہی اور سب تعذرات و تعللات مرتفع و مندفع ہوجائین

اور ہم لوگ بوثیقۂ اس فرمان کے اولاد وطن کی تعلیم و تربیت خاطرخواہ کرنے کے مقتدر ہوں اور یہ مسئلہ داخل و شامل قانون ملک و ملت و سلطنت و دولت ہوجائے ہم فدویوں کو پوری و قوی امید و توقع قوی و شدید ہے کہ اعلیحضرت ہماری اس خیرخواہانہ معروضہ کو عزت و عرضہ قبول عطا فرماکر باجراءے و اشاعت قانون مندرجہ صدر بنیاد استحکام تہذیب و شایستگی دولت و سلطنت و ثروت و عزت ملک و ملت قایم و دایم فرماوینگے۔ ۔ آخر پہ ہماری دعا یہ ہے کہ اعلیحضرت کے زیر سایہ بلند پایہ ہمیشہ اشاعت امور علمی و عملی و شرعی و سیاسی کو روز افزون ترقی و فروغ ہوتا رہے۔۔

ف میں ۔ اس رپورٹ کی ترتیب مین کتب انگریزی و عربی مفصلۂ ذیل سے امداد لی و مطالب مندرجہ رپورٹ ہذا کو وسنفنہ سے منضبط کیا ہے اور علاوہ اسکے کلکتہ۔ مدراس۔ بمبئی۔ پنجاب۔ ممالک مغربی و شمالی۔ ممالک متوسط اور اور خاص خاص بڑے شہروں کے علما و فضلا و معلمین و پروفسروں اور افسران سررشتہ تعلیمات سے تحریرات کی اور امداد چاہی ہے مجھے اس مقام پر اس امر کے اظہار کے بغیر چارہ نہین کہ اس معاملہ مین میری امداد پروفسر فرگسن کالج مسٹر اگرکر نے جسقدر کی ہے وہ نہایت قابل قدر و لایق تعریف ہے ان ہی کے وجہ سے بہت سے مضامین و مطالب پر مجھے علم حاصل ہوا ورنہ بہت دشوار تہا کہ مین اسقدر مواد جمع کرتا ان کے بعد میرے ہوں ہار بہائی مولوی عبدالواحد صاحب۔ اور مسٹر سرینواس چاری صدر مدرس ہائی اسکول گلبرگہ نے بھی اس کام مین میرے ساتہہ بہت محنت و دقت اوٹہائی اور مجھہ کامیاب کرنے مین اپنا بہت وقت صرف کیا اور پوری مدد کی جسکا مین تہ دل سے شکرگزار ہوں۔

ف مجھے نہایت افسوس ہے کہ عربی کا سرمایہ باوجود قلت کتب بہت کم تھا اور
خاص مدارس کے تاریخین مثل ابن نجیب وغیرہ کے مجتہ نہیں ملتین تھا اونکا پتہ
چلا حالانکہ مسلمانون کے خاص خاص تصانیف اسیاری میں موجود ہین
مگر ہندوستان مین مفقود اور ہمارے دیار مین عدیم الوجود ہین نہ ہماری
علمائے عصر نے مجکو اس معاملہ مین کچھہ مدد دی نہ اونسے کا ارادہ کیا
نہ استفسار و استفادہ پرکچھہ قصد افادہ و افاضہ فرمایا۔ بخود منبر سداں
شوخ تا بما چہ رسد۔ میں نے تمام علمائے عصر کی خدمت مین ایک استفتا اس
بارہ مین روانہ کیا تھا جسکا جواب مجکو کسی سے ابتک نہین ملا نہ کسی نے
غور کیا نہ رسید بہیجی برخلاف اسکے جب افسر سررشتہ تعلیم و پروفسر انگریز
و ہندو سے خط وکتابت کی سبہون نے یا جواب دیا یا عذر کیا یا مواقع مطلب
و مقام کتب کا پتہ دیا جہاں سے میرا کام نکل سکتا تہا یا میرا جواب ملسکتا تہا
جن علما کے نام استفتا روانہ ہوا تہا مین اونکے بعض نام مع عبارت
استفتا درج ذیل کرتا ہون تا زمانہ کا حال معلوم ہو کہ کیا ہے اور
کس طرح ہماری قوم ہماری فکر کر رہی ہے۔

اسامی سامی علمائی نامی ہمزمانی

(جنکے نام استفتا روانہ ہوا تہا)

نمبر	نام	شہر	مقام
(۱)	حافظ مولوی غلام مرتضی صاحب۔	بیربل ضلع شاہپور	لاہور
(۲)	حافظ مولوی دوست محمد صاحب۔	مقام للّٰہ ضلع جہلم۔	"
(۳)	مولوی قمر الدین صاحب۔	چکڑالہ ضلع بنو۔	"
(۴)	مولوی محمد حسین صاحب۔	بٹالوی۔	"

(۵)	مولوی عبداللہ صاحب ۔	ٹونکی مدرس یونیورسٹی لاہور۔ ۔
(۶)	مولوی خلیفہ محمد عثمانخانصاحب ۔	مقام موسےزئی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خانخانقاہ
۔	۔ ۔ ۔	حاجی دوست محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۔
(۷)	مولوی رشید احمد صاحب ۔	گنگوہی ۔ سہارنپور
(۸)	مولوی محمد احسن صاحب	نانوتوی ۔
	بعد اختتام رپورٹ کے مختصر سا جواب آیا جو درج نہیں ہو سکا	
(۹)	مولوی نذیر حسین صاحب ۔	دہلوے
(۱۰)	مولوی اسمٰعیل صاحب ۔	رامپوری ۔
(۱۱)	مولوی عبد الحق صاحب ۔	۔
(۱۲)	مولوی ارشاد حسین صاحب ۔	رامپوری بعد اختتام رپورٹ جواب آیا جو درج نہ ہوسکا ۔
(۱۳)	مولوی علی گوہر صاحب ۔	۔
(۱۴)	مولوی علی رضا صاحب ۔	بریلوے
(۱۵)	سراج الفضلا مولوی محمد لطف اللہ صاحب ۔	علیگڈھ
(۱۶)	مولوی شبلی نعمانی ۔	۔
(۱۷)	مولوی سید احمد خانصاحب ۔	۔
(۱۸)	مولوی احمد حسن صاحب ۔	کانپوری
(۱۹)	مولوی محمد علی صاحب ۔	آپنے بعض مواقع کا پتہ دیا تھا
(۲۰)	حاجی محمد حسن صاحب ریاضی دان ۔ ساکن کج گانون ۔ جونپورسے ۔	
(۲۱)	مولوی ہدایت اللہ خانصاحب ۔	
(۲۲)	مولوی محمد فاروق صاحب	چریاکوٹی ضلع اعظم گڈھ ۔

(۲۳)	مولوی مفتی ایوب صاحب -	بھوپال
(۲۴)	مولوی سلامت اللہ صاحب -	"
(۲۵)	مولوی ذوالفقار احمد صاحب -	"
(۲۶)	مولوی حافظ عبد العزیز صاحب -	"
(۲۷)	مولوی محمد بشیر صاحب -	"
(۲۸)	مولوی حافظ محمد حسین صاحب -	الہ آبادی
(۲۹)	مولوی عبداللہ صاحب -	غازیپوری
(۳۰)	مولوی محمد کمال صاحب	عظیم آبادی
(۳۱)	مولوی محمد عظیم صاحب -	"
(۳۲)	مولوی عبدالحی صاحب -	کلکتہ
(۳۳)	مولوی سعادت حسین صاحب -	"
(۳۴)	مولوی لطف الرحمن صاحب	"
(۳۵)	مولوی افہام اللہ صاحب -	لکھنو - آپنے بعد اختتام جلسۂ موتمر [illegible] روانہ کیا
(۳۶)	مولوی وجیہ الدین صاحب -	حیدرآباد -
(۳۷)	مہتمم صاحب مدرسہ دارالعلوم	"
(۳۸)	مولوی محمد حنیف صاحب -	"
(۳۹)	مولوی حسن زمان صاحب -	"
(۴۰)	مولوی حیدر علی صاحب -	"
(۴۱)	مولوی عنایت علی صاحب -	"
(۴۲)	مولوی قطب الدین صاحب بنارسی	نووارد حیدرآباد -
(۴۳)	مولوی وحید الزمان صاحب	حیدرآبادی -

(۴۴)	مولوی محمد اعظم صاحب چریاکوٹی	حیدرآبادی
(۴۵)	مولوی حکیم عبدالرحمن صاحب سہارنپوری	

نقل عبارت استفتا

چہارم احتساب عبارت از امر معروف و نہی منکر و فرض کفایہ است و علم از اعرف معروفات و جہل از انکر منکرات کافہ است فقہائے ملت بیضائے اسلام احکام احتسابیہ علما و معیدین درس و متعلمین در صورت ارتکاب این منکر و اجتناب ازین امر چہ نوشتہ اند و کدام تعزیر معین و مقرر فرمودہ و تبیین و تفصیل این مطلب کجا نمودہ اند مفصل و مکمل مراعات قواعد احتسابیہ بنگارند و سائل این مسائل را ممنون و شاکر خود انگارند و اگر تواند شرح دہند کہ آیا در عہدے از اعوام و ایام سلاطین و حکام اسلام برین ہنجار و گفتار رفتار خواص و عوام بودہ و کدامی خلیفہ و امام التزام و اہتمام و انتظام آن نمودہ یا خیر ہمین مصداق مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور بودہ است و بس۔ زیادہ دعائے حسنیٰ و زیادہ۔

وہ کتابین جو اس رپورٹ کی ماخذ ہین اونکی تفصیل حسب ذیل ہے

نمبر	اسامی کتب انگریزی	نمبر	اسامی کتب عربی
(۱)	سیکلوپیڈیا برٹانیکا	(۱)	کشف الظنون
(۲)	اڈوکیشنل سیکلوپیڈیا	(۲)	ابجد العلوم
(۳)	ہیزل انیول سیکلوپیڈیا	(۳)	احیاء العلوم

(۴) اسسٹنٹ منزائربک بابتہ ۱۸۹۳ء	(۴) شرح عین العلم وقوت القلوب وغیرہا کتب سلوک
(۵) گورمنٹ ہنڈبک —	(۵) معارف العلوم وتقسیم علوم شیخ خلیل بد حسامی
(۶) ٹی ارنلڈ رپورٹ اپان سکول اینڈ ایڈوکیشن ان یورپ۔	(۶) کنز العمال —
(۷) رپورٹ ان المنٹری اسکولز ہی ملیتہو ارنالڈ انگلینڈ۔	(۷) بحار الانوار مجلسی علیہ الرحمہ —
(۸) رپورٹ آف دی ایڈوکیشن — لارڈ رپن —	(۸) ترغیب و ترہیب منذری —
(۹) پراگرس آف دی ورلڈ —	(۹) سلوک الملوک تا فصل شدہ بہانا —
(۱۰) بین آن ایڈوکیشن —	(۱۰) مقدمہ ابن خلدون —
(۱۱) اسپنسر ان ایڈوکیشن —	(۱۱) کتاب الاحکام ماوردی
(۱۲) ایڈوکیشن آف دی فیننگ بی چارلس برے —	(۱۲) تفاسیر علامہ فخر رازی ونیشاپوری نظام وغیرہ
(۱۳) لاکس ورکس ان ایڈوکیشن —	(۱۳) صحاح ستہ —
(۱۴) اولڈ گریک ایڈوکیشن —	(۱۴) فتاوائے فقہیہ مثل ردالمحتار وہندیہ وبحر الرائق
(۱۵) ان اوٹ لین ہسٹری آف ایڈوکیشن ان جاپان —	(۱۵) توضیح وتلویح حموی شرح اشباہ وغیرہ کتب اصول مسائل ودلائل فقہیہ
(۱۶) دی رین آف کوئین وکٹوریہ —	(۱۶) ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا

ف ہین بغرض منظوری وایفاء وعدۂ دیرینہ سرکاری اس رپورٹ کو بکمال ادب پیش کرتا ہون اور سرکار سے یہ درخواست و توقع بکمال الحاح والتجا رکھتا ہون کہ سرکار سبری اس تحریک کی منظوری اور اس قاعدہ پر فائدہ کے اشاعت ورواج سے ملک کی رونق و سرسبزی و شایستگی و دولت و ثروت و عزت و شوکت و ترفہ رعایا کو روزافزون فرما وے اور اپنی عزیز رعایا کو عار و ننگ جہالت و قید بطالت سے بری کردے اور رہائی بخشے۔

ف۳ جب ہم حالت گزشتہ وموجودہ از ابتدا الی یومنا ہذا کے بیان سے فارغ ہوچکے تو اب اصل مطلب و تحریر رپورٹ کے طرف متوجہ ہوتے ہین

اور پانچ بابون مین اسکو ختم کرتے ہین -

(۱) باب اوّل - دلایل عقلیہ تعلیم جبری کے بیان مین -

(۲) باب دوم - دلایل نقلیہ تعلیم جبری کے بیان مین -

(۳) باب سوم - اعتراضات مخالفین اور اونکے جوابات کے بیانمین

(۴) باب چہارم - اس بیانمین کہ حکما و نظماء یورپ کے آرا اور اون ممالک کی تفصیل جہان اس قاعدہ کا رواج ہے اور اوسکے ضوابط و قواعد وہان کیا ہین -

(۵) باب پنجم - ملک کی حالت اور اوسکی ضرورت کے بیان مین رای دربارہ اس قاعدہ کے تخصیص و تعمیم کے تجویز ضابطہ تعلیم جبریہ -

تمت

باب اول
دربیان دلائل عقلیہ بر تعلیم جبری -

ف ۱ علم سیاست مدن مین یہ مسئلہ طے ہو چکا ہے کہ جملہ انتظام سیاسی ممالک و سلطنت منوط و مربوط بوحدت قہری ہے اور تعلیم و انتظام یہ دونون ایسے باہم متلازم ہین کہ ایک بدون دوسرے کے نہ حاصل ہوسکتی ہین نہ پایدار و استوار رہ سکتے ہین لہذا بنظر انتظام سیاسی تعلیم بھی بحیثیت جزئیت انتظام یا اوسکی موقوف و مدار علیہ ہونیکے قہری و جبری ہونی ضرور ہے -

ف ۲ تمام دنیا کے حکما و نظما و عقلا و فقہا و اہل شرایع اسبات پر متفق ہین کہ بادشاہ پر اپنی رعایا کے جان و مال و آبرو کی حفاظت واجب و فرض ہے اور بادشاہ کو اسی وجہ سے اپنی رعایا و برایا کی تولیت کا حق

عموماً حاصل ہے پس جو تدابیر کہ اسکے حفاظت کے لیئے ضرور ہوں اوسکا عمل مین لانا اور جو امور کہ اوسکے منافی ہوں اونکا دور کرنا بادشاہ کے واجبات و ضروریات بادشاہی سے ہے۔ اور اس مین کچھ شک نہین کہ جہالت و بعلمی ایسا مہلک مرض و دشمن جانی و مالی ہے کہ اگر اسکے رعایا کی جان و مال و آبرو خواہ اونکے ذاتی ہوں یا اور وسنکے سبب لیے معرض تلف و خطر مین رہتے ہین پس اسکو بالجبر رفع و دفع کرنا بادشاہ کے ذمہ واجب و فرض ہے۔

جب چیچک کی دفع کے لیے منجانب سرکار جبر کیا جاتا ہے باوجودیکہ چیچک کا ٹیکا محتمل ہے اور ضرر جانی بھی کچھ ضرور نہین۔

تو جہالت و بعلمی جسکی مضرت جسم و جان و مال و آبرو و ایمان سب کو حاوی و شامل ہے اور بالکل یقینی تو کیا اسکے رفع و دفع کے لیے کوئی جبر جایز نہ ہوگا اور کیا کوئی خیال کرسکتا ہے کہ یہ امر ممتنع و نامناسب ہے۔ جب اور سمیات اور دوسرے امراض وبائیہ مین قوانین احتیاطی جبری کام مین لائے جاتی ہین تو بالضرور یہی احکام تعلیم اطفال بنی نوع اور اونکے رفع جہل مین سلطنت و دولت کو کام مین لانا چاہیئے کیونکہ جہل کی مضرت دوسرے مسمومات و امراض مہلکہ جسمانی فانی سے کہین زیادہ تر ہے اور اوس سے کہین اعم و اشمل و اکمل و اہول ہے۔

جہالت عامہ رعایا و برایا سے کچھ یہی نہین ہوتا کہ اوسکی مضرت اونکی ذاتیات تک محدود رہتے ہو بلکہ بعضے فتنہ و فساد و سلے اعیان ملک مین پھیلتے ہین قصبہ شہر صوبہ۔ ملک و دولت کو تباہ و برباد کردیتی ہین اون سب کے بنیاد وجڑ یہی جہالت عامہ رعایا و برایا ہوتے

اوسکی مضرت اونکی ذاتیات سے گذر کر دوسرونکی ذات تک موثر و منجر ہوتی ہے۔ اونی سے تحریک پر جاہل بیعلم رعایا بھڑک اوٹھتے اور ملک مین بغاوت برپا کردیتے اور عام شورشون وسرکشیون سے ملک مین بالکل بے امنی و بدعملی و بدنظمی پھیلا دیتی ہے۔ قتل قطاع الطریقی بغاوت سب کا باعث و موجب رعایا کی جہالت و بیعلمی ہوتی ہے پس سلطنت کو کیا بلحاظ اپنی رعایا کے ذاتی حقوق و منافع کے اور کیا بلحاظ رفع و دفع مضرات شخصی و نوعی کے دور کرنیکے اور کیا بضرورت بقاء نظم مملکت و اجراے عدل و رافت و بغرض قوت ہیئت اجتماعیہ مدنیت کے سب طرح جہل کا رفع کرنا ضروریات سلطنت و دولت سے ہے۔ میری اس تحریر کی تائید لارڈ مکالی کے اوس تقریر سے ہوتی ہے جسکو اوس نے ۱۸۴۶ء مین ہوز آف کامنز مین دربارہ نفع تعلیم بعہدہ دولت دی تہی اور تعلیم کے جبری ومنفعت دیجانے پر اوسنی اپنی اسپیچ مین ایسا مدلل بیان کیا تہا کہ جسکا رد اوسوقت کسی سے نہین ہو سکا اور اب بہی نہین ہوسکتا

(ترجمہ تقریر لارڈ مکالی دربارہ تعلیم ملخصا)

"صاحبو سرکار پر فرض ہے کہ عوام الناس کی تعلیم کے اسباب مہیا کردے۔ ان خدمات کے حدود مین اہل الرای کا بڑا بہارے اختلاف ہے۔ بعض کا تو یہ قول ہے کہ گورنمنٹ انسان کی ہر ایک جزو و طرز معاشرت مین دخیل رہے انتظام و درستی کے ساتہ تجارت کو ترقی دے۔ آمدنی باضابطہ خرچ کرے۔ علوم کا انتظام محتسب کے ذریعہ کرے۔ مذہب کا انتظام عدالت تحقیقات کے ذریعہ سی کرے

دوسرے انکا خیال بالکل اسکے برعکس ہے - اون کا منشا ہے کہ سرکار کے اختیارات بالکل محدود ہون - لیکن ایک امر پر جملہ مخالفین کا اتفاق ہے - وہ تسلیم کرتے ہین کہ ہر ایک گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اپنی اپنی رعایا کے جان و مال کی حفاظت کرے جب اس امر کو مان لیا جاوے تو کیا اس سے انکار ہو سکتا ہے کہ عوام کی تعلیم ایک مجرب طریقہ ہے ہماری جان و مال کی حفاظت کا -

آدم اسمتھ صاحب اس سوال کا مجھے جواب دین اونکی اعلا رای اس مقام پر قابل لحاظ ہے کیونکہ مخالفی و متجسس ادر دخیل گورنمنٹ اونکے بالکل ناپسند ہے اونکا منشا ہے کہ لٹریچر آرٹ اور سائنس اپنی حفاظت آپ کرلے - وہ مذہبی معاملات کی بالکل مخالف ہے اونکی رائے تھی کہ سرکار امرا کی تعلیم مین مداخلت نہ کرے لیکن اونہون نے ہمین صاف صاف کہدیا ہے کہ ایک فرق خصوصاً تجارتی و اعلا مہذب سوسائٹیون مین رکھا جاوے درمیان تعلیم امراء و غربا کے

" اونکا قول ہے کہ غربا کی تعلیم کا تعلق خاصکر جمہور سے ہونا چاہیے جیسا کہ مجسٹریٹ کو چاہیے کہ جرایم کو روکے بدمعاشی کو جو جہالت سے ناممکن التفریق ہے لوگون سے دور کرے اگر عوام کو بلا تعلیم چھوڑدین تو سخت اندیشہ ہے کہ مذہبی عناد کے باعث افسوسناک بدانتظامیان پیدا ہونگے -

" یہ خاص آدم اسمتھ کے الفاظ تھے اور بیشک مدبرانہ الفاظ تھے - ہمارے حکام سے اونہون نے اس امر کی پیشین گوئی کی تھی کہ وہ پیشین گوئی کبھی بھولے نہین جاوے گی - ۱۸۵۷ء کے (نکبت پوری) کی شورش کیطرف میرا اشارہ ہے -

" مین نہین سمجھتا کہ مین کسی تاریخ مین اس سے بہتر ثبوت اس تجویز کا پاسکونگا کہ عوام کی جہالت خلق اللہ کی جان و مال کو غیر محفوظ کردیتی ہے سرکار کا

اونپر کسیطرح کا ظلم وتعدی بھی نہ ہو تو غور فرمائیے کہ ایک بیوقوف کے اُکسانے اور بہکانے سے بلا وجہ لاکھہ آدمی فتنہ وشورش پر آمادہ ہو جاتی ہین کامل ایک ہفتہ یورپ کے سب سے بڑی اور مالدار شہر ... مین غدر مچا رہتا ہے پارلیمنٹ محصور ہو جاتی ہی۔ تمہارا آقا تمہارا سردار مکان کے اندر اپنی کرسی پر کانپتا رہتا ہے اور ہر لمحہ بدمعاشون کے ٹوٹ پڑنے کا اوسی خوف رہتا ہی۔ امراکو اونکی گاڑیون پر سے گھسیٹ لیتے ہین پادری کلیسو نسے بہاگ کر جھپون پر پناہ لیتے ہین۔ ایلچیون کے قصور جو قوانین قومیہ کے روسے محفوظ ومقدس مانے گئے ہین نیست ونابود کر دیئے جاتے ہین۔ میر منصف کا مکان برباد کردیا جاتا ہے۔ وزیراعظم کے چھوٹے چھوٹے بچون کو اون کے نرم بستر سے نکال کر سوارون کے پہرہ مین چھوڑ دیتے ہین تاکہ اون غدار دل کے پنجہ مو نسے بچین۔ قیدخانہ توڑ دیئے جاتے ہین۔ قطاع الطریق۔ چور۔ خونی۔ اپنے حجرونسے ٹوٹ پڑتے ہین اور اپنی رہا کنندو نکے مجمع مین شامل ہو کر شورش کو دوبالا کردیتی ہین شہر لندن مین چھتیس ۳۶ جگہہ آگ لگی ہے۔ اب اس کا بدلا ملتا ہے۔ اون بدمعاشونکو شمار کرو جو گولی سے مارے گئے۔ جو دار پر چڑھائے گئ۔ جو کچلدیئے گئے۔ جو لڑائے گئے۔ جو شراب کی بدحواسی سے مری۔ تو دیکھو گے کہ بہت سی لڑائیان جیتی گئین اور ہاری گئین مگر اتنا کشت وخون اور جانون کی تضیع کبہی کسی لڑائی مین نہین ہوئی۔

"اب مین سوال کرتا ہون کہ اِس طوفان عظیم کا کیا سبب تہا طوفان بےتمیزی جو لندن کے اوس دبائے" نابود کنندہ وآتش زدگی برباد کنندہ کا مقابل شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا سبب رعایا کا جہل ہے ایسی رعایا جو محلات وناٹکون اور مندرون کے زیر سایہ بلا نگرانی سرکار پرورش پاتی ہی

تا کہ بہوری لینڈ کے ہنیکہ دار نا تراش بے سمجہ آدم خوار وحشی کی طرح ابہر نہ پڑین۔
یہ موثر مثال ہے ایسے ایک ہی ہین۔ نانگ ہم۔ کا ہنگامہ۔ برسٹل کے
نوٹ۔ لیڈ۔ سوئنگ۔ ریگا کے بلوے۔ پارک شیر کی فتنہ وخوبصورت آلات
کے توڑپہوڑ کرنیکے انبار اور گہاس کے گرون کی آتش زدگی۔ ویلز کے [illegible]
اور دیوار ونکی شکستگی۔ کیا ایسی حرکات اون ممالک مین سرزد ہوتے جیسے خرد
وا علم سے زیادہ رہتے بنسبت استعمال عقل وخیال کے لطائف کی تعلیم ہونے [illegible]
کی پرستش سکھلائی جاتی۔ حکومت حقیقی کی تعلیم سکھلائی جاتی اور جسمین اصلی تقاضا
کا سعادمند باصلح و باضابطہ حاصل کرنیکے تعلیم دیجاتی۔

یہی میری بحث وحجت ہے۔ سرکار کو فرض ہے کہ ہماری جان و مال کی حفاظت کرے
بڑا باعث مخافت ہماری جان و مال کا عوام کی جہالت ہے۔ اسلئے گورنمنٹ کا
فرض ہے کہ اسباب کی نگرانی کرتے رہے کہ عوام جہالت مین نہ پہنسے اور اسکے
کیا چارہ ہے یہ عموماً مسلم ہے کہ گورنمنٹ کسی صورت سے ہماری جان و مال کی
ضرور حفاظت کرے اگر صورت تعلیم نکال لوگے تو پہر کونسی صورت رکہہ
چہوڑوگے۔ گورنمنٹ دو باتون پر قادر ہے ایک تو یہ کہ لوگون کی حالت درست
کرے اونہین عقل سکہلاوے اونہین خوش وخرم رکہے دوسرا یہ کہ اونہین ذلیل
وشکستہ حال رکہے۔

کیا اس مین کوئی شک ہے کہ ہم کو کونسا طریقہ اختیار کرین۔ ہم خوب سمجہتے ہین
کہ جس شخص کو دار پر چڑہانیکا حق ہے اوسکو تعمیم تعلیم کا بہی حق ہے کیا ہم اسکو بغیر شرم
وپشیمانی کے خیال کر سکتے ہین کہ نصف سے زاید بدکار جو نیوگیٹ مین جکڑے
ہوئے ہین اسوقت آرام و آسودگی سے بسر کرتے نصف سے زاید اسامی جو
اسوقت مجلس مین پڑے ہین آزادانہ زندگی کرتے اور اوس آزادگی کو نکوکاری

مین صرف کرتے اور جہم مثال نارفک انگلینڈ کا وجود ہے نہوتا اگر ہم دیانت دار آدمیون کی تعلیم پر اوس رقم کا ایک حصہ قلیل کہ جوان بد معاشون کی تعزیر و تنبیہ مین صرف ہوتا ہے ۔ خرچ کرتے ہوتے اس لئے مین کہتا ہون کہ عوام کی تعلیم صرف ایک ذریعہ ہی نہین بلکہ بہتر و عمدہ ذریعہ اوس چیز کے حاصل کرنیکا ہے کہ جسکو سبھون نے قبول کر لیا ہے کہ وہ گورنمنٹ کا ایک اعلا و اقصیٰ مقصد ہے اگر ایسا ہی ہے تو مین واقف ہونا چاہتا ہون کہ کیون لوگ اسبات پر جھگڑتے ہین کہ گورنمنٹ کو عوام کی تعلیم سے کچھ سروکار نہین میرا اعتقاد میری رائے مین اور بھی مضبوط ہوتا ہے جب مین یاد کرتا ہون کہ میری رائے ہر زمانہ اور ہر قوم کے بزرگتر و محققین و مدبرین سلطنت اور پولیٹکل فیلسوفون کے موافق و متفق ہے اور اون نامور مدبرین بہادر کے متفق ہے کہ جو سول و کلیسا ئے آزادی کے باعث ہین اور شاید کہ میری رائے اون لوگون کے موافق ہے کہ جنکی تعظیم کسیوقت مین انگلستان کے پراٹسٹنٹ ڈسنٹیر کے دلون مین جاگیر تھی

اگلے زمانہ کے بہت سی قابل تعظیم لوگون کے مین نام لیتا مگر مین اوس ملک کے تمثیلات کو اسوقت بیان کرنا چاہتا ہون کہ جسکو یہان کے والنٹری سسٹم کے حامی بطور نمونہ کے ہمارے روبرو ہمیشہ پیش کیا کرتے ہین اون ایام کو یاد کرو کہ جب وہ چھوٹی سی جماعت جواب مساچسٹ کے دولتمند جمہوری حکومت سے مشہور اور قایم ہونے لگی ۔ مین سمجھتا ہون کہ ہمارے جدید ڈسنٹیر اون نیو ریٹنیز کو بد الفاظ سے منسوب کرنے کی جرات نکرینگے جنکے جوش دل کو لاڈ اور اوس تکلیف دہی کمیشن کورٹ دبا نسکا ۔ وہ پیوریٹنیز جنہون نے بہ نسبت خانہ خدا مین ایک بھی حرکت ناپسندیدہ کرنے اور اوسکے موجب نارضامندی

ہونے سے بہتر سمجھا کہ اپنے گھربار اقربا و ورثا کے آرام و آسایش کو خیرباد کرکے
ہمسند پار ہون اور اپنا ٹھکانا جنگل کے جانور اور وحشیون مین لگا دین۔ کیا وہ
جوامرتارک الوطنون نے سول و مذہبی آزادی کے لیے بعید و خلاف سمجھا کہ ملک عوام
کی تعلیم کا ذمہ دار ہووے ہرگز نہین سب سے پہلے قوانین سے جو نیوانگلینڈ
کالونیسٹ نے منضبط کیا تھا یہ بھی تہا کہ ہر ایک شہر کا حصہ کہ جسکو حاکم شہر
پچاس گہر تک زیادہ کردی وہانکے لوگ اپنے بچونکی تعلیم کے لیئے ایک استاد
مقرر کرین اور شہر کا ہر ایک سو مکان والا حصہ ایک گرامر اسکول قایم کرے نہ
اون لوگونکی نسل و اولاد نے کہ جنہون نے یہ قانون مرتب کیا تہا کبھی اس امر
سے مخالفت کی ہے کہ عوام الناس پر پبلک کی تعلیم لازم تھی اور نہ یہ اصول
صرف نیوانگلینڈ ہی مین تہا۔ ورجینیا کے پہلے تعلیم اوس نوآبادی کو کہ جسکو اوس نے
قایم کی تھی علم الناس سمجھے واشنگٹن کا ترکہ اوس قوم کے لیے جسکو اوس نے
بچایا تہا علم الناس سمجھے علم الناس جیفرسن کی دایمی نصیحت تہی اور مین جیفرسن کے
الفاظ بجنسہٖ زبان پر لاتا ہون کیونکہ دنیا مین جو بڑے بڑے نامور شخص گزرے
ہین جنمین آدم اسمتھ بھی شامل ہین جیفرسن ہے ایک ایسا شخص تہا کہ گورنمنٹ
کی مداخلت سے نہایت متنفر تہا تاہم اوسکی اخیر ایام کا ایک بڑا شغل یہ تہا کہ ورجی
نیا مین ملکی تعلیم کا ایک عمدہ طریقہ قایم کردے۔

ایسی سند کے مخالفت کے لیئے آپ لوگ جو اس سے متفق نہین ہین کیا
ثبوت رکھتے ہین۔ کیا آپ کسی بڑے فیلسوف یا ایسے شخص کا جو آزادی
انسانی ہمدردی و راستبازی مین سرگرم و مشہور ہو نام بتا سکتے ہین کہ
جسنے ابتداء عالم سے لیکر اس پارلیمنٹ تک کبھی آپکے اس رائے سے اتفاق
کیا ہو۔ ہر حصہ زمین اور ہر زمانہ کے ذی عقل و ذی فہمون کے اقوال سے

خلاف آپ شور و غوغا مچا سکتے ہین جیسا کہ چند ماہ پیشتر سنا ئے دیا تھا۔ یہ
اقوال ایسے ہین کہ کبھی آپ اسکے مخالفت نہین کرسکتے جبتک کہ نہ صرف اون لوگون
کی آپ تحقیر کرین کہ جنکے یادگار کی آپ لوگون کی دلون مین تعظیم و توقیر ہے بلکہ
اپنی جملہ آرا و خیالات موجودہ کی مخالفت کربیٹھین۔ یہ آپکا منصوبہ و قیاس بیشک
ایک نرالی ڈھنگ کا ہی۔ آپ کے اس عجیب و نئے خیال کو اس طرح بخوبی بیان
کر سکتے ہین کہ سول گورنمنٹ کی خاصیت و طبیعت کے بارہ مین تمام ابتک
غلط فہمی مین تھے۔ سب سے زیادہ تر سچائی جو ہر ایک گرشتہ نسل سے پوشیدہ
تھی جو آخرش ۱۸۴۶ء مین نہایت لایق و قابل قدر و فخر ڈسٹنگ
ٹنگ سرگروہ پیشواؤن کو بتلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ محض ایک
بڑی پھانسی گر ہے۔ گورنمنٹ کچھ نہین کرنا چاہتی بجز ظلم و سختی جور
و کینہ تراکیب کے۔ گورنمنٹ کا فریضہ صرف ایک یہی ہے کہ دونون ہاتھون مین
ہتکڑی ڈالے۔ بیڑی پہنا دے۔ ملک سے اوڑا دے۔ قتل کرے
پھانسی دے۔ کالے پانی پر بھیجے۔ سب کچھ و جو کچھ چاہے کرے مگر بہت
بڑی خطا ہے اگر تمام جرائم کو روکنے کے لیے تعلیم کی اشاعت دی تہذیب پھیلائے
اخلاق سکھلائے معارف سے آگاہ کرے رعایا کو مہذب و تعلیم یافتہ بنا دے
کیا ایک منتظم ملکی یہ دیکھ سکتا ہے جو چاہتا کہ ایک چھوٹا سا گاؤن ایک ہی
پشت مین بڑا بندر تجارت و صناعت و حرفت ہو جائے اور وہ بخوبی جانتا ہو کہ
اس معمورہ کی عظمت و ترقہ و دولت و ثروت اوسکے باشندون کے علمی و اخلاقی
ترقی پر موقوف ہی بیہودہ خیال نہ کرنا چاہتا ہو کہ اونکی علمی و اخلاقی حالت کے
درستی نہونے پائے اور نہ اسکی تدابیر کام مین لائی جائین۔ کیا خوب اگر
ہزارہا لوگون کو وحشی پن سے رہا کر جاوے تو یہ منتظمان ملکی ان مہذبون کو

عام آزادی کے دشمن و مخالف خیال کرتے ہین - مگر ان تمام رعایا کو ترسان
وہراسان رکھنے کے لیئے بارکون پر بارکین بنائے جا سکتے ہین - اور وہ بالزام بلوہ
تہ تیغ بیدریغ کیئے جا سکتے ہین - مثل گھاس پات کے کٹوائے جا سکتے ہین توپون
کے منہ سے باندہ کر اڑا دیئے جا سکتے ہین غرض ہر قسم کی جبر و ظلم و تعدی انپر
ہو سکتی ہے مگر تعلیم کے لیئے ان پر جبر نہین ہو سکتا - تمام مظالم و جور جبر سوائے
اس تعلیمی جبر کے جائز اور یہی ایک امر ناجائز خیال کیا جاتا ہے -
منتظمان ملکی رعایائے ملک کو انکے بچپن سے بڑہاپے تک مثل
غلامون کے ناخواندہ و ناتراشیدہ وحشی جانورون کیطرح دیکھ سکتے ہین
اسکا کچھ مضایقہ نہین مگر رعایا کی تعلیم یافتہ حالت انکو سخت ناگوار ہے - حکام کے
نہایت ناجائز ارادے اور کمینہ لالچی توقعات و افعال شنیعہ و اعمال قبیحہ ترقی
پذیر دیکھ کر دست بستہ گردن جھکائے ہوئی چپ چاپ مہر بلب نہین تو رعایا
مذہبی و سولین آزادی کے مخالف دشمن و عدو و باغی سمجھے جاتے ہین - مثل
کھیتی و گھاس پات کے انکا کاٹ چھانٹ دینا اور پامال کر دینا حکام پر فرض و
لازم ہے اور ان بیکس و بیبس رعایا کو اس حالت مین بھی چپ چاپ خاموش
رہنا چاہیئے دم مارنے کی طاقت نہین گویا یہ مزرعہ و مرتعہ عمال ہین - گو انکے
جھوپڑون سے ظلم کے شعلے بلند ہون انکی گائی گورو ہل سب فروخت ہو جائین
یہ جلا وطن کیئے جائین - مگر حکام کے خلاف کچھ نہین بول سکتی اس خرابی کے بعد
اگر حکام متوجہ عدل و داد ہوتے ہین تو کیا کرتے ہین کسیکو جیل روانہ کرتے ہین
کسیکو کالے پانی بھیجتے ہین کسیکو دار و پھانسی پر چڑہاتے ہین کسیکو قتل و
قصاص کے ذریعہ خاموش کر دیتے ہین - تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی -
اگر غفلت سے باز آیا جفا کی - بلاشبہہ یہی ایک تدبیر انتظام گورنمنٹ ہی

جو پہلے پہل سنہ ۱۸۴۶ء مین بتائی گئی ہے اور انگلینڈ کے نان کانفرمسٹس"
بہت بڑے نامی لوگون نے بتائی ہے ۔
کچھ نہین معلوم ہوتا کہ بہت سے لایق و نیک دل لوگ بھی کیونکر ایسی غلطی مین
پہنس سکتے مین جس سے نہایت خراب نتایج پیدا ہوتے ہین - بیشک مین تسلیم
کرتا ہون کہ اِس خیال کے لوگ عالم و نیک دل بھی ہین - میرے خیال مین
اسکے مثال اگر آتی ہے تو یہ کہ ان لوگون کی کہ یہ حالت مثل لا آف رلکٹین
کے ہے یعنے اجتماع ضدین و حرکت خلاف طبیعی کے بھی ایک مثال ہوسکتی ہے
لوگ جو تجارتی آزادی کیطرح تعلیم مین بھی عدم مداخلت گورنمنٹ اور
آزادی حاصل کرنا چاہتے مین اور جو تعلیم کو تجارت پر قیاس کرتے مین وہ بہت
بڑی غلطی مین پڑے ہین کیونکہ یہ دونون ہرگز آپس مین مماثل و مشابہ نہین
ہین اگر ایک بایع و مشتری اچھی چیز نہ بیچے تو اپنا نقصان کرتا ہے اوسکی منفعت
و مضرت اوسکی ذات تک محدود رہتی ہے لیکن ایک تعلیم یافتہ کی منافع اوسکے
ذات تک محدود نہین ہوتی بلکہ اوسکی ذات سے تجاوز کرکے اوسکے اقربا
ہمسایہ و جلیس و انیس دوست آشنا بلکہ ملک و سرکار تک متعدی ہوتی ہین
اگر کسی مشتری کو عمدہ گزیدہ شئے خریدنے کی استطاعت نہ ہو تو وہ نہ لے
مگر ہرگز یہ مناسب نہ ہوگا کہ اگر کوئی تعلیم کی فیس نہ دے تو اوس سے متمتع
و منتفع نہ ہو اور اِس وجہ سے اوسکو محروم و بے نصیب رکہا جاوے ۔
نرخ کے آزادی کا اصول متمولین و تونگرون کے درمیان مین جاری رہ سکتا ہے
جیسا کہ آدم اسمتھ کی رائے ہے موسیقے و زبان اٹالی کی تعلیم لوگون کے
خواہش پر چھوڑ دیجاسکتی ہے لیکن لاکہون غریب بے استطاعت رعایا
جو بدون کسی معاونت کے تدریس و تعلیم سے مستفید نہین ہوسکتی اوسکا

کیا علاج سوچا گیا ہے ۔
مین سنتا ہون کہ متمولین ان بے بضاعتون کی اعانت پر باہم منافست و آزادانہ مسابقت کر رہے ہین بیشک بہت سے نیک نہاد متمول اپنا مال و وقت لوگونکے نفع رسانی مین صرف کرتے ہین اور مدارس کی اعانت و احداث مین اپنا سرمایہ خرچ کرنے مین اور ایسے لوگ آپس مین ایسے نیک کامون کے اقدام مین منافست بھی رکھتے ہین مگر ان الفاظ سے ہرگز دہوکہ نکہاؤ کیونکہ یہ منافست اوس تجارتی غبطہ و منافست کے مانند نہین ہے جسمین نفع و نقصان ذاتی کے توقع ہو ۔ نفع عمومی کے منافسین و تجار و محترفہ کے باہمی غبطہ و منافست مین بہت بڑا فرق ہے تجار یہ جانتے ہین کہ اگر اون کے اشیاء تجارتی دوسرے دوکاندارون اور بازاریون سے خراب ہون تو وہ دوالیہ ہوجائینگے اور اپنے عیال و اطفال کو سوائے ورکس ہوس کے کہین پناہ نہ ملیگی ۔ وہ جانتے ہین کہ اگر اپنی دوکان گزیدگی اشیا و سچائی سے معروف و مشہور ہوجائے تو وہ ملی و بنگلہ مول لے سکتے ہین یہ خیال و خوف و رجا اون کو سعی و تردد و عرق فشانی پر ہر وقت مستعد کر لیتے اور تقویت بخشتے رہتی ہے جسکی مقابلہ مین ان مفت نفع رسانون و سرمایہ دہندگون کی مساعی بالکل بودے و کم زور ہین ۔

اگر اس خیال سے کہ ہر ایک شخص جیسا اپنی حفاظت کرتا ہے دوسرے کی بھی ہمدردی انسانی کریگا سرکار کوئی قانون جاری نہ کرے تو گورنمنٹ کی بہت بڑے تعجب خیز و حیرت انگیز دیوانگی ہوگی ۔

اگر ہمین خود اپنے تئین دہوکہ نہ دون تو جس اصول سے جو لوگ گورنمنٹ کو قومی محافظ سمجھتے ہین اوسی اصول سے وہ ضرور قومی تعلیم کو بھی حقوق گورنمنٹ سے سمجھہ لینگے اور ثابت کرینگے کیونکہ تعلیم و تعلم ایک قومی ذریعہ حفاظت عمومی قومی کا ہے جیسا کہ سرکار عامہ رعایا پر حفاظت قومی کو نہین چھوڑ سکتے

اوسیطرح قومی تعلیم کوبھی قوم پر نہین چھوڑ سکتے۔ مسٹر ڈیوڈ ہیوم نے اپنی دانش
عجیب خیز وحیرت انگیز سے ایک عام قانون لکھا ہے اگرچہ وہ پارلیمنٹ کا ممبر نہ تھا
مگر جو ممبر ہماری پارلیمنٹ کا اس نام کا ہو وہ غالباً اپنے سمی کی رائے سے متفق ہوگا
ڈیوڈ ہیوم یہ منصفانہ نہایت درست رائے دیتا ہے کہ فنون وحرفت وتجارت کے
ترقی کے لیئے حاکم فوجداری کی مداخلت کی ضرورت نہین بلکہ انہین ان کے تجربہ
وہنر ہی پر چھوڑ دینا چاہیے۔ لیکن دنیا مین بہت پیشہ جو نہایت ہی مفید ہین
اور جو سوسائٹی و حالت تمدنی ومعاشرتی کے لیئے نہایت ہی بکار آمد ونافع ہوتے
ہین اوسپر بھی لوگ بعض احیان اوسی متمتع ومنتفع ومستفید نہین ہوتے اسکے
نظیر پیشہ سپاہ گری وخدمات فوجی ہین ایسے مواقع مین گورنمنٹ کو ضرور مداخلت
کرنی چاہیے کہ پیشہ سپاہ گری کو ترقی دینے کی تدابیر عمل مین لاوے وظایف
انعامات خطابات سے ان پیشہ وردن کی حوصلہ افزائی کرے۔

(یہ ڈیوڈ ہیوم کی رائی ہے جسکا اقتباس کیا ہے)

مین سمجھتا ہون کہ اوس اصول پر کہ سرکار کو سپہ پیشہ کی حفاظت کرنی چاہیے
مدرسین کی نگاہبانی بھی کرنی چاہیئے اور اون کے وظایف وانعامات وخطابات سے
حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

میری مراد مدرسین سے عامہ مدارس کی مدرسین ہین کیونکہ کوئی اس سے انکار
نہین کرسکتا کہ اون کا پیشہ مفید خلایق وضروری التمدن ہے باوجود اس کے
اگر ہم بلا اعانت وحفاظت سرکاری اونکی قدرومنزلت کو عامہ خلایق پر چھوڑ دینگے
تو کبھی اونکی قدردانی وترقی خاطرخواہ نہ ہوگی۔
کیا کسیکو اس سے انکار ہوسکتا ہے آو نتایج کو دیکھو۔ آپ لوگ کہتے ہین کہ سرکار

اگر دخیل تعلیم نہو تو بہت کچہہ اوس مین یون ہی ترقی ہوگی اور مدارس وطلبہ
مین اسی طرح خود بخود افزایش ہو جائیگی کیا سالہا عامہ رعایا پر چہوڑ کر تماشہ نہین
دیکہہ لیا پہر کیا خاک اونہون نے ترقی کی۔

اگر یہ سچ ہے کہ حاکم فوجداری کی عدم مداخلت سے جیسا تجارت ترقی کرتی ہے
تعلیم بھی ترقی کرنے لگی تو انگلنڈ کے عامہ خلایق دنیا کے اعلا تعلیم یافتون مین سے
شمار ہون گے۔ ہمارے مدارس تمام دنیا کے مدارس کے لیئے نمونہ و نظیر بن جاینگے
ہر ایک شخص عمدہ چیدہ کتب خانہ رکہنے لگیگا عمدہ نفیس نقشے سامان فلسفہ طبعی وکیمیا
رکہیگا اور اوس سے متول حاصل کرینگے۔ ہر ایک نوجوان جو تعلیم سے مبرّا
و خالی ہو وہ جنات و دیون مین محسوب ہونے لگیگا۔ اور لوگ اس سے متنفر و
متنفر ہون گے۔ مدرسین فن تعلیم مین ایسے سربرآوردہ ہو جاینگے اور فن تدریس
مین ماہر و یدطولے رکہین گے جیسے کہ دست فروش۔ جولاہے۔ الخ بتجربہ محترفہ
اپنے اپنے کام و پیشہ مین ماہر و لایق و قابل منمول ہو سکتے ہین عام مدرسین
کی اسوجہ سے عامہ خلایق نہایت قدر و منزلت و مراعات کرنے لگینگے۔ اور اونکی
مکاسب و آمدنی اتنی کثیر ہوگی کہ اونکی جا بجا دخالی ہونے پر لایق سے لایق شخص
مثل ممبران پارلیمنٹ کے اوسکے خواہان و جویان ہون گے۔

اس فیلسوف و مدبر و منتظم ملکی کے تقریر سے ثابت ہے کہ گورنمنٹ کو تعلیم کا متکفل ہونا
چاہئیے اور اطفال کو اوسپر مجبور کرنا اور اون کو مصادرات فیس وغیرہ سے بری
و مستثنے کر دینا ضروریات سلطنت و حکومت سے ہے۔ بدون اسکے نہ گورنمنٹ
اپنی حقوق سے عہدہ برا ہوگی نہ ملک ترقی کرے گا نہ حقوق دولت و رعیت کی مراعات
متصور ہے نہ دولت و عزت و ثروت مین سلطنت تو درکنار سہیم و شریک کسی متمدن
ملک کا ہو سکتا ہے اس لیئے اِن لحاظات سے سرکار کو اجرائی قانون تعلیم

جبری جاری کرنا چاہیے۔

(۳) علم و تعلیم امر طبعی عمران بشری سے ہے اور آدمی اوس کا ہمیشہ محتاج ہے

کیونکہ شرف و امتیاز انسان سایر حیوانات پر صرف نظر و فکر و ادراک کلیات کیوجہ سے ہے جس سے وہ تحصیل معاش اور اپنے ابنا جنس کا تعاون کرتا ہے اور ہیئتہ اجتماع تمدنی کیطرف جس سے یہ تعاون ممکن و متصور ہو جاتا ہے۔ اور اتباع قوانین دولت و شرائع ملت کیطرف رجوع لاتا ہے۔ جب وہ ایسے افکار و انظار میں مستغرق رہتا ہے تو اوس سے علوم و صنائع پیدا ہوتے ہیں۔

جس چیز کو طبیعت چاہے اور وہ اوسکے پاس موجود و میسر نہ ہو تو اوسکی تحصیل میں انسان سے ہی نہیں بلکہ حیوان ہی مجبول ہے لہذا جب انسان کسی امر میں فکر و نظر کرے اور وہ اوسکو معلوم و مدرک نہو تو اوسکے تحصیل کے لیئے ایسے اشخاص کا محتاج ہوتا ہے جو اوس سے علم و ادراک میں زیادہ ہوں اور اوسکو اوسکے مطلوب و مرغوب تک پہنچا دیں۔

یہاں سے دریافت ہوا کہ انسانوں کا میلان طبعی افادہ و استفادہ کے جانب ہوتا ہے انسانکی نظر و فکر ہر ایک حقیقت کیطرف متوجہ ہوتی ہے کہ اوسکے عوارض کیا ہیں اور مزاولت و کثرت توجہ کیوجہ سے اوسمیں اوسکو ملکہ ہو جاتا ہے اور عوارض کا پورا پورا علم حاصل ہوتا ہے تو لوگ اوسکی تعلیم و تعلم کے شایق ہوتے ہیں وہ اوسکی طرف متوجہ ہوتے اور رجوع لاتے ہیں۔ اس طریقہ سے افادہ و استفادہ بنی نوع انسان میں ہونے لگتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تعلیم و تعلم انسان کا امر طبعی ہے پس جو امور کہ طبیعت عمران بشری سے ہوں اونسے انسان کو روکنا

دبا رکہنا گویا خلاف عمران و تمدن کیطرف طبائع بشریہ کا مائل کرنا و پہیرنا ہے جو بطور خلاف حکمت و قوانین سیاست و ضوابط شریعت و آئین دولت و ملت ہے

(۴) علم و کتابت لوازم تمدن اور خواص انسان سے ہین اور انسانکو دوسرے مشارکین جنسیت سے اسی سے امتیاز ہوتا ہے - کیونکہ انسان مدنی الطبع ہونیکے وجہ سے اپنی ضمائر کو دوسرونکو اور دوسرونکے ضمائر خود سمجہنے و سمجہانے کیطرف بالطبع و بالذات محتاج ہے - اس لئے حکمت آلہی اس بات کی مقتضے ہوئے کہ جو امور کہ اسپر دلالت کرین پیدا کئے جائین جنسے یہ امر انسان پر آسان ہوجائے اور غیر آلات طبعیہ کے طرف محتاج نہ ہونے پاوے - پس الہام الہی سے انے استعمال اصوات و حروف مختلف المخارج انسانکو سکہایا جنسے کلمے بنین اور معانی حاصلہ پر دلالت کرین تا مخاطبت و محاورت کا فایدہ اونہین حاصل ہو - اور اون مقاصد و مطالب کا بہی جو انسانون کی معاش مین لابدی وضروری ہین -

چونکہ تلفظ و بول چال تقریر کا فائدہ صرف حاضرین تک مخصوص تہا غائبین یا پس آیندون کو اوس سے افادہ ممکن نتہا تو انسانونکی ہمنون کا اقتضا یہ ہوا اور یہ غرض و حاجت اسپر باعث و موجب ہوئی کہ صنعت کتابت ایجاد کرین - تا اپنی مطالب و معارف سے دوسرون کو بہی مستفید کرین اسیے سبب سے جملہ علوم و کتب بنے و نکلے -

الحاصل چونکہ علم و کتابت لوازم تمدنی سے ہوئے تو کوئی دولت و ملک متمدن اپنی رعایا کو بدون علم و کتابت کے رکہنا پسند نہ کرے گا نہ جائز رکہے گا کیونکہ اون کو دائرہ تمدنیت سے باہر و خارج کردینا ہے اور حلقہ وحوش وحیوانات عجم مین داخل و شامل کرنا اور یہ ظلم ہرگز قرین انصاف و عدالت

حکومت نہین ہے ۔
(۵) خط وکتابت منجملہ صنائع انسانیہ ہے ۔ کیونکہ کتابت خواص انسانی سے ہے اور سائر حیوانات سے اسی سے اسکو امتیاز حاصل ہوتا ہے ۔ اسکے ذریعہ سے بلاد دور دست کے باشندے اپنے مقاصد و حوائج کو ظاہر و حاصل کرسکتا ہے اور اگلون کے علوم و معارف کی تحصیل اسکے ذریعہ ممکن ہے ۔ انسانی منافع قوت سے فعل مین بدون تعلیم و اجتماع عمرانی وطلب کمالات نہین اسکتے پس اس لحاظ سے کوئی آدمی بے پڑھے لکھے جاہل رہنا پسند نہین کرسکتا جسقدر انسانیت کی ترقی ہوگی اوسیقدر لکھنے پڑھنے کی ترقی ہوتی جاویگی جس ملک مین لکھنے پڑھنے والے کم ہون اوسیقدر گویا انسانیت کی بھی اون مین کمی ہے اور یہ کسی انسان و انسانیت دوست آدمی کو کبھی ہرگز پسند نہ آویگا کہ اپنے بنی نوع اسطرح انسانیت سے بعید رہین پس جو ملک زیادہ تر السنہ ولغات مختلفہ کو بولے وسمجھے وہی زیادہ تر معارف و منافع علمی و مالی ممالک واقوام غیر سے متمتع و منتفع ہوگا ۔ جیساکہ یہ معاملہ آجکل اہالے یورپ سے مجرب ومشاہد ہے لہذا ہر ایک ملک کو اولاً جن ممالک واقوام اوسکو واسطہ ومعاملہ وتعلق زیادہ ہو اوس کو اون السنہ کے تحصیل وتکمیل کی زیادہ تر ضرورت و حاجت ہے ۔ فَبَادِرْ اِلیٰ حِفْظِ اللُّغَاتِ مُسَارِعاً فَکُلُّ لِسَانٍ فِی الْحَقِیْقَۃِ اِنْسَانٌ حاصل انسان کا بے پڑھے لکھے رہنا گویا دائرۂ انسانیت سے خارج اور سائر حیوانات سے غیر ممتاز رہتا ہے اس لیے جو امور کہ لوازم انسانیت سے ہین اونکا بالالتزام اکتساب ضرور ہے اور دولت چونکہ مکمل و محصل امور کمالے تمدنی و عمرانی انسانی وطوائف بشری ہے اوسپر اوس کا التزام و اہتمام منجملہ واجبات و فرائض کے ہے ۔

ف ہر ایک دولت کے لوازم و فرایض سے ہے کہ اپنی رعایا و برایا دولت و ملک کے لیئے وہ ذرایع بہم پہچا دے و ہیا کرائے جن سے اون کا شرف و فضل و نفع و اشد او زیادہ ہو اور یہ ثابت ہے کہ علم اشرف و افضل و انفع دالذات ہے کیونکہ ہر ایک شئے کا شرف لذاتہ ہوتا ہے یا بغیرہ اور علم دونون قسم کے شرفون پر حاوی و شامل ہے - حضرت شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ شرف علم پر بھی ایک بدیہی دلیل ہے کہ کیسی ہی شخص کو کسی ادنی سے ادنی چیز کا عالم کہین تو وہ ضرور مسرور ہوتا ہے اور اگر اوسکو اوسکا جاہل بتاوین تو محزون و رنجیدہ ہو جاتا ہے اس سے بالبداہت معلوم ہوتا ہے کہ طبایع انسانی بالفرو بالطبع علم کے شرف و منزلت کی تسلیم پر مجبول ہین -

علم کے الذ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ مطلوب لذاتہ ہے کیونکہ الذ لذایذ ہے - اہل علم جانتے ہین کہ لذت علمی سے بڑھکر کوئی لذت دنیا مین نہین ہے اس لیے کہ علم کی لذت باقی و روحانی ہے اور دوسرے لذائذ جسمانی و فانی ہین جو جلد زایل ہو جاتے ہین اسی لیئے امام محمد رحمہ اللہ کو جب کوئی مسئلہ حل ہوتا تو فرماتے کہ پادشاہ کو یہ لذت کہان نصیب ہے جو ہم علما کو حاصل ہے - علما کو تحریر و مطالعہ کتب و مسائل و مطالب مین راتونکا جاگنا خواب و خور کا ترک کرنا و ہر قسم کی راحت کا حرام کر لینا اوس سے زیادہ تر مرغوب و مطلوب ہوتا ہے کہ اونسے لذت و حظ اوٹھاوین و متمتع ہون بلکہ اون کو اس مشقت و تکلیف سے ایک خاص قسم کی راحت و لذت ملتی ہے جسکا بیان نہین ہو سکتا چنانچہ علامہ تاج الدین سبکی نے اس بارہ مین کیا خوب کہا ہے اور کیا ہی مرغوب لکھا ہے -

سہری لتنقیح العلوم الذلی	من وصل غانیۃ وطیب عناق
بیداری تنقیح علوم کے لیے مجھے زیادہ تر لذیذ ہے	کسی گانے والی کے ملنے اور اوسکے گلی کی خوشبو سے

وتمایلی طربا لحل عویصة
کسی مشکل کے حل کیوقت سے اٹھنا چلنا

فی الذهن ابلغ من مدامة ساقی
ساقی کی شراب سے زیادہ تر میرے پاس بہتر ہے

وصریر اقلامی علی صفحاتها
میرے قلم کی آواز کتاب کے صفحون پر

اشهی من الدوکاء والعشاق
زیادہ تر مرغوب ہے دوکاو عشاق کے راگ سے

والذهن نقر الفتاة لدفها
کسی جوان عورت کے دف بجانے سے زیادہ تر لذیذ ہے

نقری لالقی الرمل عن اوراقی
میرے اوراق سے ریتی گرانی کے آواز۔

علم کی لذت دائمی و ترقی پذیر ہے اوس کا کوئی مزاحم و معارض نہین ہوتا اوسکا بقدر استعمال استکمال ہوتا جاتا ہے کیونکہ معلومات یوماً فیوماً متزاید ہوتے جاتے ہین اور وسیع ہونے لگتے ہین جسقدر اسکی مزاولت و مشارکت و مباشرت ہوا و تنے ہی اوس مین ترقی ہوتی جاتی ہے برخلاف دوسرے لذائذ جسمانی کے کہ وہ مدت و عدت و کیفیت و کمیت کے لحاظ سے محدود و متناہی ہوتے ہین اور سریع الزوال و انتقال ہین۔

علم کی لذت و شرف کا یہ حال ہے کہ کوئی جاہل سے جاہل حاکم بھی دنیا مین ایسا نہین پاؤگے جو متمنی عز و شرف اہل کمال و استحصال نہ ہو مگر وہ موانع بہیمیہ کے وجہ سے قاصر و عاجز ہوتا ہے اور اپنی مقصد و مطلب و متمنا پر ظفر حاصل نہین کر سکتا۔

جب یہ معلوم ہوگیا کہ علم کے لذت لغیرہ و لذاتہٖ دونون قسمون پر مشتمل ہے تو ہم ان دونون قسمونکا بیان یہان کرتے ہین کہ لذت علم لغیرہ یا تو باعتبار آخرت کے ہوگی یا بہ لحاظ دنیا کے بہ لحاظ آخرت کے اس طرح کہ حور و قصور و

نعیم و تسنیم بدون عمل کے حاصل نہین ہو سکتے اور عمل بدون علم کے ممکن نہین پس اخرت لذائذ کا دار و مدار بھی علم ہی پر رہا اور باعتبار دنیا کے بھی عزت و اعتبار حکومت و وقار حتی کہ ملوک و سلاطین پر افتخار و اونکا امتیاز بھی بدون علم کے ممکن نہین دنیا مین جاہل سے جاہل قومین بھی بالطبع علما کی عزت پر مجبول ہین اور علما و فقہا و حکما و اطبا کی حکومت درحقیقت سلاطین پر بھی ہوتی ہے کہ وہ اونکی راے کے تابع ہوتے ہین پس باعتبار دنیا کے بھی علم الذ اشیا سے ہوا۔

جب شرافت و لذت لذاتہ وغیرہ کے لحاظ سے علم سب سے مقدم و مفضل ٹھہرا تو اب ہم اوسکے انفع ہونیکے لحاظ سے بھی اوس کا مطلوب و مرغوب لذات ہونا ثابت کرتے ہین۔ کہ علم کا انفع ہونا اسطرح ثابت و ظاہر ہوتا ہے کہ سعادت جاوید دو قسمون مین منقسم و منحصر ہے جلب منفعت۔ یا دفع مضرت ہین اور ہر ایک ان دونون مین سے یا دینی ہوگی یا دنیوی پس سعادت جاوید کی چار قسمین ہوئین۔ جلب منفعت دینی جلب منفعت دنیاوی دفع مضرت دینی دفع مضرت دنیوی اور ہر ایک انمین سے بدون علم کے حاصل نہین ہوسکتی۔

علم سے منافع دینی ظاہر ہین کہ بدون علم کے نہ عقائد صحیح ہوتے ہین - نہ اعمال اور دین عقائد حقہ اعمال صالحہ کا ہے نام ہی جب آدمی کچھہ جانے ہی نہین کہ کیا چیز اچھی ہے اور کیا چیز بُری تو کیونکر ترک و اختیار پر مبادرت کرسکتا ہے۔

منافع دنیوی کا بھی یہی حال ہے کہ بدون علم کے خیر و شر کا امتیاز محال اور بدون اسکے داعیہ ترک و اختیار مفقود ہے بظاہر دنیا مین بدون علم کے نہ کوئی خدمت و ملازمت کرسکتے ہین نہ پیشہ و حرفت سے نفع اوٹھا سکتے ہین غرض کوئی جاہ و ثروت و حکومت و دولت و خدمت بدون علم کے حاصل نہین کرسکتا اگر اتفاقاً حاصل بھی ہوجاے تو اوس سے تمتع و منتفع نہین ہوسکتا اور اپنی آبائی

دولت و ثروت کا نباہنا اور مضرت زوال و انتقال سے بچانا و مصئون و محفوظ رکہنا بدون علم کے ممکن نہین۔

ع مضرت دینی بھی اسی طرح بدون افرقہ و امتیاز حلال و حرام مناہی و محرمات شرعیہ سے بچنا ممکن نہین۔ مناہی و ممنوعات شرعیہ سے احتراز و فک نفس بدون علم کے محال ہے اور ایسا مضرات دنیوی کا حال ہے۔ کہ جب بہلے برے کا تمیز ہے نہو تو اوس سے بچے کیونکر۔

بعض لوگون کو جو یہ توہم ہے کہ علم سے ضرر رہوتا ہے اور زیادہ پڑہجانے سے خرابی ہوتی ہے دین و عقل بگڑجاتی ہے لہذا اسکو مذموم جانتے ہین اوسکا دفعیہ یہ ہے کہ کوئی علم من حیث انہ علم مضر نہین نہ کسی قسم کا جہل من حیث انہ جہل نافع ہے کیونکہ علم وجود ہے اور جہل عدم اور وجود اشرف و اصلح اور عدم اشر و اقبح ہے ہر ایک علم کی ایک خاص منفعت ہے خواہ معاد مین ہو یا معاش یا کمال انسانی مین بعض لوگ جو بعض علوم کو مضر تصور کرتے ہین اوس کا اصلی سبب یہ ہو کہ اوسکی شروط کا اعتبار نہین کرتے جو علم و علما مین ضروری ہین کیونکہ ہر ایک علم کے ایک حد ہو جس سے وہ تجاوز نہین کرسکتا۔ لوگ اس کا خیال نہ کرکے مغالطون مین پڑتے ہین اس لیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اون مغالطون کی تفصیل کردیجاوے جس سے یہ مطلب بطور واضح ذہن نشین ہوجاوے۔

ف ۱ مثلا لوگونکی بعض مغالطت سے ایک یہ بات ہو کہ نہایت علم کے مافوق علم کا نفع چاہتے ہین اور توقع بیجا و ظن غلط پر احکام مرتب کرنے لگتے ہین جیسے کہ کوئی طب سے یہ توقع و ظن رکہے کہ اوس سے جمیع علل و امراض کا علاج ہو حالانکہ بہت سے امراض و اسقام کا علاج اوس سے ناممکن ہے۔

ف ۲ یا کسی علم کو اوسکے مرتبہ سے زیادہ اعز و اشرف خیال کرلینا

جیسے فقہ کو مطلقاً اشرف العلوم جاننا حالانکہ علم توحید و تصوف اوس سے اعلا و اشرف ہے۔

ف ۳ یا اوسکی غایت کے خلاف اوس کا مقصود قرار دے لینا جیسے کہ علم حکمت و شریعت کا مقصد جمع مال و حصول جاہ قرار دے کیونکہ اون علوم کا مقصد اکتساب مال نہین ہے بلکہ حقایق اشیا پر اطلاع و تہذیب اخلاق حاصل کرنا ہے بلکہ جو کوئی علوم کا اکتساب بغرض احتراف کرے وہ حکما و فقہا کے نزدیک زمرۂ علما مین شمار نہین ہوتا۔

درحقیقت آجکل یہ ایک عام غلطی ہے جسمین طلبہ کیا بلکہ اکثر رفارمرین بھی مبتلا ہین اور سب جہلہ کے اذہان مین بھی متمکن و جاگیر ہے کہ اکتساب علم کی اصلی غرض و غایت حصول مال و جاہ و خدمات شاہی و سلطانی ہے حالانکہ تعلیم کا مقصد صرف یہی ہے کہ ہر ایک آدمی اپنے حوائج تمدنی مین اس سے مدد لے اور اس سے سہولت و شایستگی حاصل کرے حقایق اشیا بقدر طاقت بشری دریافت ہون قوت نظری و عملی و اخلاق کی تحصیل و تکمیل ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ہر ایک فرد و طبقہ و طائفہ ناس کے حوائج تمدنی جدے و مختلف ہین پس ایک کسان کو جو ضرورت تمدنی ہے یا ایک نجار و حداد و بنا و معلم و واعظ و تاجر و محترف و امیر و حاکم کی ہے وہ دوسرے کی نہین ہے سب آپس مین مخالف و مختلف ہین ہر ایک اپنی اپنی امور مین علم سے شایستگی و درستی حاصل کر سکتا ہے نہ یہ کہ صرف ترقی کا دارومدار جمع مال و حصول جاہ و زخرف دنیاوی کی استحصال پر موقوف و منحصر کر دیا جاوے تعجب یہ ہے کہ آجکل کے بڑے بڑے رفارمر دنکو بھی یہی خبط و جنون ہے کہ بدون ثروت و جاہ دنیاوی کے جو اس کل خطیہ ہے تعلیم کا مقصد و مفاد ہی پورا نہین ہوتا اور اسکے سوائے تعلیم سے کچھہ دوسرے غرض ہی نہین۔

سیئے ایک بہت بڑی رفارمر کے تحریر مین دیکھا ہے کہ وہ اپنی قوم کی
کیسی ہی عزیز و شریف و صاحب استعداد فطری بہلے مانسون کے بچے کیون نہ ہون
اگر مفلس ہون تو اپنی مدرسہ و سوسائٹی مین شامل و داخل ہونیکی قابل نہین سمجھتے
اور اونکی مشارکت و مخالطت کو نہایت عار و ننگ جانتے ہین غربا رقوم گو وہ کیسے
ہی شریف و خاندانی کیون نہ ہون وہ لایق شرکت مدرسہ و کالج نہین سمجھے جاتے
بلکہ وہ اِن الفاظ سے اپنی خیال کو ظاہر کرتے ہین کہ خدا نہ کرے کہ اپنی مدرسہ
مین لنگاڑے داخل ہون اور سیاہ لنگیون والے شریک کیئے جائین اگر ایسا
وقت آیا تو اپنا کالج نیست و نابود ہو جانا کہین اس سے بہتر خیال کرتے ہین اسکی وجہ
صرف یہی ہے کہ خود وہ شرف حسب و نسب سے واقف نہین علم و کمال سے مس
نہین رکھتے نہ اوسکی لذت و حالت کو جانتے ہین اونکا کمال اونکے معارف
و علوم شرت و چرت بوٹ و کوٹ و سوٹ مٹن و ٹمن و فلٹن سیز چہری کانٹے مین
محصور و منحصر ہین - غایت تہذیب و کمال نفس اسیکو خیال کر لیا ہے - اونکے
مدارک و معارف کا منتہا و غایت اقصی صرف طوطی کے طرح انگریزی اصوات
کا زبان سے نکالنا اور انگریزون سے معاشرت و مخالطت کے طرق و آداب
کا جاننا اور اقسام اطعمہ و اشربہ و انکے احتظاظ و استلذاذات کی علم کے
سوا اور کچہہ نہین ہوتا -

علماء ماوراء النہر کا حال لکہا ہے کہ جب بغداد کے مدارس و نظامیہ کا حال
اونکو معلوم ہوا تو وہ ماتم علم برپا کئے اور کہنے لگے کہ علم و معارف کیطرف
ابتک ارباب ہمم علیہ و نفوس زکیہ متوجہ ہوتے تہے جو علم کے محض شرف
و کمال ذاتی کیوجہ سے اکتساب علم کرتے تہے اب ایسی بنا قایم ہوئی ہے کہ
لوگ نفع دنیاوی و خدمات شاہی کی غرض سے پڑہے پڑہانے جاوین گے

اور بوجہ اجرت و نفع دنیاوی کے خسیس و خبیث النفس لوگ اسطرف ڈھکے چلینگے
اور طلب و تحصیل و تکمیل اونکی ترقی مدارج دنیوی کا موجب ہوگی اور اس سے فسادات
شایع ہون گے چنانچہ اس کا تجربہ و مشاہدہ اب آنکھ والے ہورہا ہے کہ جو ارازل و
اداسے کہ ڈگریان لیکر خدمات پر مامور ہوتے ہین وہ کیا کیا فسادات و فتن برپا
نہین کرتے اور کیسی کیسی خرابیان قوم و دولت و ملک و ملت مین نہین ڈالتے اور
کیا کیا بیدادیان اونسے وقوع مین نہین آتین۔

ف ۴ بعض اسباب مغالطہ سے خود لوگون کا جہل ہے جو اونکے ذم و انکار کا
سبب ہوا ہے۔ **اَلمرءُ عدو لما جہل** منطق کو بعض حرام بتاتے ہین حالانکہ وہ
میزان علوم ہے اور اوسکی غایت ذہن کی صیانت ہے اسی طرح فلسفہ کو حرام
بتلایا جاتا ہے حالانکہ اوس سے معرفت حقایق اشیا مقصود ہے جو منافی
شرع نہین ہے۔

فقہا و ائمہ مذہب نے جو فلسفہ و منطق سے ممانعت کی ہے اونکی اس تحذیر و
تجیر کا مقصد اصلی یہ ہے کہ بعض عقول قاصرہ اپنی عمر کو علوم حکمیہ کے تحصیل مین جو
اونکی استعداد فطری سے اوسکی تحصیل و تکمیل مستبعد ہے ضایع و رایگان نکرین
اور تضیع اوقات نہونے دین کیونکہ ایسے لوگ ان علوم سے فایدہ نہین اوٹھاسکتے
اور مفت عمر برباد کرتے ہین جو علوم کہ ان فقہا کے زعم مین مذموم ہین وہ بیہ
فایدہ و نفع سے خالی نہین کیونکہ اقل درجہ اونکی تحصیل و تکمیل پہ یہ فایدہ مترتب ہے
کہ کچھ نہین تو اون کے قائلین کا رد ہی ہوسکے گا جو داخل فرض کفایہ ہے۔

ف ۵ تعلیم منجملہ صنایع تمدنی ہے پس جو دولت و ملک کہ متمدن ہوگئے وہ بدون اسکے
متمدن نہین رہ سکتے۔ تعلیم منجملہ صنایع تمدنی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ کسی فن مین
حذاقت و مہارت بدون ملکہ مبادی و قواعد و وقوف مسائل و مقاصد و استنباط

فروع ازانھوں حاصل نہین ہوسکتے اور ملکات خواہ بدنی ہون یا دماغی سب جسمانیات محسوسہ سے متعلق ہین اس لیئے اونکی تعلم کے طرف احتیاج ہوتی ہے اس لیئے ہرایک علم وفن کی تعلیم کی سند کسی مشہور عالم وذیفن سے لیجاتی ہے اور یہ رسم ورواج برابر سب ملکون اور اقالیم مین یکسان جاری ہے مصنفین ہرایک علم وفن کے اصطلاحات کا اختلاف خود اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ تعلیم ایک صناعت ہے کیونکہ ہرایک امام فن وعالم کی جُدے جدے اصطلاحین ہین اور یہ تغایر ونخالف شان صنایع سے مخصوص ہے اور یہ بات اوسپر دلالت کرتی ہے کہ یہ اصطلاح علم سے مخصوص نہین ہے ورنہ سب مصنفین کے ایک ہی اصطلاح ہوتے دیکھو علم کلام مین متقدمین ومتاخرین کی اصطلاحات کسقدر مختلف ہین اور اسیطرح اصول فقہ کے اور علوم ادبیہ کے اصطلاحات کا حال ہے اسپر کیا موقوف ہے جس علم کو دیکھوگے اوسکا یہی حال پاؤگے ۔

جسقدر حضارت وعمران وحالت تمدن انسان ترقی کرے مثل اور صنایع کے علوم بھی بڑھتے وترقی کرتے جاتے ہین اس کا یہی سبب ہے کہ تعلیم علوم بھی منجملہ صنایع ہے ۔

صنایع کا یہ حال ہے کہ بلاد واوطان کی کثرت وقلت آبادی ودولت کے لحاظ سے وہ بھی زیادہ وکم ہوتے رہتے ہین جب اعمال اہل عمران اپنی معاش ضروریہ سے زیادہ ہوتے ہین اور فارغ تو ماورا معاش کیطرف دٹک پڑتے ہین اور خاصیات وعوارض اشیا کیطرف متصرف ہونے لگتے ہین جو علوم وصنایع سے ہین ۔

جو لوگ طبعاً راغب علم ہوتے ہین اور قصبات وقریئے مین متولد ہوتے ہین اون کو بوجہ اپنے مواطن ومساکن غیر متمدن ہونے کی بلاد واوطان وامصار

متمدن کیطرف بغرض تحصیل علوم و فنون سفر کرنا پڑتا ہے جنکے وہ شائق ہین - جسقدر تمدن مین کسی ملک و شہر کی ترقی ہوتی ہے وہان کے صنایع و علوم و فنون مین بھی ترقی ہوتی ہے دیکھو جب بغداد - قرطبہ - قیروان - بصرہ - کوفہ یونان - مصر - ہند - کی تمدنیت وعمران مین ترقی تھی اور حضارت وہان متمکن و مستقل تھے تو وہان علوم و فنون کا دریا کیسا موجزن تھا اور اصطلاحات تعلیم و اصناف علوم و استنباط مسایل مین وہان کے لوگ کیسے متقن و ماہر فن تھے حتی کہ اپنے متقدمین سے سبقت لے گئے اور متاخرین پر فایق ہوگئے - جب وہان کی دولت و آبادی گھٹ گئی اور جاتی رہی تو اونکی بھی حالت تنزل کرگئی بلکہ زایل و منتقل ہوگئی وہ بساط ہی الٹ پلٹ گئی اور جو کچھ اسکے ساتھہ تھا جاتا رہا یک لخت حرف علم و تعلیم اون صفحات سے حک و محو ہوگیا اور اون ممالک و اقالیم و مدن مین چلا گیا جہان زمانہ نے دولت و ثروت و مدنیت کو منتقل کردیا و بدل دیا اور وہان اپنا ماوے و مسکن بنا لیا - چنانچہ آجکل چونکہ یورپ و امریکا و جاپانکی حضارت و مدنیت اور ممالک و اقالیم سے متزاید و مترقی ہے وہان تعلیم و تعلم و فنون و صنایع و حرف کی بھی بے انتہا ترقی ہے اور دولت و ثروت کے ساتھہ ساتھہ انکا مسکن و مامن بھی وہی بلاد ہو رہی ہین - اور اسی وجہ سے دوسرے بلاد کے لوگ جو شایق تعلیم و تعلم علوم و فنون ہین وہان سفر کرکے حاصل کرتے ہین پس جو سلاطین و روسا دولت و ملت کہ اپنے ملک و قوم کو متمدن و مترفہ کرنا چاہین اونپر فرض ہے کہ ترویج علوم و فنون مین ہمہ تن مصروف و مالوف ہوجائین و صنایع و بدایع ممالک یورپ اپنی ملک و قوم مین بھی رائج و شایع کرائین اور قوم کو سکھائین جیسا کہ اہالی جاپان نے اس ۲۲ برس مین اپنے ملک کو اسی طریقہ و طیرہ سے مضاہی و مماثل یورپ

کر لیا ہے اور جمیع علوم و فنون اہل یورپ کا اپنے ملک مین رواج دیدیا ہے جس سے تمام دنیا مین اوسکے عزت و حرمت و عظمت و وقعت ہو اور سب سلاطین بچشم عبرت اوس ملک کو دیکھہ رہے ہین اور اوس کی واجبی قدر و منزلت کرتے ہین ۔

سر آسمان جاہ بہادر مدارالمہام سرکار عالی نے بہی میری اس تحریک و اسکیم ذیل پر جسکو مینے رجب ۱۳۰۶ھ مین پیش کی تہی منظور و مقبول فرماکر ذریعہ جریدہ اعلانات مطبوعہ بابت ۱۳۰۶ سنہ تجویز ارسال اطفال بولایت فرنگستان بغرض تعلیم علوم و فنون مفیدہ و ضروریہ کا اشتہار و اعلان کیا مگر اوس کا اجرا و نفاذ ابتک نہ ہونے پایا بلکہ وہ طلبہ جو اس غرض سے منتخب ہوئی تہی وہ ادہر ادہر مدارس ہند و دکن مین منتشر و متفرق کر دئے گئے ۔

میری اسکیم کا ماحصل و خلاصہ یہ تہا کہ جاپانیون کی نظیر و تمثیل پر ہر سال یہان سے بہی چند طلبہ بغرض تعلیم قانون و انجنیری و اگری کلچر روانہ ولایت ہون اور چند سال تک یہ سلسلہ بدستور قایم رکہا جاوے تا ایک معتد بہ جماعت سرکاری انتظامی حالت کی معاون و معاضد فراہم ہو جائے اور بہم پہنچے ۔ اس غرض سے مینے یہ تجویز سرکار مین پیش کی تہی کہ ٹکنیکل ایڈوکیشن یعنے فنونکی تعلیم کے لیئے ریاست کے (۳۱) شریف خاندانی لڑکونکی تعلیم کے اخراجات کی گنجایش موازنہ تعلیمات مین رکہی جائے ۔ ان لڑکون کی عمر ۱۵ سال سے کم و ۱۸ سال سے زیادہ کی نہ ہو مدت تعلیم پانچ سال قرار دی تہی ۔ ہر ایک لڑکے کا خرچ سالانہ دو سو پونڈ اور کرایہ آمدورفت درجہ اول جہاز مجوز کیا تہا ۔ اسکے بدلہ یہ تعلیم یافتہ گیارہ سال تک ملازمت سرکاری پر مجبور رہون گے اور اون کی ابتدائی تنخواہ چار سو اور سالانہ کا اضافہ سات سو تک ہونا

تجویز کیا تہا۔ یہ لڑکے اگر تعلیم مین ترقی نکرین یا اپنے اخلاق و عادات کو درست نہ رکہین تو سرکار کو اختیار ہوگا کہ وظیفہ امدادی موقوف کر دے اور اخراجات تعلیم اون سے واپس لے۔ ہر ایک فن کی تفصیل تعلیمی تجویز حسب ذیل ہے۔

مڈیسن فن طب

(۱) پراکٹس آف فزک۔
(۲) کمسٹری۔
(۳) سرجری۔
(۴) اسٹیٹوٹس آف مڈیسن اینڈ پراکٹکل فزیالوجی۔
(۵) مڈوائفری۔ ڈزیز آف ومن اینڈ چلڈرن۔
(۶) کلی نکل سرجری۔
(۷) اناٹمی۔
(۸) میٹریا مڈیکا فرمسی) کرنکل میڈیسن۔
(۹) پتھالوجی۔
(۱۰) نیچرل ہسٹری
(۱۱) مڈیکل جورس پرودنس۔
(۱۲) باٹنی۔

انجنیرنگ اینڈ اگری کلچر

(۱) فزکس۔ طبعیات۔
(۲) متہامٹکس۔ ریاضیات۔

(۳) جیالوجی - طبقات الارض -
(۴) انجینیرنگ اینڈ مکینیکل ڈرائنگ - نقشہ کشی عمارت و آلات جراثقال -
(۵) مکینیکل انجنیرنگ -
(۶) اگریکلچر -

لاقانون -

(۱) جورس پروڈنس اینڈ پرنسپلز آف لیجسلیشن - اصول قانون و نصفت و معدلت

(۲) رومن لا	قانون رومہ
(۳) کانسٹیٹیوشنل ہسٹری	تاریخ نظم و نسق -
(۴) کامن لا	قانون عام
(۵) اکویٹی	
(۶) ریل پراپرٹے لا -	قانون املاک و جائداد
(۷) انٹرنیشنل لا	قانون ملی -
(۸) ہندو لا -	قانون ہنود
(۹) محمڈن لا -	قانون محمدی و فقہ اہل اسلام

اخراجات تعلیم کا تخمینہ حسب ذیل کیا گیا تہا -

سال اوّل

(۱) سفر خرچ طلبہ ۲۷ نفر	۲۱۶۰ پونڈ -
(۲) وظیفہ تعلیمی	۵۴۰۰ پونڈ -
	۷۵۶۰

سال دوم ۵۴۰۰

سال سوم ۵۴۰۰

سال چہارم ۵۴۰۰ جائے

سال پنجم ۵۶۰ / ۳۱۳۲ پونڈ ۵۲۳۴

بعد ان کے آنے کے جو سامان و مکان طلبہ کیلئے اخراجات ہون گے کہ یہ تعلیم یافتہ طلباء اپنے کام کو شروع کرین اوسکے لئے ہی ایک لاکھ روپیہ سالیانہ رکھ چھوڑ دیا جاتا ہے یعنی ہاں نو لاکھ [illegible] اسکے لئے ہی رہین یعنی علم و عمل کا صرفہ ۲۷ - لاکھ [illegible] کے لئے دس سال کے واسطے گیارہ لاکھ تخمینہ اندازہ کیا تھا -

بہر حال شواہد عقلیہ و نظایر عملیہ سے ظاہر ہے کہ اجرائے قانون تعلیم جبری منجملہ واجبات و فرائض دولت و ملک و ملت ہے اس کے بدون کوئی قوم و ملک دولت و ثروت و عزت و رفعت منزلت و مرتبت و مدنیت حاصل نہین کرسکتا - جب ہم دلائل عقلیہ سے فارغ ہو چکے تو اب نصوص نقلیہ کیطرف متوجہ ہوتے ہین اور اونکو باب دوم مین مفصل درج کرتے ہین کہ کیا ہین جن سے فرضیت تعلیم جبری ثابت ہوسکے

باب دوم

دلائل نقلیہ تعلیم جبری کے بیان مین

فرضیت و فضیلت تعلیم و علم و علما و احکام احتسابیہ علمیہ و واجبات اول بادشاہ پر حیا
علوم ہے اور اوس کا طریقہ شرعیہ کیا ہے اور اس بارہ مین فقہا نے کیا لکھا ہے۔
قبل اسکے اہم اون ادلہ شرعیہ کتاب و سنت کو لکھین جن سے افادہ وجوب تعلیم و
تعلم ہو اس بات کا بیان کرنا ضروری خیال کرتے ہین کہ افادہ حکم شرعی مثل وجوب و
حرمت کے کن لفظون سے اور کس طرح ہوتا ہے اور اوسکی شرائط و احکام کیا ہین تاکہ کتاب
و سنت سے افادہ حکم وجوب مین کسی کو دھوکہ نہ ہونے پاوے اس لیئے چند
قواعد اصولیہ جن کا مد نظر رکھنا ضروری یہان درج کر دیئے جاتے ہین تا موجب بصیرت
و تذکار ہو۔

(۱) علمائے اصول نے لکھا ہے کہ لفظ مفید حکم شرعی یا خبر ہے یا انشا مگر خبر انشا سے
زیادہ تر موکد حکم شرعی ہوا کرتی ہے کیونکہ امر سے خبر کی طرف اس لیئے عدول
کیا جاتا ہے کہ اگر مخبر بہ نپایا جاوے یعنی ثبوت ایک شے کا ایک شی کیلیئے یا نفی ایک
شی کی ایک شی سے جو شارع نے کی ہے اگر نہ ہو تو شارع کا کذب
لازم آئے گا جو محال ہے برخلاف امر کے کہ اگر مامور بہ واقع نہ ہو تو یہ بات
لازم نہ آئے گی اس لیئے جب وجود مامور بہ مین مبالغہ منظور رہوتا ہے تو
امر سے اخبار کی طرف عدول کیا جاتا ہے۔ الحاصل وجوب صرف امر سے ہی

مستفاد نہیں ہوتا بلکہ خبر سے بہ نسبت امر کے زیادہ تر وجوب کا ثبوت ہوتا ہے جیسا کہ کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا وغیرہما نصوص شرعیہ سے ثابت ہوتا ہے۔

(۲) اصح یہ ہے کہ قول مستلزم ایجاب ہوتا ہے نہ فعل۔

(۳) حقیقت امر کے وجوب ہے نہ اباحت و ندب و تخییر وغیرہ یہ سب معانی امر کے مجاز امراد الیٰ حاصل ہیں جب کہ کوئی قرینہ صارفہ عن الحقیقۃ پایا جاوے۔

(۴) مامور بہ ضرور ہے کہ حسن بالذات یا بالغیر ہو اور منہی عنہ ضرور ہے کہ قبیح بالذات ہو یا بالغیر۔

(۵) جو واجب ہو عقلا وہ حسن ہوگا عقلا کیونکہ واجب عقلی کا کرنا عقلا محمود و ترک عقلا مذموم ہوتا ہے اور حسن عقلی وہ ہے کہ جس کا کرنا محمود ہو عقلا پس واجب عقلی اخص ہے حسن عقلی سے اور حسن و قبیح ایک دوسرے پر التزاما دلالت کرتے ہیں کیونکہ جب کوئی شئے عقلا واجب ہو تو اوس کا ترک عقلا قبیح ہوگا اور اگر کوئی شئے عقلا حرام ہو تو اوس کا ترک عقلا واجب ہوگا پس عقلا حسن ہونا ضرور ہے۔

(۶) ترجیح بالذات اولیٰ ہے ترجیح بالوصف سے۔

(۷) اگر دو ضدوں میں شرایط تناقض پائی جاویں تو وجوب ایک کا دوسرے کی حرمت پر اور حرمت ایک کی دوسرے کے وجوب کی مستلزم ہوگی یعنی امر و نہی میں ضد مامور بہ و منہی عنہ پر احکام مذکورہ طرداً و عکساً بشروط مذکورہ صادق ہوا کرینگے۔

(۸) ترتب حکم بوصف اس امر پر مشعر ہوتا ہے کہ وصف علت حکم ہے۔

(۹) عبرت عموم لفظ کو ہے نہ خصوص مورد کو۔

جب یہ قواعد و مقدمات ممہد و معلوم ہو چکے تو ہم دلایل وجوب تعلیم و تعلم کو اولاً کتاب سے پھر سنت یعنی اخبار و آثار سے پھر اجماع و قیاس سے بیان کرینگے

تاکہ ادلہ اربعہ شرعیہ سے وجوب تعلیم و تعلم ثابت و مستحکم ہو جائے۔

ادلہ کتابیہ

(۱) فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۶)

(سوال کرو تم اہل ذکر سے اگر نہین جانتے ہو تم)

اس سے مطلقاً تعلم مسایل علم ضروری معاش و معاد کی فرضیت مسئولہ دونون [illegible] ثابت ہوتی ہے۔ تفسیر کبیر مین ہے کہ اہل ذکر اخبارات ماضیہ یعنی [illegible] کے جاننے والے عالم ہین اس لیے کہ کسی شے کا جاننا گویا اوس [illegible] ذکر ہے اور زجاج نے اسکے یہ معنی کہے ہین کہ سوال کرو ہر ایک ذی علم [illegible] تحقیق سے۔ اور تفسیر ابو سعود مین ہے کہ اس آیت مین اشارہ ہے کہ ہر ایک امر مین کہ جس کا علم نہ ہو علما کیطرف رجوع کیجائے۔

(۲) كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ (پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع ۸)

(ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ اسواسطے کہ ہو تم سکھاتے کتاب کو اور اسواسطے کہ ہو تم اوسکو پڑھتے)

اخرج البخاری فی کتاب التفسیر من صحیحہ قال ابن عباس کونوا ربانیین ای حکماء علماء فقہاء

(ترجمہ) امام بخاری نے اپنی صحیح کے کتاب التفسیر مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ یعنے حکما علما فقہا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ربانی ہونے کو معلق تعلیم کتاب و تعلم کیا ہی تو معلوم ہوا کہ بغیر تعلیم و تعلم کے ربانی نہین ہو سکتے

مصرع۔ کہ بے علم نتوان خدا را شناخت ۔ یعنی عالم و فقیہ و حکیم نہین بن سکتی جو مامور بہ و واجب و حسن بالذات ہے۔

ابن زید کہتے ہین کہ ربانی وہ لوگ ہین جو تربیت کرین لوگون کو پس ربانی حکام و علمائے ملت ہین اور تفسیر آیہ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ

مین بھی یہ لکہا ہے کہ یہ دونون گروہ علماء وحکام کے ہین جو کہ واجب الاطاعت ہین۔ مبرد کہتا ہے کہ ربانیون ارباب علم ہین اور ربانی وہ لوگ ہین جو کہ علم وا آدمیونکے تربیت کرین یعنی آدمیونکو تعلیم دین اور علم کی اصلاح کرین اور اونکے امور پر قیام اور اوس کا اہتمام وانتظام کیا کرین۔ ابو عبید لکہتے ہین کہ ربانی لفظ عربی نہین ہے بلکہ عبرانی و سریانی ہے اِس کی مصداق وہ لوگ ہین جو تحصیل علم کرین اور اوسکے عامل رہین اور طرق خیر کی تعلیم مین مشغول ہوان۔

(تعلمون) بالتشدید کی قرائت کی تائید مین دو وجہین مذکور ہین ایک یہ ہے کہ تعلیم علم پر شامل ہے اوس کے برخلاف علم تعلیم پر مشتمل نہین ہے اِس لیے تعلیم اولی ہے دوسرے یہ کہ ربانیین فقط علم پر اکتفا نہین کرتے بلکہ تعلیم کا شغل بھی رکھتے ہین چنانچہ خدا تعالے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ (ادعُ الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ) – ترجمہ یعنی بلا لوگون کو اپنے رب کی راہ پر حکمت ونصیحت نیک کے ساتہ –

مرۃ بن شرحبیل کہتے ہین کہ علقمہ اون ربانیین مین سے تہے جو کہ لوگون کو قرآن تعلیم کرتے ہین – حاصل کلام یہ کہ علم وتعلیم ودراست ربانی ہونے کے اسباب مین سے ہین۔

(۴۳) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ

اور تمامی مسلمان اگر سفر نہین کرسکتے تہے تو کیون نہین نکلا ہر ایک فرقہ مین سے اونکی ایک جماعت تاکہ

لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

تفقہ حاصل کرین دین مین اور ڈرادین اپنی قوم کو جب لوٹین طرف اونکی شاید کہ وہ بچین جہل ومعصیت سے

(پارہ (۱۱) رکوع (۱۵) سورہ توبہ)

سورہ توبہ مین خدا نے ہجرت وجہاد کا بیان کیا ہے اور یہ دونون عبادتین متعلق بسفر ہین اِس آیت سراپا ہدایت مین ایک تیسری عبادت کا بیان فرمایا ہے جو متعلق بسفر ہے

وہ عبادت تفقہ ہے پس خدا نے فرمایا کہ تمامی مومنون کو خدمت اقدس
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین تفقہ فی الدین کے لیئے حاضر ہونا واجب نہین ہے
بلکہ جو ساکنین بلاد مین اون مین سے ایک طائفہ کا تفقہ فی الدین کے لئے سفر کرنا
کافی ہے کہ وہ سیکھکر جب اپنی بلاد واوطان کو لوٹ آوین تو دوسرون کو
سکھاوین اور ڈراوین تاکہ وہ جہل سے باز رہین پس جب تفقہ وتعلم بدون
سفر کے حاصل نہ ہوسکے تو سفر اوسیر واجب ہے اور اکثر تجربہ بھی اس بات
کا شاہد ہے کہ علم منتفع بغیر سفر کے حاصل نہین ہوسکتا۔
خدای تعالے نے اس آیہ وافی ہدایہ مین مومنین پر تین امر فرض کیے ہین
پہلا سیکھنا تفقہ فی الدین دوسرا سکھانا لینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم
تیسرا طلب علم مین سفر کرنا فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ۔ سیاق
آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ علم سیکھنا اپنی قوم کے سکھانیکے لیئے چاہیے نہ کہ
طلب دنیا کے لیئے جو کوئی دنیا کو دین سے طلب کرے وہ اس آیت کا مصداق
ہے (قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا
وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا) پس جو لوگ کہ تعلیم وتعلم کی غایت دنیا کے
ثروت ودولت ہر قرار دیتے ہین وہ درحقیقت جاہل اور علم اور دین دونون
سے بالکل بے خبر ہین۔

۴) واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول
اور جو وقت لیا اللہ تعالے نے عہد پیغمبرونکا البتہ جو کچھ دون مین تم کو کتاب وحکمت سے
مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری
پہر آویگا تمہارے پاس ایک پیغمبر سچا کرنے والا اوس چیز کو جو کہ ساتھ تمہارے ہے تو البتہ ایمان
قالوا اقررنا قال فاشہدوا وانا معکم من الشاہدین فمن تولی بعد

لاؤ تم اوس پر اور البتہ مدد دینا اوس کو کہا کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے میرا بھاری عہد
ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ۝
اوس پر کہا پیغمبرون نے اقرار کیا ہمنے کہا اللہ نے پس گواہ ہوا اور مین تمہارے ساتھ
گواہون مین سے ہون پس جو پھر جاوین بعد اسکے وہ فاسق ہین۔
(سورہ آل عمران پارہ (۳) رکوع (۱۰)
اِس آیت سے ظاہر ہے کہ خدا نے نبیین سے کتاب حکمت کے پہونچانے و سکہانے
کا میثاق لیا تو علما کو وارثہ انبیا ہین علم کا چھپانا اور نہ بتانا حلال نہین کیونکہ خلاف
میثاق و اخلاق نبیین ہے۔ توریت مین ہے کہ (عَلِّمْ مَجَّانًا كَمَا عُلِّمْتَ مَجَّانًا)
یعنی بلا اجرت مفت سیکہا جیسا کہ تو نے بلا اجرت مفت سیکہا ہے اسلئے قواعد زر
سے شہاب نے شرح خطبہ شفا قاضی عیاض مین نقل کیا ہے کہ تصنیف فرض کفایہ ہے
اوسپر جسکو خدا نے فہم و اطلاع عطا کی ہو کیونکہ اگر تصنیف ترک کردی جای تو علم
ضایع ہو جاے گا۔ ابو ہریرہ اور دوسرے صحابی فرماتے ہین کہ اگر
یہ آیت قرآن مین نہوتی تو مین ہرگز کوئی حدیث روایت نہین کرتا اور یہ حدیث
پڑہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اٰتَى اللهُ تَعَالٰى عَالِمًا عِلْمًا اِلَّا اَخَذَ
(نہین دیا اللہ تعالی نے کسی عالم کو علم مگر یہ کہ اوس سے وہی وعدہ لیا ہے جو کہ لیا ہے اونسے نبیون سے یہ کہ بیان اور
عَلَيْهِ مِنَ الْمِيْثَاقِ مَا اَخَذَ عَلَى النَّبِيِّيْنَ اَنْ يُّبَيِّنَهُ وَلَا يَكْتُمَهُ - خدا تعالی نے قرآن مین بجا
عدیدہ شان رسالت و غایت بعثت کو تعلیم کتاب و حکمت و تزکیہ نفس امت بتایا ہے چنانچہ فرمایا ہے
(۵) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
ای رب ہمارے بہیج اون مین ایک پیغمبر کو جو کہ اونہین مین سے ہو اور پڑہے اونپر تیری آیات
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ - (سورہ بقر پارہ (۱) رکوع (۱۵)
اور تعلیم کرے اونکو کتاب اور حکمت اور پاک کرے اونکو تحقیق تو غالب ہے اپنے امر پر اور حکمت جانتا ہے ہر امر کا

(۶) هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْاُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ
وہی اللہ ہو جس نے بہیجا ہر امیون یعنے ناخواندون مین رسول کو جو لا ہائین مین سے ہو تاکہ پڑہے اونپر
يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (سورہ جمعہ (۶۲) پارہ رکوع (۱)
آیات الٰہیہ کو اور تعلیم کرے اونکو کتاب اور حکمت۔

(يُعَلِّمُ الْكِتٰبَ) سے یہ مراد ہو کہ اون کو کتاب پڑہنے کا حکم کرے اور اونکو کتاب کے معانی سکہلائے اور اوسکے حقایق بتلائے۔ حکمت علمی و مقصود اشرف و اعلی احکام و دلایل کتاب کا تعلم ہے اس لئے کہ اللہ تعالے نے قرآن شریف کو ہدایت و نور تعبیر کیا ہے کیونکہ معانی و حکم و اسرار پر وہ شامل ہو اس لیئے پہلے تلاوت کا پہر تعلم حقایق و اسرار کا ذکر فرمایا

(وَالْحِكْمَةَ) یعنے تعلیم کرے رسول اونکو حکمت اور حکمت سے مراد سچا اور کہرا اور پورا اوترنا ہو گفتار و کردار و قول و عمل مین اس لیئے کوئی شخص حکیم نہین کہلاتا جب تک کہ اوس مین دونون باتین یعنے علم و عمل جمع نہون ۔ اصل اوسکی (اَحْكَمْتُ الشَّيْءَ) ای رَدَدْتُہٗ سے ہو یعنی حکمت وہ چیز ہو کہ رد کرتی ہے جہل و خطا سے اور یہ امر بدون اصابۃ قول و فعل کے متصور نہین اور بدون ہر ایک شئی کو اوسکی جای پر رکہنے کے ہرگز متحقق نہین ہوسکتا ۔

غزالی نے کہا ہو کہ بعض فلاسفہ نے حکمت کی تعبیر و تفسیر یون کی ہے کہ آدمی بقدر اپنے طاقت کے خالق سے شباہت و تشبہ پیدا کرے ۔

مفسرین نے حکمت سے چند امور مراد لیئے مین ۔ ابن وہب کہتے مین کہ امام مالک رحمہ اللہ سے مین نے پوچہا کہ حکمت کیا چیز ہے تو آپ نے فرمایا کہ معرفت دین و فقہ اوسکے اتباع کا نام ہے ۔

شافعی رحمہ اللہ کہتے مین حکمت سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہو اور یہی مقولہ قتادہ کا ہے تیسرا قول یہ ہے کہ حکمت فصل ہے درمیان حق و باطل کے ۔

چوتھے یہ کہ حکمت سے مراد شرایع اور اوسکے مصالح و منافع ہین۔
(ویزکیہم) یہ چوتھے صفت ہے صفات رسول سے اِس لیئے کہ کمال انسانی دو امر ہین ہے
اوّل یہ کہ حق کو خود پہچانی۔ دوسرے یہ کہ خیر کو بغرض عمل جاننے اس لئے کہ تزکیہ کے
و تفسیرین کہین ہین اوّل یہ کہ وہ ایک فعل ہے علاوہ تلاوت و تعلیم کتاب و حکمت کے
اور وہ وعدہ و وعید و وعظ و تذکیرا ور اونکی تکریر ہے۔ دوم یہ کہ بروز قیامت
امت کا تزکیہ کرے جیسی مزکی تزکیہ شہود کرتا ہے۔ لیکن اوّل معنی عمدہ ہین کہ لفظ
ساعد و معنی لفظ سے مناسب و متبادر ہین اور متمم تعلیم کتاب و حکمت۔
(یتلو علیہم اٰیاتہ) مین تلاوت آیات سے مراد اونکا بیان ہے جس سے رسالت
و نبوت کا اظہار ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ آیات سے وہ آیات مراد ہون جنسے احکام شرع
ظاہر ہوتے ہین اور حق باطل سے تمیز ہوتی ہے۔ ویزکیہم سے تزکیہ نجاست
شرک و جہل مراد ہے اور دوسری افعال و اقوال کی پلیدیون سے تزکیہ و تصفیہ
جو بوجہ جہل ناشی و صادر ہوتے ہین۔ بعضون کے نزدیک یہ ہے کہ اصلاح کرے
اونکی یعنی اون امور کی طرف دعوت کرے جنکے سبب سے اتقیا و اذکیا بنجائین
اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد کتاب سے آیات اور حکمت سے فرایض ہین۔ اور
بعضون نے حکمت سے سنت مراد لی ہے جو حکمت عملی و نظری دونون کو شامل ہے
الحاصل تعلیم کتاب و حکمت شان و شیوۂ نبوت ہے اور امت مرحومہ ختمی مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کے شان مین یہ ارشاد ہوا کہ کُنتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
ہو تم بہترین اوس امت کے کہ نکالی گئی ہے واسطے
وَتَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۔ (سورۂ آل عمران پارہ (۴) رکوع (۱۲)
لوگون کے امر کرتے ہو تم ساتھہ بھلائی کے اور منع کرتے ہو برائی سے اور ایمان لاتے ہو تم ساتھہ اللہ کے۔
(۷) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ

چاہیے کہ ہو تم مین سے ایک ایسا گروہ جو کہ بلاوے بہلائی کیطرف اور حکم کرے ساتہہ

اولئک ہم المفلحون

ہہلے کامونکا اور منع کرے برے کامون سے اور وہی لوگ ہین جو کہ خلاصے پانے والے مین

یعنی نجات پا گئے ہو تم بہترین امم بسبب امر بالمعروف و ناہی عن المنکر ہونے کے اور

تامرون بالمعروف) کلام مستانف ہے اوس سے بیانِ علتِ خیریت مقصود ہے

جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ زید کریم یطعم الناس دیکہو ہم اسلئے کہ اصول فقہ مین محقق ہو چکا ہے کہ حکم کا وصف

کے ساتہ بیان ہونا اِس بات کی دلیل ہے کہ وصف حکم کی علت ہے پس اِس آیت مین

حکم خیریت کی علت امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے ولتکن منکم مین لفظِ من۔

ایک قول پر دو وجہ تبعیض کے معنون مین ہے۔ اوّل یہ کہ خدا تعالے نے آیہ

کنتم خیر امۃ) مین امر معروف و نہی منکر کو کل امت پر واجب فرمایا ہے۔ دوسرا

یہ کہ جو مکلف ہے اوسپر نہی عن المنکر و امر بالمعروف واجب ہے خواہ ہاتہہ سے ہو یا زبان سے

یا قلب سے کیونکہ ہر شخص پر دفع ضرر نفس واجب ہے اِس صورت مین معنی آیت کریمہ کے یہ ہونگے

کہ بن جاؤ تم امت بلانے والے طرف بہلائی کے اور روکنے والے برائی سے پس

کلمہ من تبیین کیلئے ہوگا نہ تبعیض کیلئے جیسا کہ آیہ (فاجتنبوا الرجس من الاوثان

مین ہے۔ دوسرے قول پر لفظِ من تبعیض کے واسطے ہے اور عجزہ و مرضی اور نسا

جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر قدرت نہین رکہتے وہ اس حکم مین داخل

نہین ہین۔ اور یہ بہی ممکن ہے کہ یہ حکم علما کے ساتہ مختص ہو اور اسپر یہ دلیل

ہے کہ یہ آیت تین چیزون کے حکم پر مشتمل ہے۔ دعوۃ الی الخیر امر بالمعروف نہی عن المنکر

اور یہ ظاہر ہے کہ بدون علم خیر و معروف و منکر کے اونکی طرف دعوت متصور

نہین اِسلئے کہ کسی چیز کا جاہل اوس کا امر کیا کریگا چنانچہ آیۂ (فلولا نفر من کل فرقۃ

منہم) مین بہی گروہ علما مراد ہے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے

فضائل احادیث مین کثرت سے وارد ہین جو سب کے سب فضل علم و علما کیطرف راجع ہین
القصہ مسلمانونکو خیر امت کا خطاب بارگاہ ذیجاہ الٰہی سے اسلئے عطا ہوا ہے کہ وہ امر
بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہین اور خیر یعنی علم و حکمت کیطرف بلاتے ہین اور
جنکی صفت یہ ہو وہ مفلح ہین۔ امر معروف و نہی منکر بدون کتاب و حکمت کو جاری ہونے
ممکن نہین پس کتاب و حکمت کی تعلیم بالخصوص امر معروف و نہی منکر عموماً افراد امت
پر از جملہ فرائض مذہبی ہے اور خصوصاً سلاطین و علما و مشائخین کو جو اساطین
دین ادین مین زیادہ تر لازم و متحتم ہے پس جو لوگ کہ دنیا مین مسلمانون کے
اس فریضہ کو اختیار کیے ہوئے ہین اور تعلیم علم و اشاعت حکمت مین ساعی
ہین اون مین اور قومون سے زیادہ تر فلاح و خیریت کے آثار نمودار
و موجود اور دوسرون سے جو اوسکے خلاف عمل پیرا ہین یہ اطوار معدوم
و مفقود ہین۔

ادلۂ سنت نبویہ

(۱) اَلْعِلْمُ دِیْنٌ۔ فردوس عن ابن عمر

علم دین ہے۔

(۲) اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ۔ ابو الشیخ عن ابن عباس

علم اسلام کی زندگی اور دین کا کھمبہ ہے۔

(۳) اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ فَاِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔

طلب کرو علم اگرچہ چین مین ہو کیونکہ طلب علم فرض ہے ہر مسلمان پر۔ (ابن عدی ابن عبد البر عن انس)

(۴) سَارِعُوْا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ۔ الرافعی فی تاریخہ عن جابر۔

جلدی کرو علم کے طلب مین۔

(۵) عَلَیْکُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ الْعِلْمَ خَلِیْلُ الْمُؤْمِنِ۔ الحاکم عن ابن عباس

فرض ہے تم پر علم اس لئے کہ علم مومن کا دوست ہے۔

(۶) عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ (عن ابی الشیخ)

فرض ہے تم پر یہ علم پہلے اس کے کہ جاتا رہے۔

(۷) لَيْسَ مِنَّا اَوْ مِنِّيْ اِلَّا عَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ (ابن النجاری فردوس عن ابن عمر)

نہیں ہے ہم سے یا مجھ مین سے مگر عالم یا سیکھنے والا۔

(۸) طَلَبُ الْعِلْمِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ (ہب عن انس)

طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

(۹) طَلَبُ الْفِقْهِ حَتْمٌ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ (ک فی تاریخہ عن انس)

طلب فقہ کے ضروری اور واجب ہے ہر مسلمان پر۔

(۱۰) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ — ابن ماجہ

طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر۔

(۱۱) تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ قط عن ابی سعید حب عن ابی بکرۃ

سیکھو علم کو اور سکھاؤ اسے آدمیون کو۔

(۱۲) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبُوْا هٰذَا الْعِلْمَ

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھو اس علم کو کیونکہ

فَاِنَّكُمْ تَنْتَفِعُوْنَ بِهٖ اِمَّا فِیْ اٰخِرَتِكُمْ اِنَّ الْعِلْمَ لَا يُضَيِّعُ صَاحِبَهٗ الدیلمی

تمکو نفع دیگا آخرت مین اور علم نہین ضایع کرتا اپنے صاحب کو۔

(۱۳) اَلْعِلْمُ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ — (فرعن ابی ہریرہ)

علم کا منع کرنا حلال نہین ہے

(۱۴) اَلْعِلْمُ سُلْطَانُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ وَّقَعَ فِيْهِ فَقَدْ هَلَكَ فر عن ابی ذر

علم وکیل یا بادشاہ خدا کا ہے زمین مین پس جو اوس کا مقابل یا منکر ہو تو ہلاک ہوتا ہے۔

(۱۵) اَلعَالِمُ وَالمُتَعَلِّمُ شَرِیکَانِ فِی الخَیرِ وَسَائِرُ النَّاسِ لَاخَیرَ فِیہِ۔
عالم اور متعلم دونوں بھلائی میں شریک ہیں اور باقی لوگوں میں بھلائی نہیں ہے (طبرانی)
(۱۶) اَلنَّاسُ رَجُلَانِ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَلَاخَیرَ فِیمَا سِوَاھُمَا۔
آدمی دو ہیں عالم اور متعلم ان دونوں کے سوائے کسی میں خیر نہیں۔
(۱۷) قَلبٌ لَیسَ فِیہِ شَیْءٌ مِنَ الحِکمَۃِ کَبَیتٍ خَرِبٍ فَتَعَلَّمُوا وَعَلِّمُوا وَتَفَقَّھُوا
جس دل میں کچھ حکمت نہیں ہے وہ دل ویران گھر کی مانند ہے پس پڑھو اور پڑھاؤ اور تفقہ حاصل
وَلَا تَمُوتُوا جُھَّالًا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَعذِرُ عَلَی الجَھلِ۔
کرو اور جاہل کے ساتھ مت مرو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ جہل کا عذر قبول نہیں کرتا ہے۔ (ابن سنی عن ابن عمر)
(۱۸) اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِقَومٍ خَیرًا اَکثَرَ فُقَھَاءَھُم وَاَقَلَّ جُھَّالَھُم وَاِذَا اَرَادَ بِقَومٍ
جسوقت کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کے حق میں خیریت چاہتا ہے تو اونکے فقہا کو زیادہ کرتا ہے اور اونکے جہلا کو کم کرتا ہے
شَرًّا اَکثَرَ جُھَّالَھُم وَاَقَلَّ فُقَھَاءَھُم۔
اور جسوقت کہ کسی قوم کے برائی چاہتا ہے تو اونکے جہلا کو زیادہ کرتا ہے اور اونکے فقہا کو کم کردیتا ہے۔
(۱۹) اَلدُّنیَا مَلعُونَۃٌ وَمَلعُونٌ مَا فِیھَا اِلَّا عَالِمًا اَو مُتَعَلِّمًا۔ (صحیحین)
دنیا ملعون ہے اور ملعون ہے وہ چیز جو کہ اوس میں ہے مگر عالم اور متعلم ملعون نہیں
(۲۰) وَاَنفِق عَلٰی عِیَالِکَ مِن طَولِکَ وَلَا تَرفَع عَصَاکَ عَنھُم
اور نفقہ دے اپنے عیال پر اپنی قدرت اور طاقت کے موافق اور مت اوٹھا اپنے
اَدَبًا (مشکوۃ)
عصا کو اون سے ادب سکھانے کے لیے۔
(۲۱) عبدالرحمٰن بن ابزی خَطَبَ النَّبِیُّ صلعم ذَاتَ یَومٍ فَاَثنٰی عَلٰی
عبدالرحمٰن ابن ابزی سے مروی ہے کہ خطبہ پڑھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پس مدح کی
طَوَائِفَ مِنَ المُسلِمِینَ خَیرًا ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی ایک جماعت کی بھلائی کے ساتھ پھر کہا رسول اللہ

مَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا يُفَقِّهُونَ جِيْرَانَهُمْ وَلَا يَعِظُونَهُمْ وَلَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے ان قوموں کا جو کہ اپنے پڑوسیوں کو سمجھ نہیں سکھلاتے اور نہ اونکو

يَأْمُرُوْنَهُمْ وَلَا يَنْهَوْنَهُمْ وَمَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا يَتَعَلَّمُوْنَ مِنْ

نصیحت کرتے ہیں اور نہ اونکو امر معروف کرتے ہیں اور نہ اونکو نہی منکر اور کیا حال ہے اون

جِيْرَانِهِمْ وَلَا يَتَفَقَّهُوْنَ وَلَا يَتَّعِظُوْنَ وَاللّٰهِ لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ

قوموں کا جو کہ اپنے پڑوسیوں سے تعلیم نہیں پاتے ہیں اور فقہ سیکھتے نہیں اور نہ اون سے نصیحت لیتے ہیں

جِيْرَانَهُمْ وَيُفَقِّهُوْنَهُمْ وَيَعِظُوْنَهُمْ وَيَأْمُرُوْنَهُمْ وَ

قسم ہے اللہ کی ضرور ہے کہ قوم اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دیوے اور اونکو فقہ سکھلا دیوے اور اونکو نصیحت

يَنْهَوْنَهُمْ وَلَيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيْرَانِهِمْ وَيَتَفَقَّهُوْنَ

کرے اور اونکو امر معروف کرے اور اونکو نہی منکر کرے اور ضرور ہے کہ قوم اپنے

وَيَتَّعِظُوْنَ اَوْ لَاُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ

پڑوسیوں سے تعلیم پاوے اور اونسے نصیحت لیوے یا یہ کہ میں اونکے لیے بالضرور عقوبت کیلئے جلدی کروں گا

قَوْمٌ مَنْ تَرَوْنَهُ عَنٰى بِهٰؤُلَاءِ قَالَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے پس ایک قوم نے آپس میں کہا کہ وہ کون قوم ہے

هُمْ قَوْمٌ فُقَهَاءُ وَلَهُمْ جِيْرَانٌ جُفَاةٌ مِنْ

کہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا ہے تو قوم کے آدمیوں نے جواب

اَهْلِ الْمِيَاهِ وَالْاَعْرَابِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ

دیا کہ مراد رسول اللہ صلعم کے قوم اشعریوں کے ہیں اور یہ اشعریوں کی قوم فقہا کی ہے کہ جنکے پڑوس

الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ

میں ایک ظالم بستے اور خشکی کے رہنے والے ہیں ۔ پس یہ خبر جبکہ اشعریوں کو ملی تو رسول اللہ

قوماً بخير ذكر ثنا بشر فما بالنا فقال ليعلمن قوم جيرانهم و

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ ای رسول اللہ کے تونے ایک کو بھلائی کے ساتھ ذکر کیا سے

ليفقهونهم وليعظونهم وليأمرونهم ولينهونهم وليتعلمن قوم

اور ایکو برائی کے ساتھ پس اس صورت میں ہمارا کیسا حال ہے پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے ضرور ہے کہ قوم اپنے ہمسایوں

من جيرانهم ويتعظون ويتفقهون أو لأعاجلنهم

کو تعلیم دیوے اور انکو فقہ سکھلاوے اور نصیحت کرے اور امر معروف کرے اور نہی منکر کرے اور ضرور ہے کہ قوم اپنے ہمسایوں سے

العقوبة في الدنيا فقالوا يا رسول الله أنفطن غيرنا

پڑوسیوں سے تعلیم لیوے اور انسے نصیحت لیوے اور انسے فقہ سیکھے یا یہ کہ میں انکے لیے دنیا میں عقوبت کیلیے

فأعاد قوله عليهم وأعادوا قولهم أنفطن غيرنا فقال

جلدی کروں پس اشعریوں نے کہا ای رسول اللہ کے کیا ضرور ہے کہ ہمارا غیر ہی نصیحت کرے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمامی تقریر کو

ذلك أيضاً فقالوا أمهلنا سنة فأمهلهم سنة ليفقهوهم ويعلموهم

اعادہ کیا اور انہوں نے بھی اپنی اس قول کو کہ کیا ضرور ہے کہ ہمارا غیر ہی وعظ کرے اعادہ کیا پس فرمایا

ويعظوهم ثم قرأ صلى الله عليه وسلم لعن الذين

رسول اللہ نے بھی وہی پس اشعریوں نے کہا کہ ای رسول اللہ کے ہمکو ایک سال کی مہلت دی تاکہ قوم کو فقہ سکھلاویں اور تعلیم

كفروا من بني إسرائيل على لسان داود وعيسى

اور وعظ کریں پھر آنحضرت صلعم نے اس آیت کو پڑھا کہ لعنت کیگئی ہے بنی اسرائیل میں سے وہ قوم جو کافر ہوئی ہے داود

ابن مريم ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون (الطبراني)

اور عیسی ابن مریم کی زبان پر اور یہ سبب اسکے ہے کہ یہ فرمانبردار نہیں تھے اور تجاوز کرتے تھے حدود سے - اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا

(٢٢٣) عمر ابن عبد العزيز كتب إلى أبي بكر بن حزم انظر ما كان

عمر ابن عبد العزیز نے ابی بکر بن حزم کیطرف لکھا کہ دیکھ اور جس شی کو جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

من حديث رسول الله صلعم فاكتبه فإني

کی حدیث مین سے ہر پہر اوسکو لکھا اس لیے کہ مین علم کا مٹنا اور علما کا مفقود ہونے سے خوف

خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ وَلَا تَقْبَلْ اِلَّا حَدِيْثَ

کرتا ہون اور تو کسی شخص کو بجز حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول مت کر اور چہرو رسول

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُفْشُوا الْعِلْمَ وَ

کہ علم کو شائع کرین لوگ اور مجلسین کرین تاکہ ناخواندہ تعلیم پاوے اس لیے کہ علم کے

لْيَجْلِسُوْا حَتّٰى يُعَلَّمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ فَاِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتّٰى

ہلاک ہونے کی کوئی صورت نہین ہے مگر جب کہ پوشیدہ ہو جاوے -

يَكُوْنَ سِرًّا (للبخاری)

فرضیت علم مین اسقدر احادیث کافی ووافی ہین باقی احادیث واخبار وآثار ہم فضیلت علم مین بیان کرینگے ان احادیث سے ہر طرح فرضیت علم بنص ثابت ہو گئی ہے اور منع علم کا حرام ہونا اور مانع کا ہلاکت مین پڑنا واضح ولائح ہو چکا اور لڑکون کی تنبیہ وتادیب کا مشروع ومامور یہ ہونا ثابت ہو گیا پس اس مقام مین اس سے زیادہ کی ضرورت نہین سمجھی گئی -

(بیان اجماع امت)

زمانہ صدر اول سے لیکر ابتک کسی مسلمانکو مطلق علم کی فرضیت مین کچھ گفتگو وکلام نہین البتہ فقہا نے اسقدر اختلاف کیا ہے کہ کون علم فرض عین اور کونسا مباح اور کون حرام ہے سبب شبہ اسمین علما کے آرا مختلف ہوئے ہین ہر ایک نے اپنی اپنی علم کی فرضیت پر زور دیا ہے بہر حال اہل اسلام نے سلف سے خلف تک اسکی فرضیت کو بلا خلاف بالاتفاق تسلیم کیا ہے اور شغل تعلیم وتعلم کو افضل طاعات ومثوبات وعبادات سمجھا ولکھا ہے ومجتہدین وائمہ دین وعلماء متقین نے اسی شغل مین اپنی عمرین صرف کر دین اور اسکی اہمیت وضرورت کی طرف ابتدا سے

خلافت سے لیکر بادشاہت اسلامیہ کے خاتمہ وانقراض تک خلفا عن سلف اہل اسلام
میں نہایت توجہ مبذول رہی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ وکوفہ ومکہ
ومدینہ میں اولاً تعلیم قرآن کیلئے قرآء سبعہ کو مقرر فرمایا اور مدارس قائم کردیے
اور ہمیشہ ابن عباس وغیرہ کو ہمنشین علما کی تعظیم و توقیر اور ان کے وظایف کی توقیر فرماتے
رہے چنانچہ دیوان عطا میں حکم کیا کہ وظیفہ بقدر فقاہت وفضل مقرر ہو ہمیشہ یہی قوم
آپ کا یہ خطاب تہا کہ (أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ تعلموا العلم وتعلموا للعلم
ای لوگو لازم پکڑو تم علم کو - سیکھو علم کو - اور سیکھو علم کے لیے
السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ وَالْحِلْمَ) تَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ تَسَوَّدُوا) فمعناه ينبغي للانسان ان ذ
بردباری اور وقار اور حلم کو ہم سیکھو علم کو قبل سردار ہونے کے) پس معنی اس کا یہ ہے کہ انسان کو
لطلب العلم قبل السن وتعود السودد فان النفس امارة بالسوء والدنيا شاغلة
لایق ہے کہ علم کی طلب میں جلدی کرے قبل تونگری اور سرداری کے اسلئے کہ نفس امر کرنا ہے
للاوقات (وفي الاستيعاب لابن عبد البر بعث عمر بن الخطاب عبد الله
برائی پر اور دنیا وقتوں کو مشغول کرلیتی ہے) اور استیعاب میں ہے جو کہ ابن عبد البر کی ہے کہ عمر بن خطاب نے
ابن مسعود الى الكوفة مع عمار بن ياسر وكتب اليهم اني قد بعثت اليكم بعمار ابن ياسر اميرا
عبد اللہ ابن مسعود کو ہمراہی عمار بن یاسر کوفہ کی طرف روانہ کیا اور ان کے طرف لکھا کہ میں نے
وعبد الله بن مسعود معلما ووزيرا وهما من النجباء من اصحاب رسول الله
تمہاری طرف عمار بن یاسر کو امیر بنا کر روانہ کیا ہے اور عبد اللہ ابن مسعود کو معلم اور وزیر بنا کر
صلعم من اهل بدر فاقتدوا بهما واسمعوا من قولهما) (الامام ابو يوسف
اور دونوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجیب صحابہ میں سے ہیں جو کہ اہل بدر میں سے ہیں (امام ابو یوسف نے
في كتاب الخراج عن محمد بن اسحاق عمن سمع صلحة بن معدان
کتاب الخراج میں محمد بن اسحق سے روایت کی ہے کہ اس نے صلحہ بن معدان

[illegible]

قال خطبنا عمر فحمد الله الی قوله ایها الناس انی اشهدکم علی امراء

سنکر کہا اوس نے کہ عمر نے ہمارے لیے خطبہ پڑہا یہانتک کہ کہا اوس نے ای لوگو مین تمکو شاہد بناتا ہون

الامصار انی لم ابعثہم الا لیفقہوا الناس فی دینہم ولیقسموا

شہرون کے امرا پر کہ بہیجے اونکو نہین روانہ کیا مگر صرف اس غرض کے لیے کہ وہ آدمیون کو احکام دین سکہلادین

علیہم فیئہم ویحکموا بینہم (الحسن البصری کان عبد الله

اور اونپر اپنی غنیمت کے مال کو تقسیم کرین اور اونکے درمیان عدالت کرین) اور حسن بصری سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ

بن مغفل احد العشرة الذین بعثہم عمر الینا یفقہون الناس

بن مغفل اون دس صحابہ مین سے ہے کہ جنکو حضرت عمر نے ہماری طرف روانہ کیا ہے کہ وہ آدمیون کو فقہ

وکان من نقباء اصحابہ)۔

سکہلادین اور عبد اللہ بن مغفل آنحضرت کے صحابہ نقیبہ مین سے تہا)

بادشاہان اسلام ولیعہدی اور تولیت مین علم کا بہت کچھہ خیال رکہتے تہے اور اپنے جاہل لڑکے کو کبہی اپنا ولیعہد نہین کرتے تہے چنانچہ ولید بن عبد الملک کے حال مین لکہا ہے کہ اوج ابن زنباع ایک روز عبد الملک کے پاس گیا تو اوسکو متفکر پایا سبب پوچہا تو بتایا کہ ولیعہد کسکو کرون اس فکر مین ہون اوس نے کہا کہ ولید کے ہوتے اسکی فکر کیا ہے اوس نے کہا کہ ولید کو علم نہین وہ نحو اچہی طرح نہین جانتا جب ولید کو یہ قصہ معلوم ہوا تو اوسیوقت علما کو جمع کیا اور طلب علم مین مصروف ہوا (قال عبد الملک بن مروان اضر بنا فی الولید حبنا له فلم نوجهه الی البادیة) اس سے ماخوذ ہوتا ہے کہ خلفا (کہا عبد الملک بن مروان نے کہ ولید کے بارہ مین ہمکو اوسکی محبت نے ضرر دیا کہ ہم اوسکو بوجہ محبت جنگل کیطرف روانہ نہ کرسکے۔)

اپنی اولاد کو بادیہ کو بہیجتی تہی کہ تفصح کرین چنانچہ اسکی تصریح کسائی نے ہارون الرشید کے سامنے کی ہے جیسا کہ تاریخ الخلفا مین مامون کے حال مین موجود ہے۔ اسکی

عہد مین بہت فتوحات ہوئے ہین اور اوسکے زمانہ مین یتیمونکی ختان کرائی جاتی اور اونکی تعلیم کیلئے موذب و مدرس مقرر تہے اور مریضونکے لیئے طبیب شفاخانہ اور فقہا و علما کے وظیفہ بقدر کفایت مقرر تہے -

رشید نے معتصم کو اسلیئے خلیفہ نہ کیا کہ وہ امی تہا -

مامون نے منگل کے دن علما کا جلسہ مناظرہ فقہ کے لیئے مقرر کر رکہا تہا اوسکے علم دوستی و علمی نہمات و معرکہ مشہور ہین -

منصور کے حال مین لکہا ہے کہ وہ طلب علم مین سفر کرتا اور راد سرا ودہر جاتا ایک رات جب وہ کسی مقام سے گذر رہا تہا تو کوتوالی کے سپاہی نے اوسکو روکا اور زاد راہ طلب کیا اوس نے کہا کہ مین بنی ہاشم سے ہون مجھے چھوڑ دے اوسنے نہ مانا پہر اوس نے کہا کہ مین بنی عم رسول سے ہون پہر اوسنے نہ مانا تو کہا کہ مین قاری ہون پہر جب نہ مانا تو کہا کہ مین عالم ہون فقہ و فرایض جانتا ہون جب یہ بات سنی تو مجبوراً دو درہم دلیئے خلل مکان ہوا

ہارون الرشید کا حلقہ درس امام مالک رحمہ اللہ مین شریک ہونا اور موطا کی سند لینی اور اوسکے عہد کے علمی کارنامی مشہور آفاق ہین -

سلاطین اسلام قطع نظر اہتمام تعلیم تعلم تفویض شیخ الاسلام کرنیکے کبھی بذات خود بھی اپنی اوقات اس شغل مین صرف کرتے تہے اور اوسکے دربار تو عموماً علما سے بہرے رہتے تہے چنانچہ ہند و دکن کے بادشاہون مین محمود غزنوی سے لیکر الی یومنا ہذا اکثر بادشاہ محب علم و علما بلکہ خود از جملہ فضلا محسوب و معدود ہوگذرے ہین محمود غزنوی کے عہد کے علمی چرچے و ولولہ تو مشہور آفاق ہین اور اوسکے عہد کے فضلا و علما و شعرا اپنے ہی آپ نظیر ہین - اوسکے بعد شمس الدین التمش و غیاث الدین بلبن - علاء الدین خلجی - و غیاث الدین تغلق - و محمد تغلق - و فیروز تغلق

سلطان سکندر لودہی - شیر شاہ - و سلیم شاہ - و ہمایون وغیرہم کے زمانہ علمی حیثیت سے لحاظ سے یادگار روزگار ہین اور بعض ادوار تو خیر الادوار کے نام سے موصوف و متصف ہین سلطان ابراہیم شرقی - و فیروز شاہ بہمنی - و عالمگیر - و آصفجاہ اول و ثانی کے نام بھی صفائح تاریخیہ بین اسی صفت سے موصوف پائی جاتے ہین - چنانچہ ہم بعض سلاطین کے حالات اختصاراً درج ذیل کرتے ہین ورنہ اس مضمون کے لئے مخصوص ایک دفتر مبسوط درکار ہے جسکی نہ اس مختصر رپورٹ مین گنجایش ہے اور نہ اس کا یہ محل و موقع ہے - فقط بمصداق ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ بطور نظیر ذیل کچھہ لکھدیا جاتا ہے -

سلطان محمود غزنوی کے حال مین لکھا ہے کہ " در غزنین مسجد جامع از مرمر و رخام بنیاد نہاد و در جوار آن مدرسہ بنا کردہ بنفایس کتب و غرایب نسخ موشح گردانیدہ و بوستان بسیار بر مسجد و مدرسہ وقف فرمود چون سلطان محمود را ذوق بنائی مسجد و مدرسہ شد بمقتضائی (الناس علی دین ملوکہم) ہریکی از امرا و اعیان دولت بہ بنائی مساجد و مدارس و رباطات و خوانق مبادرت نمودند و در اندک فرصت آن مقدار عمارات عالیہ باتمام رسید کہ از حیز شمار بیرون گشت -

سلطان مسعود بن محمود کے حال مین لکھا ہے کہ با علما و فضلا مجالست نمودی و دربارۂ ایشان انواع احسان و انعام مبذول داشتی - جمعی کثیر از فضلا باسم او کتب نوشتہ اند از انجملہ استاد ابو ریحان خوارزمی منجم کہ علامۂ وقت بود و در فن ریاضیات نظیری نداشت قانون مسعودی در علم ریاضی بنام نامی او نوشت و فیلی از نقرہ صلہ یافت و قاضی ابو محمد ناصحی نیز کتاب مسعودی در فقہ حنیفیہ بنام آن شاہ افضل پناہ تالیف نمودہ و در اوایل سلطنت او در ممالک محروسہ چندان مدارس و مساجد بنیاد نہادند کہ زبان بیان از تعداد آن عاجز و قاصرست -

سلطان علاء الدین کے حالات مین مورخین سے لکھا ہے کہ " آنقدر عمارت کہ در عہد او

بنایافت از مسجد و خانقاه و مدارس و حوض و منار و حصار در ہیچ عصری بوقوع نیامده
وجمعیت اہل ہنر و ماہران ہر فن که در روزگار او مشاہده گشت در ہیچ عہدے نبوده
چنانچه دار الملک دہلی رشک بلاد عالم گشته بود از جمله بزرگان دین وسالکان
راه یقین شیخ الاسلام نظام الدین اولیا و شیخ علاء الدین نبیرهٔ
شیخ فرید الدین وقطب الاولیا شیخ رکن الدین بن صدر الدین ملتانی و سید تاج الدین
ولد سید قطب الدین که در علم و دیگر کمالات انسانی بے نظیر وقت خود بودند و سید رکن الدین
برادر سید تاج الدین و سید مغیث الدین و برادر او سید نجم الدین و قاضی صدر الدین عارف
صدر جہان و قاضی ممالک و قاضی جلال الدین توابجی و مولانا ضیاء الدین ملک افتخار
حمید الدین ملتانی که ہمه قاضی القضاة و خطاب صدر جہانی داشتند - و از علمای
ظاہری که جامع انواع علوم بودند و بدرس و افاده معقول و منقول اشتغال داشتند
پنجاه و سه کس بودند مثل قاضی فخر الدین نافله و قاضی فخر الدین کرمانی و مولینا نصیر الدین غنی
و مولانا تاج الدین مقدم و قاضی ضیاء الدین بیانوی و مولانا ظہیر الدین لنگ و مولانا
ظہیر الدین بهکری و قاضی زین الدین خافله و مولانا شرکتی و مولانا نصیر الدین رازی
و مولانا علاء الدین صدر شریف و مولانا میران بابک کله و مولانا نجیب الدین بیانوی
و مولانا شمس الدین ہمم و مولینا صدر الدین و مولانا علاء الدین لاہوری و قاضی شمس الدین
کازرونی و مولانا شمس الدین نخشبی و مولانا شمس الدین و مولانا صدر الدین پاده و
مولانا معین الدین نوتوی و مولانا افتخار الدین رازی و مولانا معز الدین اندرپتی
و مولانا نجم الدین انتشار و مولانا حمید الدین ملہوری و مولانا علاء الدین کرک و مولانا
حسام الدین ساده و محی الدین کاشانی و مولانا کمال الدین کولوی و مولانا وجیه الدین
کابلی و مولانا منہاج الدین و مولانا نظام الدین قلاقی و مولانا نصیر الدین کرمانی و مولانا
نصیر الدین صدر بوبی و مولانا علاء الدین تاجر و مولانا کریم الدین جوہری و مولانا

محب ملتانی و مولانا حمید الدین مخلص و مولانا برہان الدین بھکری و مولانا افتخار الدین برنی و مولانا حمید الدین ملتانی و مولانا گل محمد شیرازی و مولانا حسام الدین سرخہ و مولانا شہاب الدین ملتانی و مولانا فخر الدین ہانسوی و مولانا فخر الدین شقاقلے و مولانا علیم الدین نبیرہ شیخ بہاء الدین ذکریا و استاد علم قرأت مولانا شاطبی و مولانا علاء الدین سنقری و خواجہ زکی خواہرزادہ حسن بصری و از واعظین مولانا حسام الدین درویش و مولوی جلال الدین و مولانا شہاب الدین خلیلی و از شعرائے امیر خسرو و امیر حسن سنجری و صدر الدین عالے و فخر الدین قواس و حمید الدین راجہ و مولانا عارف و عبد الحکیم و شہاب الدین صدر نشین و مولانا بدر الدین دمشقی استاد الاطبا و غیرہم از ارباب فضل و کمال کہ صیت شان باطراف جہان رسیدہ بود و از اکناف عالم مردم طالب کمال صوری و معنوی روی بدہلی می آوردند حتی کہ از اقصائے بلاد اندلس و مغرب و مراکو احرام دہلی می بستند و فیض ظاہر و باطن از ایشان می یافتند۔

محمد تغلق کے حالات میں لکھا ہے کہ "مراسلات و مکاتبات فارسی و عربی بر بدیہہ چنان نوشتی کہ دبیران و منشیان در آن حیران ماندندی و خط را بے نہایت خوش نوشتی کہ اوستادان قبول داشتندی و در علم تاریخ ماہر بودہ و بجمیع علوم معقول خصوصاً طب و حکمت و نجوم و ریاضی و منطق مہارتے تمام داشت و بیماران را تداوی نمودے و در تشخیص مرض وغیرہ با اطبای عصر بحثہای طالب العلمانہ کردی و الزام دادے و در ایام بادشاہی نیز اکثر اوقات خویش صرف معقولات فلاسفہ ساختی و با سعد منطقی و عبید شاعر و نجم الدین انتشار و مولانا علم الدین شیرازی و دیگر علمای حکیم طبیعت مجالست نمودے و ذوق کتب متقدمین در میان آوردے و شعر فارسی بغایت نیکو گفتی و شعر قدما را خوب فہمیدے و پنجوقت نماز گذاردے و بنوافل و مستحبات

قیام نمودہ ہیچ مسکر نخوردی و از جمیع چیزہا کہ اسم حرمت بر آن جاری شود اجتناب نمودے ـ

فیروزشاہ تغلق کے حال مین لکھا ہو کہ "او بادشاہی بود فاضل و عادل و کتاب فتوحات فیروزشاہی تصنیف او ست کتاب مذکور مبنی است بر ہشت فصل ـ فصل اول در بیان اوقاف و وصیت صرف آن بمعرفش بودہ است و در آن می نویسد کہ بقاع خیر پادشاہان ماضیہ را از مسجد و خانقاہ و مدرسہ و چاہ و حوض و پل و مقبرہ کہ مندرس شدہ بود بتجدید معمور ساختم و بر آن اوقاف مقرر کردم و اہل خدمت بر جمیع مساجد و مدارس و خوانق و حمام و چاہ تعین ساختہ وظایف قرار دادم کہ تفصیلش دراز است"

بعض مورخون نے اوسکی عمارات کی تفصیل یہ لکھی ہو ـ بند ۵۰ جو ۴۰ مسجد ـ مدرسہ ۳۰ ـ خانقاہ ۱۰۰ ـ کوشک ۱۰۰ ـ دارالشفا ۵ ـ مقبرہ ۱۰۰ ـ حمام ۱۰۰ ـ چاہ ۱۵۰ ـ پل ۱۰۰ ـ باغات بکثرت تہے ـ

غالبًا یہ عمارات اسکی ذاتی نو ساختہ ہون گے اگلے بادشاہونکی عمارات کی ترمیم و دور کا حساب اگر کیا جائے تو بہت کچھ ہو جائیگا ـ اِسکے حکم سے جوالامکہی کے کتب خانہ کی ایک ہزار تین سو کتابین سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ ہوئین منجملہ اون کے علم نجوم مین ایک کتاب اوس زمانہ کے مشہور شاعر عزالدین خالد خانی نے نظم کی ہو اور دلائل فیروزی اوس کا نام رکھا ہو ملا عبدالقادر بداؤنی نے اکثر اون کتابونکو دیکھا اور اپنی تاریخ مین اونپر یہہ ریمارک کیا ہو کہ بعض فن موسیقی مین او ربعض فن مصارعت و کشتی مین ہین جو کچھ قابل تعریف نہین ہین و مہمل و بے فائدہ ہین ـ

سلطان سکندر لودہی کے حالات مین لکھا ہے کہ "در جملہ مساجد و مدارس مملکت خویش قاری و خطیب و مدرس و جاروب کش تعین نمودہ وظیفہ وادرار مقرر داشت و بعہد فرخندہ او علم رواج یافت و امرا و ارکان دولت و سپاہیان بکسب فضائل اشتغال نمودند و کافران بخواندن و نوشتن خط فارسی کہ تا آن زمان

درمیان ایشان معمول بود پرداختند۔

فیروزشاہ بہمنی کے حالات مین لکہا ہے کہ سلطان فیروز شاہ ہر سال از بندر گورہ و دابل وجیول جہازات باطراف فرستادہ میفرمود کہ تحف و امتعہ ہر دیار بیاورند ومیگفت کہ بہترین تحفہ ہر مملکت مردم صاحب کمال آن مملکت است پس بادشاہانرا سعی واجب است کہ مردم ولایت را در سرکار خود جمع سازند و بایشان محشور شدہ ہمان خیال کنند کہ سیر عالم کردہ اند و ربع مسکون را دیدہ ازین سبب زبدہ و خلاصہ اہل عالم در خدمت او مجتمع گشتہ از فیض عامش بہرہ می بردند۔ قوت حافظہ بسیار داشت اشعار متقدمین را خوب می فہمید گاہ گاہ خود نیز شعر میگفت وعروضی و فیروزی تخلص میکرد۔ در اکثر علوم خصوصاً تفسیر و اصول و حکمت طبعی و نظری مہارت تمام داشت و از اصطلاحات صوفیہ باخبر بودہ و در ہفتہ ۳ روز شنبہ دوشنبہ چہارشنبہ خود درس میگفت بدین تفصیل زاہدی و شرح تذکرہ در ریاضی و شرح مقاصد در کلام و تحریر اقلیدس در ہندسہ و مطول در معانی اگر احیاناً بروز فرصت نمی شد طالب العلمانرا در شب حاضر ساختہ بدرس و افادہ می پرداخت و از برکت میر فضل اللہ انجو کہ شاگرد ملا سعد الدین تفتازانی است اینہمہ کسب فضیلت نمودہ بود و در سنہ ۸ فرمان داد کہ در بالاگہات دولت آباد رصد بندد چنانچہ حکیم حسن گیلانی و سید محمود کازرونی کہ بمزید دانش امتیاز داشتند باتفاق جمیع علما مشغول شدند۔

سلاطین شرقیہ مین ابراہیم شرقی کا زمانہ بہی قدر علم و علما مین یادگار روزگار گزرا ہے اور اوسکی حب علمی کی نظیر دنیا مین بہت کم میسر آسکتی ہے چنانچہ مورخون نے لکہا ہے کہ اسکے زمانہ مین جونپور دار العلوم ہو رہا تہا فرشتہ لکہتا ہے کہ بہ صحبت علما و مشایخ و تعمیر ولایت و تکثیر زراعت مشغول شدہ سالہا ہیچ طرف سواری نفرمودہ

و مردم از اطراف و اکناف ہندوستان روی بجونپور آورده ہر یک فراخور مرتبت و حالت خود نوازش می یافتند و از خادم و مشایخ و علما و سادات و نویسنده از ہر حیثیت بجای رسید که جونپور را دہلی ثانی میگفتند۔ و از جملہ فضلای عصر او یکی قاضی شہاب الدین جونپوری ست اصل آو از غزنین ست و در دولت آباد دکن نشو و نما یافت۔ سلطان ابراہیم در تعظیم و توقیر او بسیار میکوشید چنانچه گویند در وقتی قاضی را مرضی طاری شد سلطان بعیادت او رفته بعد از تفتیش حال و اظہار مہربانی قدحی را پر آب کرده گرد سر مولانا گردانید و خود نوشیده گفت بارخدایا ہر بلای که در راه او باشد نصیب من گردان و او را شفا بخش از ینجا حسن اعتقاد او با علما معلوم میتوان کرد۔

ہمایون و اکبر و جہانگیر و شاہجہانی طبقات کے حالات مفصل و مشرح مشہور ہین کہ ان کے عہد مین کیسے کیسے نامی گرامی فضلا و شعرا و باکمال تھے اور کسقدر علم کی اشاعت تھی۔ اکبر نامہ آئین اکبری طبقات اکبری منتخب التواریخ بداؤنی و طبقات شاہجہانی و بادشاہ نامہ ملا حمید لاہوری و فاضل خان توتی نثر مین و بادشاہ نامۂ کلیم و قدسی نظم مین و تورک جہانگیری و اقبالنامہ وغیرہ سے بخوبی دریافت ہو سکتا ہے۔ ہمایون کا بام کتب خانہ سے گر کر مرنا سبکو معلوم ہے۔ عبد الحکیم سیالکوٹی ملک العلما شاہجہانی کے تصانیف و حواشی تمام کتب معقول و منقول پر سارے جہان مین پھیلے ہوے ہین اسکی دولت و ثروت کا حال کس سے پوشیدہ ہے کہ اسکی کسقدر بخشش و جاگیر تھی عالمگیر کی دینداری اور اوسکے دربار مین علم و فضل کی قدر اور اسکا مجمع علما و کملا و فضلا ہونا اور اوس کے عہد کے کثرت تصانیف علمیہ کسکو نہین معلوم فتاوی عالمگیری کی ترتیب پر دولاکھ روپیہ صرف ہوا مدارس و مساجد

خوانق کی اصلاح و درستی وآبادی خارج از بیان ہے اگر اوسکی تفصیل کیجاوے تو ایک مبسوط مجلد ہوسکتی ہے - فی زمانناہندوستان مین جولوگ دستار فضیلت باندہتے ہین اور معقول واصول مین سند لیاقت حاصل کرتے ہین وہ تمام اوسیکے عہد کے علما کے تصانیف ہین مثل سلم وسلم ملا محب اللہ بہاری و نور الانوار ملاجیون و زواہد ثلاثہ میرزاہد وتصانیف حافظ امان اللہ بنارسی وغیرہم جن کے حالات سے تمام تذکرہ وتاریخین مشحون ہین - محمد ساقی مآثر عالمگیری مین لکہتا ہے کہ در جمیع بلاد وقصبات این کشور وسیع فضلا و مدرسان را بوظایف لایقہ از روزانہ واملاک موظف ساختہ برائے طلبہ علم وجوہ معیشت درخور حالت و استعداد مقرر نمودہ بودند - واز کمالات کسبیہ آنحضرت کہ زینت بخش حالات وہمپایہ گشتہ تتبع علوم دینیہ از تفسیر وحدیث وفقہ است وتصانیف امام حجۃ الاسلام محمد غزالی وانتخاب مکتوبات شیخ شرف الدین یحیی منیری وشیخ زین الدین وقطب محی شیرازی وازین قبیل کتب دیگر ہموارہ بمطالعہ قدسی درمی آمد وحفظ کلام اللہ بعنایت قرائت بعد جلوس براورنگ سلطنت اتفاق افتاد وخط نسخ درغایت متانت وقدرت نوشتن آن داشتند چنانچہ دو قرآن مجید بخط اقدس کہ مبلغ ہفت ہزار روپیہ برلوح وجدول وجلد آن صرف شدہ بمدینہ منورہ مرسل شدہ وخط نستعلیق وشکستہ نیز بغایت درستی می نوشتند ودر نثر وانشا وشعر دستی تمام بود -

دارا شکوہ اوس کا بڑا بہائی جیسا فاضل و عالم وعلم دوست ومصنف ومتصوف سنسکرت دان وعربی وفارسی وترکی کا ماہر تہا اوس کے تصانیف و حالات ثبتہ دفاتر تاریخیہ سے واضح ولائح ہے اور رسایل وتراجم چار دانگ متداول ونقل محفل فضلا ومتصوفہ ہین -

عالمگیر کے لڑکے ولڑکیان تک بہی علمی حیثیت سے یکتائے روزگار تہے چنانچہ

اون کے حالات بالاختصار محمد ساقی کے عالمگیرنامہ سے درج ذیل کیے جاتی ہین۔

محمد سلطان [۱۲]۔ بشرایف آداب وا حاسن اوصاف متصف وبحفظ کلام مجید مسعود بوده از اکثر کمالات خواندن و نوشتن عربی و فارسی و ترکی بهرهٔ وافی داشت۔

محمد معظم شاه عالم [۱۳]۔ در صغرسن توفیق حفظ کلام الله یافته از علم قراءة و تجوید تمتع وافی دارد بترتیل و ترسیل سامعه افروز خلایق۔ ایام شباب بشیر صرف تحصیل علمی نموده در علم حدیث ثقاة عصر قدوة المحدثین میخوانند۔ و در فقاہت تصحیح بحدیکه استخراج مسایل از قرآن و حدیث می نمایند و سلاست و فصاحت تکلم عربی بطوریکه عرب عربا می پسندند و بزبان ترکی و فارسی در نہائیت زیبائی در اقسام خط اعلی مرتبه استادی درسائے۔

محمد اعظم [۱۴]۔ بذروه کمال عروج نموده از ملکات فاضله و صفات کامله نصیبهٔ وافی داشت دقیقه یاب معنی آفرین عالی فطرة دانش قرین بود۔

محمد کامبخش محی السنة [۱۵]۔ حفظ کلام الله و تحصیل کتب متداوله نسبت بهمه برادران زیاده داشت و مهارت زبان ترکی و نوشتن اقسام خط بهرهٔ وافی داشت۔

بدر النسا [۱۶]۔ تیسری لڑکی حافظه و عالمه تهے اور پہلی لڑکی زیب النسا بیگم بهی حافظه تهی جسکے صله مین باپ نے اوسکو تیس [۲۰] ہزار اشرفی عطا کیا تها یه بڑی عالمه و علما دوست تهی چنانچه اوس کے حالات مین لکہا ہے کہ "از تحصیل علوم عربی و فارسی بهرهٔ تمام براندوخته و از اقسام خطوط نستعلیق و نسخ و شکسته نصیبهٔ وافی حاصل کرده ازبسکه ہمتِ آن قدرشناسِ مرتبه علم و ہنر بجمع کتب و تصنیف و تالیف مصروف بود و عنان توجه بترفیه حال ارباب فضل و کمال معطوف در سرکار علیه کتابخانه گرد آمده بود که بنظر ہیچ یکی در نیامده باشد و بسیاری از علما و

فضلا و صلحا و شعرا و منشیان بلاغت وثار و خوش نویسان سحر نگار بدین ذریعہ کامیاب افضال آن صدر آرائی مشکوی عزت و جلال بودند چنانچہ ملا صفی الدین اردبیلی بموجب امر علیہ در کشمیر سکونت گرفتہ بخدمت ترجمہ تفسیر کبیر کہ مسمی بہ زینت التفاسیر است اقدام داشت و دیگر رسائل و کتب بسیار بنام نامی ترتیب یافتہ ۔

ہماری دولت کے بانی مبانی آصف جاہ اول و ثانی کے حالات و اشعار و مقالات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ کسقدر استعداد علمی اِن دونون باپ بیٹون کو وافر تھے اور یہ دونون علم و فضل کے کیسی قدر شناس و ماہر تھے باپ بیٹون دونون کے دیوان قابل عیان ہین پہلے شاگرد دوسرے نواب تخلص کرتے ہو آصف جاہ شعر کی اصلاح بیدل سے لیتے تھے اور ناصر جنگ شہید میر غلام علی آزاد بلگرامی سے ۔ خافیخان مورخ جو آپ کا وزیر تہا لکھتا ہو کہ "مدام با صلحا و علما و فقرا مجالست و محبت نمودے و بدین آنہا رفتی وا وقات خود را بدین طریق مقرر و منقسم ساختہ بود بعد نماز صبح و فراغ از اوراد تا دو پہر بکار دبار ضروری بادشاہی و سرکار خود کہ با مور جزئی و کلی خود متوجہ میشد می پرداخت و بعد سہ پہر اکثر برائے ادائی نماز ظہر و عصر و ادعیہ و تلاوت کلام اللہ و درس حدیث و صحبت اہل کمال و فقرا صرف می نمودے ۔

بعد انقراض سلطنت تیموریہ بھی طوائف الملوکی کے زمانہ مین اکثر مقامات دہلی ۔ و لکھنو ۔ و رامپور ۔ و مرشد آباد ۔ و باندہا ۔ و اورنگ آباد و حیدر آباد ۔ و مدراس ۔ مین کیا کچہہ علم و فضل کا چرچہ و ولولہ نہ تہا اور کیسے کیسے فضلا و شعرا و مصنف نہ تہے اور کسقدر علم و فضل و کمال کی قدر اور اوسکی اشاعت نہ تہی اور سرکار سے اہتمام کے علاوہ خود ہر ایک عالم و فاضل و نواب و امیر و فقیر کا مکان و خانقاہ ایک ایک مدرسہ و

کالج تھا جہاں سے صدہا طلبا کامیاب وفیض یاب ہوتے تھے جنکی استعداد علمی کے مقابلہ مین اس زمانہ کے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ طفل مکتب ابجد خوان وکور سواد سمجھے جانے کے قابل ہین۔

باوجود ان بینات وشواہد کے اس زمانہ کے انگریزی دان مدارس انگریزی کے آشپزہ جو اپنے گھر سے بالکل بے خبر ہوتے ہین اور نہایت زود باور انگریزی غلط متعصبانہ تحریرات پر بھول کر سلاطین اسلامیہ ہندو دکن پر یہ الزام لگاتے ہین کہ سلاطین سلف ہندو دکن نے اپنا خزانہ کچھ بھی اشاعت علوم وفنون پر صرف نہین کیا نہ مدارس کے انتظام واہتمام کے طرف کبھی توجہ کی بیشک سلاطین اسلامیہ نے ایسے مدرسہ وکالج واسکول نہین بنائے جہان کچھ اپنے گھر وگرہ سے دیکر تعلیم پانا پڑے بلکہ وہ اپنی فیاضی ودریادلی سے ایسے بافیض مدرسہ ودار العلوم کھولے وقائم کیئے تھے کہ جہان طلبہ کے جمیع حوائج خورد وپوشش ونوش کا پورا تکفل کیا جاتا تھا اور اس کے علاوہ ترغیبی وظایف بھی تفکہ طلبہ کے لیئے مقرر ہوتے تھے اور تکمیل تحصیل علم کے بعد خدمات شاہی وشرعی بقدر استعداد وحوصلہ وحیثیت مثل امامت وخطابت وقضا وافتا واحتساب وتدریس ووعظ وصدارت وسفارت ووزارت وشیخ الاسلامی وغیرہ کے ملا کرتے تھی اگر خدمات

بہی نہلتی تو مناصب و وظائف و ادرارات ان طلبہ و علما و صلحا کے لیئے بقدر
سونت و کفایت مقرر ہو جاتے تہے - باوجود بلخ لاہو . و ملتان سے لیکر اقصای
بنگالہ و دکن تک صدہا عظیم الشان عمارات بنام مدارس اب تک منہدم پڑی ہیں
بے خبران کے وجود سے ہی انکار کرتے ہیں کوئی بڑا شہر ایسا اب تک نہین
جہان متعدد ایسے امکنہ اس نام سے عام مشہور و معروف ہوں لاہور ملتان
دہلی اکبرآباد جونپور برہانپور احمدآباد دولت آباد بیدر اورنگ آباد احمدنگر
بیجاپور حیدرآباد میں کوئی صاحب ہماری ساتہہ چلیں اور انکہہ کہول کر دیکہیں
کہ سلاطین اسلامیہ نے کیا و کیسا اہتمام و انتظام اشاعت علوم و تعلیم و تدریس کا
کر رکہا تہا اصل یہہ ہے کہ اسلامی انتظام ملکی اور حالات شاہان اسلام سے یہ جاہل
بے خبر ہیں اور طعن و تشنیع کے لیئے موجود ہو جاتے ہیں انکو ذرہ دا اصلا انتظام مملکت
شرعی و نظم بادشاہی سیاسی و فقہی سے اطلاع نہین کوئی ان سے پوچہی کہ
حضرت دفتر آئمہ سلطنت مغلای میں کسلئی مقرر تہا اور سلطنت بادشاہان سلام
ہند و دکن میں صدور و صدر الصدور و شیخ الاسلام کے کیا فرائض منصبی تہے اور
اس سے کیا غرض تہی اور آمنی لاکہوں کی اوقاف کا مصرف کیا تہا یا یون ہی
لاعن شعور مقرر کر دی گئے تہے اور ان اوقاف و محل اوقاف کی نگرانی و اہتمام
و انتظام کے لیئے یہ مصارف گران کیوں صرف کئی جاتے تہے اسکا مفاد اور اس
مراد کیا تہی حقیقت یہ ہے ہم سے بغور سنئی اور سمجہئی کہ انگلستان میں بہی
جسطرح پہلے پہل تعلیم و تدریس متعلق چرچ تہی اور مدتوں اسپر یورپ میں
بحث رہی اور اب تک بعض بعض جاری ہے کہ آیا یہ عہدہ و فریضہ متعلق بامر
دولت و سیاست رہی یا یہ روسا ملت و دیانت چنانچہ انکے اشاعت کل
کلیسں یعنے کتب متضمن حالات و کوائف ملکیہ میں حالات تعلیمیہ کو صحیح و اہتمام کرنے کے

زیر عنوان درج کرتے ہین جس سے تعلیمات کا تعلق چرچ سے ثابت اور ظاہر ہے بہر حال اسی طرح بعد انقراض عہد خلافت راشدہ علماء اسلامیہ نے اس وظیفہ و فریضہ کو متعلق بروساے ملت کر دیا کہ اکثر بادشاہ بوجہ سلطنت اسکے متکفل نہ ہو سکتی تہی اگر اہل ہی ہون تو امور مملکت سے اونکو اتنی کہان فرصت و مہلت کہ اسکا انتظام خود کرتے اور ادہر متوجہ ہو سکتے لہذا یہ کام شیخ الاسلام کے تفویض رہا اور وہی اسکے انتظام و اہتمام کے متکفل رہتی تہی - ہر خانقاہ و جامع کے ساتہہ مدرسہ کا ہونا واجبات و ضروریات سے تہا اور قصبات مین تو ہر مسجد کے ساتہہ ایک ملا ضرور مقرر ہوتا تہا اور اب تک ہے اور اسی نام سے اسی کام کے لیئے ہزارون بیگہ معاش مقرر و جاری و بحال ہے عہد سلطنت اسلامیہ مین علاوہ اور مدارس محلات و خاص خاص جامع مسجدون و خانقاہون کے اور سرکاری دار العلومون کے جو منجانب سلطنت مقرر ہوتے تہے امراو فقراو وزراء کے خود ذاتی مدارس و خوانق تہے جو قوم کے سرمایہ و امداد سے آباد رہتے تہے لاکہون کے اوقاف و سوکت سے ابتک انپر بحال و برقرار چلے آتے ہین اور شاہی اسناد معاش مین اس کا تذکرہ موجود ہے گو غفلت و جہالت و تغیر ضوابط حکومت و سلطنت کیوجہ سے اونکی محاصل مصرف پر صرف نہین ہوتی اور نگ آباد کے مدرسہ فاروقیہ کے لیئے بارہ ہزار کی جاگیر مقرر رہی جو اب اونکے ورثہ کہاتے ہین اور مدرسہ کی لیئے کچہہ نہین صرف کرتے اسی طرح شاہ مسافر کا کتب خانہ و مدرسہ و خانقاہ مشہور آفاق و نادرہ روزگار رہا جہان کے مجاور میر غلام علی آزاد بلگرامی کے سے علامہ و نامی تہے - ملک التجار خواجہ محمود گاوان وزیر سلاطین بہمنیہ کا مدرسہ بیدر ابتک بانی کے عالی حوصلگی و فراخ ہمتی و علم

دوستی پر نہایت رصین و حصین و متین و بہین دلیل ہے جہانکے مدرسہ کے لیئے ملا جامی کے سے نامی طلب ہوتے تہے حضرت جامی اس وزیر بے نظیر کو اپنی ایک قصیدہ مین یون سراہتے ہین ؎ مرحبا ای قاصد ملک معانی مرحبا * الصلا کز جان و دل نزل تو کردم الصلا * ہم جہانرا خواجہ و ہم فقر را دیباچہ اوست * آیت یا اَنْتم فقر لکن تحت استار الغنی - * اور ایک قطعہ مین یون لکہتے ہین ؎ جامی اشعار دلاویز تو جنسی ست لطیف * پو دش از حسن پو و لطف معانی تارش * ہمرہ قافلہ ہند روان کن کہ رسد * شرف عزت و قبول از ملک التجارش - ملک التجار خواجہ گاوان تمام اپنا سرمایہ علما و فضلا عرب و عجم و عراق کے خدمت مین اور اس مدرسہ کے مدرسین و طلبہ کے موئنت مین صرف کر دیتا تہا اس مدرسہ کی عالیشان عمارت تمام مینا کاری تہی ملا سامعی جو خواجہ کا مرید و مداح تہا اوس نے اس مدرسہ کی تاریخ یہ فکر کی ہے ؎ این مدرسہ رفیع محمود بنا * چون کعبہ شداست قبلۂ اہل صفا * آثار قبول بین کہ شد تاریخش * از آیت ربنا تقبل منا * تین ہزار کتابین خواجہ نے اس مدرسہ کے لیئے وقف فرمائین تہین - خواجہ انواع علوم عقلی و نقلی کا جامع تہا خصوصاً ریاضی علم نظم و نثر و انشا مین کسیکو اپنا نظیر نہین جانتا تہا اوسکا تبحر اوسکی بعض تصانیف سے جو اب تک کہین دستیاب ہوتے ہین مثل مناظر الانشا جو فن معانی و بیان و انشا مین لکہا ہے اور ریاض الانشا جو اوسکے مکاتب ہین اور اکثر دستیاب ہوتے ہین دلالت کرتے ہین - ملا عبد الکریم ہمدانی نے اوسکی سوانح عمری زمان ولادت سے آوان شہادت تک کی لکہی ہے جو قابل دید ہے - الحاصل اگر مدارس ہند - و سندہ - و گجرات - و بنگالہ - و دکن - کی تاریخ لکہی جائے تو ایک مبسوط دفتر درکار ہوگا اور نہ یہ اس کا مقام ہے اور نہ میرا یہ

وظیفہ و کام جو کچھہ یہان توطیۃً نکی از ہزار و اندکے از بسیار و مشت نمونہ خروار
لکھا گیا ہے صرف اس غرض سے کہ ہماری عصر کے رئیس و امیر و زبدۂ علما
و فقیر خیال کرین کہ ہم اپسے اسلاف کے خلاف ہین ہماری آبائی نام و نشان باقی
رکھنے کیلئے کیا کرنا چاہیئے اور ضمناً یہ اعتراض جو آجکل کے انگریزی حکام سے
خوشامدی و چاپلوسی اپنی تحریرون و تقریرون مین کرتی ہین کہ مسلمانان ہند نے اپنی
عہد دولت و سلطنت و حکومت مین کچھہ تعلیم کیطرف توجہ نکی ایک حبہ بھی اس کام مین صرف
نکیا ایک چھوٹا سا مدرسہ بھی کسی گاؤن مین قائم نکیا مرتفع و مندفع ہو جائے -
اگر یہ اعتراض انگریزی خوان بیخبر کرتے تو کچھہ مضائقہ نہا مگر افسوس ہے کہ
مین دیکھتا ہون کہ بعض ہمارے عصر کے خواندہ لوگ بھی اونکی مجالست و مصاحبت
سے اسی قسم کے خیال و وسوسہ مین پہنسے ہوئے ہین اور اپنی کتاب و خطاب
مین اسی طرح کی خطا کرتے ہین جسکو دیکھکر سخت تعجب و افسوس ہوتا ہے اور دیدہ و دل
ہماری قوم کی جہالت و جہالت پر خون روتا ہے ؎ من از بیگانگان ہرگز ننالم *
کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد * صاحبو کیا کوئی تصور کرسکتا ہے کہ کسی سلطنت
کے قانون ملت و دولت مین مبسوط و مفصل ضوابط کسی امر کے درج ہون
اور پہر اوسکو یہ کہا جائے اور یہ الزام اوسپر لگایا جائے اور بلا دلیل اوسکو
سچ بھی مان لیا جائے کہ اوس دولت و سلطنت مین اون قوانین کے مطلقاً
تعمیل نہین ہوئی کتب فتوی و احکام سلاطین (کوڈ) مین ہر ایک جزئے
امر کی نسبت بھی احکام و فتاوے مذکور و مسطور ہین یہانتک کہ تعطیل کے
ایام کی تنخواہ مدرسین لے سکتے ہین یا نہین اور علما کی وظائف بیت المال سے
کسقدر ملنا چاہیئے بقدر حاجت یا بمقدار فضیلت اور اونکے اولاد پر وہ
وظائف منتقل ہو سکتے ہین یا نہین - زکوۃ علما و مدرسین کو باوجود

ھنا جائز ہے یا نہین مساجد مین درس جائز یا ناجائز مدرس پر لڑکے کو مارنے
سے ضمان آتا ہے یا نہین اکراہ و ضرب تعلیم کے لیئے صبیان پر جائز یا ناجائز منع
درس و وعظ نااہل واجب ابتدا و انتہائی درس کس طرح کرے - معلمین و متعلمین کے
آداب درس کس روز شروع ہو اور تعطیل کس دن جسکو یوم البطالت کہتے ہین اور اس
دن کے تنخواہ مدرس پا سکتا ہے یا نہین وغیرہ وغیرہ امور اور اسیطرح طلبہ کے کھیل
تماشہ تفریح کے بابت بھی احکام درج ہین تو کیونکر کوئی سفیہ سے سفیہ باوجود
اسکے یہ خیال کر سکتا ہے کہ اشاعت مدارس مین سلاطین اسلامیہ نے کچھ صرفہ نکیا
اور حصہ نلیا یہ قول محض جہالت و تعصب و عداوت پر مبنی ہے کہ ایک قوم تو
اشاعت علمی مین اسقدر طلبہ کے اعانت و دلداری کو کام مین لاوے کہ مصرف
بیت المال مین کفالت علماء و متعلمین کو معین و مبین کرے اور طلبہ کی مونت کو در صورت
عدم تقرر از بیت المال و بحالت خروج دار غربت و سفر نامہ مسلمین پر اور اسکے
کفالت افت کو واجب گردانے اور دوسری سلطنت اور اسکے متابعین عام
رعایا سے جبریہ فیس لے اور مدرسہ و امتحان کے جدید فیس طلبہ سے وصول
کرکے اور کچھ اونکے امداد خزانہ شاہی سے نکرے اور اسقدر خساست و دنائت
پر بھی کہ ہزارون عوائق تعلیمی راستہ مین برپا کر رکھے ہین اور اگر کوئی احیاناً
ان عوائق پر ظفر بھی پایا اور کامیاب ہوا تو سوائی فقر و فاقہ و محتاجی و گدائی کے
اور کچھ اوسکو صلہ نہین ملتا دوسرون پر طعن و لعن اس بے باکی و جسارت و جرات
و شوخی سے کرنیکو موجود ہو جاتے ہین کہ گویا اوس قوم کے محاسن جملہ عیوب
اور اونکے عیوب جملہ محاسن ہین - الحاصل اسلام مین کسی زمانہ مین تعلیم و تدریس سے
صرف ہمت نہین کیا گیا بلکہ اسکو وہ منجملہ فرائض دین و دولت تصور کرتے رہے اور
نہایت اہتمام و انتظام فرماتے رہے اور کسی فرقہ اسلامیہ کو اسکی فرضیت مین کلام

نہین ہوا۔ جب کتاب وسنت واجماع امت کا حال معلوم ہو چکا تو اب ہم قیاس کی ضرورت خیال نہین کرتے کیونکہ وہ سرے سے حجت مستقلہ شرعیہ نہین ہے اوس کا مآل بھی انہین ادلہ کتاب وسنت واجماع امت کیطرف ہوتا ہے تاہم بغرض اتمام واکمال وعدہ کسیقدر اوس کا بیان بہی یہان درج کردیتے ہین۔

ادلۂ قیاسیۂ فرضیت تعلیم؛

(۱) جب شرع مین علم کی فضیلت بیان ہوئی اور اوسکی تحریص دلائی گئی اور جہل کی مذمت اور اوس سے تعریض کرائی گئی اور علم کے ترغیب جہل سے ترہیب علم کا امر جہل سے حذر کرایا گیا تو ضرور علم مامور بہ اور جہل منہی عنہ ہوا پس اوس کا اختیار اور اس کا ترک است پر فرض ہوگیا

(۲) عمل فرع علم ہے اعمال شرعیہ مثل صوم وصلوۃ وحج وزکوۃ وبیع وعتاق ونکاح وطلاق وغیرہا امور دینی ودنیوی فرض ہین جو بدون علم کے ادا نہین ہوسکتے اور لوگ حلال وحرام وجائز ونا جائز کا فرق واختیار واجتناب نہین کرسکتے لہذا علم بحکم اصل وموقوف علیہ ہونے کے فرض ٹہرا

(۳) منع خیر واسباب خیر بالاتفاق فقہا کے پاس حرام ہے چونکہ علم وحکمت خیر کثیر ہے اسکا منع وسد زیادہ تر حرام ہوگا پس اس کا رواج فرض ہوا۔

(۴) اَلضَّرَرُ یُزَالُ یہ ایک فقہ کا کلیہ ہے اس قاعدہ کے روسے نصب مدرسین واقامت مدارس واشاعت تعلیم بغرض ازالہ ضرر جہل از عامۂ رعایا وکافہ برایا واجب ولازم ہے ضرر کو زایل کیا جاتا ہے۔

(۵) دَرْءُ الْمَفَاسِدِ اَوْلٰی مِنْ جَلْبِ الْمَنَافِعِ یہ بھی ایک فقہ کا کلیہ ہے پس جہالت مفاسد کا دفع کرنا منافع کے حاصل کرنے سے بہتر ہے۔

اہل جو سرمنشا فساد و علم جو مبدا صلاح و سداد ہی اوس کا انسداد ضروریات عقلی و نقلی سے ہے۔ اسی لیئے دفع مشقت کے لیئے ترک واجب شرعاً جائز ہے مگر اقدام منہیات روا نہین شرع مین منہیات کا مامورات سے زیادہ تر اعتنا ہو حدیث مین آیا ہے کہ لترک ذرة مما نهى الله

البتہ اون اشیا مین سے ایک ذرہ

عنہ افضل من عبادة الثقلین۔

کا ترک کرنا کہ جنکو اللہ تعالے نے منع فرمایا ہو عبادت جن انس سے افضل ہے۔ اور جہل عقلاً و شرعاً دونون طور پر منہی عنہ ہو لہذا اس کا ترک عبادت سے زیادہ تر اولے و افضل ہے پس جو عہدہ داران نظام کہ اپنی جلب منافع کے لیئے مفاسد جہالات رعایا کو دفع نہین کراتے یا کرانا چاہتے اس قاعدہ عقلی و نقلی کے برخلاف کرتے ہین اور ارتکاب منہی عنہ سے عاصی و آثم ہوتے ہین

(٢٦) الحاجة تنزل منزلة الضرورة عامة او خاصة

حاجت قائم مقام ضرورت کے ہوتی ہے عام ہو یا خاص۔

اس کلیہ کے رو سے خلاف قیاس دینی و دنیوی مسئلون مین یعنی مسائل معاملات و عبادات مین بھی فقہا نے بحکم ضرورت حکم جواز دیدیا ہے تو جہان ضرورت کے موید کتاب و سنت و اجماع امت و شرع و حکمت و قیاس سب کچھ ہو تو وہان کیونکر بضرورت حکم ضرورت ندیا جائیگا۔ تعلیم کے ضرورت جتنی و جیسی کچھ ہی اوسکی تفصیل کی حاجت نہین۔ الحاصل جب ہم کتاب و سنت و اجماع امت و قیاس و حکمت سب سے فرضیت تعلیم و تعلم ثابت کر چکے تو اب فقہا و علما کے اوس اختلاف کو بھی یہان نقل کردینا مناسب سمجھتے ہین جو فرض عین و فرض کفایہ و مندوب و جایز و ناجائز علوم کے تبین و تعیین مین ہوا ہی۔ علما کے

آرا اس بارہ مین کہ کونسا علم فرض عین ہی اور کونسا فرض کفایہ اور کونسا مندوب و
ممنوع بہت مختلف ہین ہر ایک نے اپنے اپنے علم کو فرض عین ثابت کرنیکی کوشش کی ہے
مگر سب کا ماحصل و قدر مشترک صرف یہ ہی کہ فرض عین وہی علم ہی جو محتاج الیہ و ضروری
معاش و معاد ہر انسان ہو اسکے ماورا و منتہا و ز فرض عین نہین ہی ۔ ؏
عمر کوتاہ و ہنر بسیار است * شغل آن کن کہ ترا در کار است * بعض فقہا نے علم طب علم ستارہ
علم فلاحت علم حیاکت علم حجامت علم سیاست علم لغت علم اجماع امت آثار صحابہ ناسخ
و منسوخ خاص و عام علم قراءۃ و مخارج حروف علم رجال علم مصطلح حدیث علم کلام
علم تفسیر علم فقہ و احکام قطع خصومات و فتوی و سیاست ولاۃ کو فرض کفایہ
لکھا ہی اور شعر تاریخ فلسفہ الٰہی و طبعی و ہندسہ و نجوم و منطق و ادب کو علوم
مباحہ مین شمار کیا ہی ۔

ملا فضل اللہ روزبہان شیخ الاسلام خراسان نے اپنی کتاب سلوک الملوک مین علوم شرعیہ
کو تین قسم پر منقسم کیا ہی قسم اول علم شرع وہ تفسیر و حدیث و فقہ ہی قسم دوم علوم شرعیہ
یعنی وہ علوم کہ جنپر علوم شرع موقوف ہین مثل کلام و اصول فقہ کے ۔ قسم سوم
علوم آلیہ ہین مثل صرف و نحو و اشتقاق و معانی و بیان و علوم ادبیہ کے اور
علوم فلسفہ سے وہ جو کہ محتاج الیہ اور نافع ہون مثل طب و حساب و منطق کے کہ انکو بھی
علوم آلیہ شرعیہ مین شمار کیا ہی ۔ وہ لکھتا ہی کہ فروض کفایات بہت مین اور وہ
امور کلیہ ہین جنپر مصالح دینی و دنیوی موقوف و متعلق ہین کہ اون کے حصول کے
بغیر وہ منتظم نہین ہوسکتے ۔

منجملہ ان فروض کفایہ کے سب سے مقدم اقامت حجتہا علمیہ ہے جسطرح کہ حجتہا قہریہ کی
اقامت واجب و لازم ہی اسیطرح اسکی بھی ہے ۔ مسلمانون مین کوئی نہ کوئی ایسا
شخص ہونا چاہیے جو اقامت براہین و اظہار حجت و رفع شبہات و حل مشکلات کیا کرے

دوسری دفعہ ضرر وازالہ فقر و فاقہ مسلمانان مثل ننگون کو کپڑا پہنانے اور
بھوکون کو کھانا کھلوانے اور اون کی فریاد رسی کرنیکے ۔
تیسرے حرفہ و پیشہ کہ جنپر مسلمانون کی زندگانی کا قوام ہو مثل بیع و شرا و بنا
و زرگری وغیرہ کے جو صنایع کہ حوائج تمدنی مین لابدی ہین حتی کہ حجامت وغیرہ
چوتھے قیام علوم شرع ہر ایک اقلیم مین ایک مفتی و مدرس کافی نہین ہے
بلکہ مسافت دور و قلت و کثرت آبادی و عمران و حضارت کے اعتبار سے
انکا تقرر ضرور ہے ۔ جو کوئی کہ حر و مکلف و فطن ہو اور انقطاع کتابت پر
قدرت رکھتا ہو اوسپر بھی علوم غیر مفروضہ کا سیکھنا فرض عین ہے اور
جو علم جسپر اہل حرفت کا محتاج الیہ ہو اوسکا جاننا اوسپر فرض ہو جاتا ہے ۔
جو شخص کہ عالم و قادر بعدم تعطیل فرض کفایہ ہو اور اوسکا تدارک نکرے وہ
گنہگار ہوتا ہے اور عالم قادر علی الاطلاق بالاتفاق بادشاہ و سلطان ہے
پس درصورت تعطیل فرض کفایات اگر سلطان اون کی اقامت مین
سعی نکرے تو آثم و عاصی ہوتا ہے ۔
کتاب آداب المجاہدین مین جمیع علوم حربیہ و فنون ضربیہ و جہادیہ کو فرض عین
شمار کیا ہے جسمین قلعہ بندی و قلعہ شکنی وغیرہ وغیرہ فنون موقوف علیہا
و محتاج الیہا جو ریاضیات و مکینک و جر ثقیل و انجنیری وغیرہ علوم سے
تعلق رکھتی ہین سب داخل و شامل ہین جیساکہ آیہ کریمہ وَاَعِدُّوْا مَّا اسْتَطَعْتُمْ
سے ثابت ہے ۔
صاحب کشف الظنون لکھتے ہین کہ جس علم کا جاننا ہر ایک پر واجب ہے
وہ فرض عین ہے اور فرض عین وہ علوم ہین جنکو شارع نے ایک
شخص پر فرداً فرداً واجب کیا ہے اور جنکو شارع نے عموماً کل پر واجب

کیا ہے جو ایک بہی اون مین سے سیکھہ لے تو دوسرون سے اوسکی
فرضیت ساقط ہوجاتی ہے اون علوم کا سیکہنا فرض کفایہ ہے -
علوم فرض کفایہ وہ ہین جنسے امر دنیا کا قوام ہو اور قانون شریعت
مستغنی نہو جیسے کتاب وسنت کا تفہم اور ان دونون کے تحریفات
سے بچانے کے علوم اور عقاید کا مدلل کرنا وشبہات کا رفع کرنا ودیانات
کی معرفت فرائض واحکام فرعیہ کا جاننا اور حفظ ایمان واخلاق وسیاسات
یا وہ علوم جنکا ان سے تعلق ہے مثل لغت صرف نحو معانی بیان منطق
سیر کواکب معرفت انساب حساب وغیرہ علوم جو ان مقاصد کے
وسائل ہون - ان علوم کے درجات بحسب حاجت متفاوت ہوتے ہین
صاحب ردالمحتار کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ جسقدر محتاج الیہ دین ہو اوسکا
پڑھنا وسیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زیادہ واسطے نفع غیر کے سیکھنا
فرض کفایہ ہے اور فقہ مین تبحر پیدا کرنا وعلم قلب یعنی اخلاق وسلوک مندوب
ہے - اور علم فلسفہ وشعبدہ وتنجیم ورمل وعلوم طبایعین وسحر وکہانت و
منطق وعلم حرف وعلم موسیقی حرام ہے - اشعار ضمن استخفاف
نہو مباح ہے اور اشعار مولدین مثل غزل وبطالت کے مکروہ ہے -
صاحب ردالمحتار لکھتا ہے کہ علم سے مراد اعم ہے جو موصل الی الآخرۃ
ہو یا نہو - بندہ کو سیکھنا اوس علم کا جو محتاج الیہ ہو اقامت دین مین
اور اخلاص عمل مین اور معاشرۃ عباد مین فرائض اسلامیہ سے ہے -
ہر ایک مکلف ومکلفہ پر فرض ہے کہ بعد سیکھنے علم دین وہدایت کے وضو
وغسل وصلوۃ وصوم وزکوۃ وحج جسپر واجب ہے اسکو سیکھے اور
تجار اور اہل حرفت پر ہر نوع کا سیکھنا تا شبہات ومکروہات سے

بچین - الغرض جو کوئی جس چیز مین مشغول ہوا اوسپر اوسکا علم و حکم فرض ہے
تاکہ حرام سے بچے اور باز رہے -

تبیین المحارم مین لکھا ہے کہ علم فرائض خمسہ و علم اخلاص (کیونکہ عمل اوسپر موقوف ہے) و علم حلال و حرام و علم ریا (کیونکہ عابد بوجہ ریا کے ثواب عمل سے محروم رہتا ہے) و علم حسد و عجب (کیونکہ یہ دونون عمل کو مثل آگ کی جلا دیتے ہیں) و علم بیع و شرا و نکاح و طلاق اوسپر جو کہ اس کا مباشر ہو و علم الفاظ محرمہ و مکفرہ کی فرضیت مین کچھ شک و شبہ نہین - شرح تحریر مین فرض کفایہ کی تعریف یون کی ہے کہ جسکا حصول اون کے فاعل کی ذات سے بغیر متحتم و مقصود ہو پس دینی و دنیاوی دونونکو متناول و شامل ہے دینی مثل صلوۃ جنازہ کے اور دنیوی مثل صنائع محتاج الیہا کے - اس سے مسنون خارج ہو گیا کیونکہ وہ غیر متحتم بالذات ہے اور فرض عین بھی کیونکہ وہ مقصود بذات فاعل ہے
تبیین محارم مین علوم فرض کفایہ کی تعریف یون کی ہے کہ جو علم کہ قوام امر دنیا مین اوس سے استغنا نہو مثل طب و حساب و نحو و لغت و کلام و قرارت و اسانید حدیث و قسمت وصایا و مواریث و کتابت و معانی و بدیع و بیان و اصول و معرفۃ ناسخ و منسوخ و عام و خاص و نص و ظاہر جو کہ آلہ تفسیر و حدیث مین اور اسیطرح علم آثار و اخبار و علم رجال و اسامی رجال و صحابہ و صفات رجال و صحابہ و علم عدالت فی الروایۃ و علم احوال ضعیف و قوی و اعمار رواۃ و اصول صناعت و فلاحت و حیاکت و سیاست و حجامت -

علما نے دربارہ افضلیت علم فرض عین و فرض کفایہ اختلاف کیا ہے بعضون نے فرض عین کو اسوجہ سے افضل لکھا ہے کہ وہ مفروض حقاً للنفس ہے پس وہ اہم ہے بخلاف فرض کفایہ کے کہ وہ مفروض حقاً للکافہ ہے جنمین کافر بھی شامل

داخل ہین اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ اَلاَمرُ اِذَا عَمَّ خَفَّ وَ اِذَا خَصَّ ثَقُلَ - بعضون نے فرض کفایہ کی ترجیح اس لیے دی ہے کہ اوس کا فعل مسقط حرج است ، وکافہ ناس ہے اوسکے ترک سے کل متمکنین عاصی ہوتے ہین گویا اوس نے اپنی فعل سے سب کے سبکدوش کیا اور نفع پہونچایا اور گناہ سے بچایا - درحقیقت اس صفت کے لحاظ سے علوم فرض کفایہ کی وسعت وعظمت بہت ہی بڑی چیز ہی ہے -

بعض علما اسلام نے علم قلب یعنی اخلاق وتصوف کو جس سے انواع فضایل وکیفیت اکتساب وانواع رزایل وکیفیت اجتناب معلوم ہوتی ہے فرض عین بتایا ہے جیساکہ احیا کے ربع مہلکات مین تفصیل آفات نفوس کو بشرح وبسیط لکھا ہے مثل کبر وشُح وحقد وحسد وغش وغضب وبغض وعداوت وطمع وبخل وبطر وخیلا ، وخیانت ومداہنت واستکبار عن الحق ومکر ومخادعة وقسوة وطول امل وغیرہ امور ہین سے شر منفک نہواونکا سیکھنا وجاننا لازم جس کے نفس کو حاجت ہے اور اوس کا زایل کرنا فرض عین ہے اور یہ ممکن نہین بدون اسکے کہ اوس کے حدود واسباب وعلامات کو جانین کیونکہ جو شر سے شر کو نجانے وہ ضرور اوس مین پہنسی گا -

حضرت امام غزالی کی رائے فلسفہ کے بارہ مین بہی مطلقاً حرمت کی نہین ہے ، بلکہ وُہ ہندسہ وحساب کو مباح وعلم منطق کو داخل علم کلام بتاتے ہین اور طبعیات مین سے وُہ علوم جنہین صفات وخواص وکیفیات استحالہ وتغیر اجسام سے بحث کی ہے مثل کیمیا وغیرہ کے اوسکو داخل طب قرار دیتے ہین -

علم نجوم کے بارہ مین صاحب ہدایہ نے مختارات النوازل مین لکھا ہے کہ فی نفسہ وُہ غیر مذموم وحسن ہے بلکہ اوقات صلوة کے جاننے کیلیئے ضروری ہے امام غزالی علیہ الرحمہ نے احیا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ -

تعلموا من النجوم ما تهتدوا به فی البر والبحر) اور بیشک جہازرانی بدون اسکے
نجوم سے وہ اوس قدر سیکھا ہو کہ جس سے خشکی اور تری مین راستہ معلوم کر لوے
ممکن نہین جہازات حج سے باز رہین اور جہاد دریائی نہ ہو سکے جسکا فضائل
احادیث واخبار مین بیحد و بے شمار ہین ۔ سو سمون کو دریافت
نکر سکین جس سے عامہ مسلمین و کافہ ناس کو قحط و غلا و طوفان و آفات
و صدمات ساوی جو کہ سے بچانے کی فکر وقت پر نہ ہو سکے جو لوازم
و ضروریات سلطنت و حکومت سے ہی ۔

ذخیرۂ ناظرین مین لکہا ہے کہ سحر کا سیکھنا رد ساحر اہل حرب کے کیلیے فرض
ہی اور تفریق زوج و زوجہ کے لئے حرام اور تبیین المحارم مین امام ابو منصور
سے نقل کیا ہی کہ علم سحر کو مطلقا کفر کہنا خطا ہے ۔ اور علامہ ابن حجر کا
قول بھی یہی ہے جسکو اونہون نے نہایت شرح و بسط کے ساتہ اپنی کتاب الاعلام
فی قواطع الاسلام مین ثابت کیا ہی ۔ دوسرے علوم کا بھی یہی حال ہی جنکو ماتن
یا شارح نے حرام و مکروہ بتایا ہی کہ دوسرے علما نے اومین اختلاف کیا ہی
جنکا نقل کرنا یہان طوالت لاطایل ہی سب کا ماحصل صرف اتنا ہی کہ اگر علوم
وفنون سے غرض صالح و فایدہ عمومی و خصوصی ملحوظ و منظور رہو تو جایز ورنہ
در صورت فساد غرض ناجایز و حرام و مکروہ ہین ۔

حرمت و حلت شرعیہ کا دار و مدار حسن و قبح پر ہے اور احکام مسائل باختلاف
ازمنہ و علل مختلف ہوتے ہین چنانچہ فقہا نے اسکی تصریح کی ہے اور ابن عابدین
نے بھی اس پر زور دیا ہے اور لکھا ہی کہ بحسب مصالح اختلاف زمان سے اختلاف
احکام ہوا کرتا ہے اور اسی قسم کے بہت سے مسایل اوسنے اپنی کتاب

(نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف) مین جمع کیا ہے ۔
صاحبو جب فقہا کی راے مسایل دینیہ کے بارہ مین یہ ہو تو ہمارے عہد کے عقلاً و نقلاً کا پرانی لکیر کے فقیر بنے رہنا اور اجراے احکام ضروریہ وقت و زمانہ سے اعراض کرنا اور احکام مفید ملک و ملت و دین و دولت کا اجرا نہ ہونے دینا کونسی علم و عقل کی بات ہے اور کب ایسی راے جو خلاف عقل و نقل ہو قابل لحاظ ہو سکتی ہے الغرض چونکہ مقدمات فرض کے فرض ہوتے ہین تو جو علم جب کسی پر بضرورت وقت فرض عین ہو جاے اوسکے مقدمات بھی اوسپر فرض ہو جاوینگے ۔ اہل اسلام ہند مین چوتھے سال کے بعد چار مہینے چار روز گذرنے پر بسم اللہ خوانی کی رسم ہوتی ہے جسکو مکتب کے نام سے موسوم کرتے ہین جسپر نہایت خوشی و مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے مجمع البحار کے خاتمہ مین لکھا ہے کہ مصنف نے اپنے شیخ علی متقی سے اسکو پوچھا کہ آیا اسکا کچھ پتہ حدیث و آثار سلف مین بھی ہے تو اونہون نے لکھا کہ کوئی معتمد علیہ بات نہین پائی جاتی مگر یہ کہ اونہون نے بعضو ن سے سنا کہ شق صدر جب ہوا تو قراءۃ مرسومہ و معتادہ کا حکم ہوا تھا بہر حال شرعاً نہ سہی عرفاً و رسماً افتتاح تعلیم ابتدائی سال پنجم سے ہوا کرتی ہے اور ساتوین سال سے بالحکم مامور و مجبور کیے جاتے ہین اور دسوین سال سے درصورت تقاعد و تخلف چونکہ ترک فریضہ پر احتساب لازم ہے بالضرب مامور و مجبور کیے جاتے ہین چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ (مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعاً وَ اضْرِبُوْھُمْ اِذَا بَلَغُوْا عَشْراً) اور مشکوۃ کے باب اللباس کے فصل ثالث مین معاذ سے اور احمد اور طبرانی نے بھی روایت کی ہے ۔ واثق

امر کردہ اپنے بچونکو نماز کا جسوقت کہ وہ سات برس کی عمر کو پہونچین اور مارو تم اونکو جسوقت کہ دس برس کو پہونچین ۔

اور حسن

على عيالك من طولك ولا ترفع عصاك عنهم ادبا)

اگر تو اپنے عیال ... مال میں سے ... اور تادیب کے عصا کو ان سے ... اور ...

اور فقہ کے فتاووں میں بالتصریح مذکور ہے (ان للولی اکراہ طفلہ علی تعلیم قرآن

یعنی ولی کیلئے جائز ہے اپنے ... کو قرآن ...

وادب وعلم ولضرب اليتيم فيما يضرب ولده انتهى ملتقطه من الوالدين — و فحوائے حدیث

ملکی علیم پر او جابر ... کہ ... اپنے لڑکیکو مارتا ہے یتیم کو بھی مارے بسبب اگر وہ ... والدین

(لاعاجلنهم العقوبة في الدنيا) سے بھی تادیب وعقوبت ثابت ہوتی ہے جیسا کہ ظاہر ہے

البتہ جلدی کرونگا میں انکے سر عقوبت کو دنیا میں

اور بخاری نے ایک باب سے باندھا ہے کہ (باب التوثق ممن تخشى معرته وقيد

ابن عباس عكرمة على تعليم القران والسنن والفرائض یعنی جنکے آوارہ ہوجانیکا

اندیشہ ہو اسکو قید کرکے پڑھانا چاہیئے جیسا کہ ابن عباس نے اپنے بربری

غلام عکرمہ کو پڑھایا تہا — اب مسلمانوں کو اس سے زیادہ کیا سند و اخلہ

ملنی چاہیے اس اثر کو ابن سعد نے طبقات میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں

بطریق حماد ابن زید و زبیر ابن خرّیت کے متصل کیا ہے — افسوس یہ ہے

اگلے مسلمان غلاموں تک کی تعلیم کا اہتمام کرتے تھے اور اب کے مسلمان

اپنے اولاد و احفاد کی تعلیم و تربیت کا پروا نہیں کرتے الحاصل جب کہ

کوئی بات قانوناً لازم و واجب کردیجاوے تو اوس کا ترک جرم ہے

اور ہر جرم مستلزم سزا ہوتا ہے یہی معنی جبر و اکراہ تعلیمیہ یا احتساب

علمیہ یا کمپلسری ایڈوکیشن کے ہیں اور فقہا نے احکام احتسابیہ میں اسکو

مفصل بیان کیا ہے اور خود احتساب بہی عامہ مومنین و خاصہ سلاطین پر

فرض کفایہ ہے کیونکہ امر معروف و نہی منکر سے احتساب کا نام ہے بدلیل

وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
اور امر کر تو معروف کا اور منع کر منکر سے اور صبر کر تو اوس تکلیف کی کہ پہونچی ہے تجھ اور بتحقیق
وبنص اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا
یہ امور مہمات مین سے ہے۔ یہ لوگ ہین کہ اگر قدرت دیوین ہم اونکو زمین مین تو قایم کرین نماز
بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ
اور دیوین زکوٰۃ کو اور امر کرین معروف کا اور منع کرین منکر سے اور مومن مرد اور مومن
بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ پس ترک امر معروف و نہی منکر یا ترک احتساب
عورتین باہم ایک دوسرے کے دوست ہین جو کہ امر کرتے ہین معروف کا اور منع کرنے مین منکر سے۔
معصیت ہی۔ کتب فتاوی مین فقہا نے تصریح کر دی ہی کہ (اَلْاِمَامُ مَاْمُوْرٌ بِالْحَدِّ وَالتَّعْزِیْرِ
امام تو امر ہی کہ وہ حد اور تعزیر لگاوے بلکہ ہر مسلمان کا
بَلْ لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِقَامَةُ التَّعْزِیْرِ حَالَ مُبَاشَرَةِ الْمَعْصِیَةِ لِاَنَّهٗ مَاْمُوْرٌ بِاِزَالَةِ الْمُنْکَرِ وَعَزَّرَ کُلَّ مُرْتَکِبٍ
حق ہے کہ وہ تعزیر کو قایم کرے وقت ارتکاب معاصی کے اسلیئے کہ وہ مامور ہی منکر کے دور کرنے
مُنْکَرٍ وَهُوَ وَاجِبٌ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ لِکُلِّ مُرْتَکِبِ الْمُنْکَرِ لَیْسَ فِیْهَا حَدٌّ مُقَدَّرٌ۔ اور تعزیر کے انواع
پر اور تعزیر دیجاتی ہی ہر شخص کو جو کہ امر منکر مرتکب ہو اور وہ واجب ہی اجماع امت سے ہر ارتکاب
واقسام ہین وَالتَّعْزِیْرُ یَکُوْنُ بِالْقَتْلِ بِالضَّرْبِ وَبِالصَّفْعِ وَفَرْكِ الْاُذُنِ وَبِالْکَلَامِ الْعَنِیْفِ
کرنیوالے امر منکر کے لیئے اور اسمین کوئی حد معین نہین ہی (اور تعزیر ہوتی ہی ساتھ قتل اور مارنے
وَبِنَظَرِ الْغَضَبِ وَغَمْضِ الْعَیْنِ وَوَجْهٍ عَبُوْسٍ وَبِالشَّتْمِ وَبِالْحَبْسِ وَبِاَخْذِ الْمَالِ وَبِنَفْیِ الْبَلَدِ۔
اور کان مروڑنے اور سخت کلام کہنے اور غصہ کی نظر سے دیکھنے اور آنکھہ کے بند کرنے اور ترش روئی اور گالی دینے اور قید کرنے
اور اس امر کی بہی تصریح موجود ہے کہ جس بات مین صلاح عامہ ہو بادشاہ کو حکم و اجبار
ہو سکتا ہی اور قیام مصالح مسلمانوں پر واجب ہی اور اشباہ والنظائر مین لکھا ہی کہ

بعض حضرات کو عبارات و روایات فقہیہ مذکورہ صدر سے شاید یہ شبہ ہو کہ یہ سب
احکام مسلمانوں سے مخصوص ہیں بادشاہ اپنی غیر مذہب رعایا پر شرعاً شاید جبر و
اکراہ نکر سکے مگر فقہا نے اِسکے خلاف میں تصریح کر دی ہے۔ احتساب کی شرط
چونکہ صرف آدمیت ہو اور صلاح عمومی اوس میں ملحوظ ہوتی ہے لہذا صبے
و مجنون و کافر پر بھی شرعاً احتساب جاری ہوتا ہے کیونکہ لَهُم مَا لَنَا وَعَلَيْهِم
مَا عَلَيْنَا۔ حتی کہ رعیت بادشاہ پر اور فرزند باپ پر اور شاگرد استاد پر
بھی شرعاً احتساب جاری کر سکتا ہے اور فقہا نے یہ لکھدیا ہے کہ اسمیں ضمان کسی پر
لازم نہیں آتا۔ قَالَ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ لَا يَضْمَنُ الزَّوْجُ وَالْمُعَلِّمُ
کہا ہے مالک اور احمد نے کہ نہ خاوند اور استاد تعزیر میں ضامن
فِي التَّعْزِيرِ وَلَا الْأَبُ فِي التَّادِيبِ وَلَا الْجَدُّ وَلَا الْوَصِيُّ بِضَرْبٍ مُعْتَادٍ
ہوتا ہے اور نہ باپ تادیب میں اور نہ دادا اور نہ وصی ضرب معتاد سے۔

الحاصل بیان ماسبق سے یہ ثابت ہو گیا کہ تعلیم کے لیئے جبر و اکراہ ہر والی
اور ہر بادشاہ کو جو ولی الاولیا ہے نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے اور اِسکے خلاف
پر تعزیر یضرب و حبس و اخذ مال یعنی بجرمانہ دی سکتا ہے۔

القصہ چونکہ مقدمۂ فرض کا فرض ہوتا ہے جب طلب علم و تعلیم و تعلم ازروے کتاب
و سنت و اجماع و قیاس فرض ٹھہرا تو اسکے مقدمات بھی فرض ہونگے
یعنی وہ امور جن پر تعلم و تعلیم کا دار و مدار ہو مثل بنانے مدارس و نصب مدرسین
و فرض ارزاق طلبہ و معلمین و تعیین ازمان و طرق امتحان و عطائے صلات
و جوائز و مناصب و خدمات کا میابان و زجر و تعزیر و خارجی کاہلان وغیرہ امور
انتظامی کے کہ یہ سب تعلیم و تعلم کے اسباب و مقدمات و معدات ہیں
بادشاہان اسلام و سلطان و امام پر پہلا فریضہ و واجب اوّل احیای علوم

شرعیہ و سیاسیہ مین حیث الریاسۃ شرعیہ و سیاسیہ ہی کیونکہ خدا تعالے نے
فرمایا ہی هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
وہی اللہ ہی کہ جس نے بھیجا ہے ناخواندہ مین ایسے رسول کو جو کہ اونھین مین سے ہی اور
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ - پس خلیفہ و امام یا سلطان اسلام جو فی الحقیقت نائب رسول
اونپر اللہ تعالی کے آیات پڑہتا ہی اور اونکو پاک کرتا ہی اور اون کو کتاب اور حکمت کی تعلیم کرتا ہے
اوسکو بہی تعلیم کتاب و حکمت ضروریات و لوازمات بادشاہت سے ہے ورنہ وہ
خلافت و نیابت کے حقوق سے عہدہ برا نہوگا -

جب معلوم ہوا کہ سلطنت و امامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت سے عبارت ہے
اقامت شرع و حفظ حوزہ ملت مین اِس طور پر کہ اوسکی متابعت سب پر واجب ہو تو سلطان
کا کام اقامت شرع و حفظ حوزہ ملت مقرر و معین ہوچکا - اقامت شرع سے مراد
اوس کے احکام کا احیا ہے امت اجابتی مین جو مسلمان ہین اور حفظ حوزہ ملت سے
مراد امت دعوت یعنی کافرونکا روک ٹوک ہی حریم ملت سے - اور یہ دونوں عمل موقوف
ہین تعلیم علوم شریعت پر کیونکہ اعمال بدون علم ممکن العمل نہین پس امام کو حفظ علوم شرعیت
من حیث الامامۃ والریاست واجب ہوا -

فقہای اسلام و علمای اعلام نے امام یا سلطان پر وجوب احیای علوم شرعیہ کے معنے
بیان کیے ہین کہ عوام کو احکام شریعت کی محافظت پر اقدام اور اوسکی پابندی بقدر کفایت
کا اہتمام و انتظام کرے کہ بدون اِسکے بادشاہ کو عادل نہین کہہ سکتے - اگر کوئی
بادشاہ اِس فرض کو ترک کرے تو عاصی و اثم ہوتا ہی کہ اوس نے نوامیس الٰہیہ
کی رعایت و صیانت و حفاظت نہین کی -

بادشاہ رعایا کو محافظت احکام شرعیہ کے پابند نہ ہوسکنے سے غیر عادل و عاصی
و اثم اِسلئے ہوتا ہی کہ آدمی مدنی الطبع ہے یعنی اپنی زندگی مین محتاج اجتماع بنی نوع ہے

جو باہم معاون و مشارک احتیاجات و ضروریات معیشت تمدنی ہوسکتے مین۔ چونکہ
قوت شہوی و غضبی دامی جور و اختلاف ہی جس سے ہیئت اجتماعیہ مدنیہ زایل و باطل
ہو جاتی ہے جو کہ باید عقلی و نقلی سے ہی لہذا بالضرور ایک عادل کی ضرورت ہوئی
جو جور و اختلاف افراد بنی نوع کو رفع کرے اور اوسکی ہیئت اجتماعیہ مدنیہ کا محافظ
ہوا ور عدل اوسیکو میسر ہو سکتا ہی جو طبیعت وسط پر واقف ہوا ور وسط حقیقی کا معین
و مقرر و مبین کرنے والا شریعت الٰہیہ و شارع ہے پس واضح عدالت درحقیقت شریعت
ہی مگر اجراے احکام شریعت و ملت و حفظ قوانین کلیہ دین و دولت کے لئے بغرض
بقائے ہیئت اجتماعیہ مدنیہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جو تائید الٰہی سے
سرفراز و تدبیر و شوکت و صولت سے ممتاز ہو تا نفوس رعایا اوسکی اطاعت کرین
اور وہ قوانین شرعیہ کی محافظت بغرض صلاح و سداد معاش و معاد سایر افراد
ملت کرے۔ اگر ایسا مدبر نہ ہو تو نظام بنی نوع انسان جاتا رہی اور بقائے
نوع انسانی بردجہ اتم و اکمل حاصل نہ ہو پس مدبر عالم جو بادشاہ ہے اوسکو حفظ شریعت
ضرور ہوئی اور لوگو نپر اوسکی تکلیف منجانب بادشاہ واجب گردانی گئی کہ وہ مراسم
شرع کی پابندی کرین کہ وہ ہر زمانہ و وقت کے مقتضا و مصلحت کے مطابق اقوال
مجتہدین پر جو کتاب و سنت سے مستنبط ہین عمل پیرا ہون ورنہ جو خلل و زلل کہ اوسکی
عدم محافظت کی وجہ سے پیدا ہوا ہی خدا اوس کا مواخذہ اوس سے کرے گا
اور تمامی رعایا کے گناہون کی جواب دہی اوسکے ذمہ عاید ہو گی کیونکہ اگر وہ
محافظت شریعت کرتا تو نوع انسان مین عدالت قایم ہوتی اور اقامت شریعت سے
سب کے سب صراط مستقیم پر قایم ہو جاتے چنانچہ اسی کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
و سلم نے مکتوب کسریٰ مین اشارہ فرمایا ہے کہ تو اسلام مین آورنہ تمامی
رعایا کے گناہ کا تو حامل ہو گا بغیر اسکے کہ رعایا سے اونکا بوجھ کچھ کم ہو۔

اسکا حصل کوئی سنتے بادشاہ پر حفظ شریعت سے زیادہ تر ضروری و لازم نہین ہے
کیونکہ اوسکے ترک سے کمال گناہ و عصیان عائد حال ہوتا ہے۔
چونکہ شرع علم و عمل دونونکا نام ہے بادشاہ کو حفظ شریعت مین ایسے امور کے اقدام
و اہتمام سے گزیر نہین ہے کہ جن سے علم شرع محفوظ رہے پس سب سے پہلے اپنی
مملکت مین تفتیش و تلاش کرے کہ جو شخص کہ علوم شرعیہ مین اعلم علمائے ممالک بادشاہ
ہو اوسکو پیدا کرے۔ اور اوسکی تدبیر یہی ہے کہ دیکھے کہ علوم شرعیہ مین بالاتفاق
کون مشہور و مسلم ہے اور طلبہ علم اوس سے استفادہ حاصل کرتے ہین اور اوسکے
اکثر اوقات مطالعہ و مدارسہ و مذاکرۂ علوم مین صرف ہوتی ہے اور کسیکو
اوسکے تبحر علم مین کلام و گفتگو نہو اگر احیانا ایسی کئی لوگ ہون تو اون مین جو
ورع اور تقوی سے مشہور اور خیانت اور طمع سے دور ہو اوسکو اختیار کرے
اگر ایسی بھی چند لوگ ہون تو اونمین جو عرف سے زیادہ ماہر اور کیاست و رشد
مہمات سے اختصاص رکھتا ہو اگر ایسی بھی بہت ہون تو جو کہ جرات و جلادت
و شفقت علی الخلق و دینداری مین زیادہ ہو اور مصالح و مفاسد امور سے
زیادہ تر واقف و آگاہ ہو اوسکو اختیار کرے اور علوم کا اہتمام و انتظام
اوسکے ذمہ کر دے۔
حضرت عمر کو جب خلافت ملی تو آپ سے حضرت علی کو جو کہ اعلم علمائے صحابہ تھے
اعانت انفاذ احکام اجتہادیہ پر معین فرمایا اور کوئی کام بدون آپ کے
مشورہ کے نہین کیا اس لیئے بادشاہ پر جو مسند امامت پر متمکن ہے اختیار
سیرت خلفائے راشدین ضرور ہے اور احکام و مناط امور دینیہ کو اعلم
علما کے رائے پر موقوف رکھے۔ ایسی شخص کو اصطلاح فقہا مین صدر الصدور
و شیخ الاسلام نام رکھتے ہین۔ جب بادشاہ صلاح حفظ علوم شریعت

تو ایسی عالم کے تفویض کر دے اور ما یحتاج حفظ علوم شریعت اوسکے صلاح ومشورہ کے مطابق مرتب کر چکے تو گویا اپنی اِس فریضہ کے عہدہ سے بر آیا وادا کیا سمجھنا چاہیئے - جب بادشاہ کی جانب سے شیخ الاسلام کیطرف یہ تکلیف راجع ہوئی تو اوسکو اولا چاہیئے کہ علمائے مملکت مین سے ڈہونڈہ تلاش کرے کہ کون مراتب علم ودین وطریق تعلیم وقوت اجتہاد وافادہ وتدریس مین مقدم ومصدر ہے اور ان مین سے کون کس علم سے زیادہ ممارست ومناسبت رکہتا ہے اور اوسکی تعلیم وتفہیم بہتر کرتا ہے جو جسمین ماہر ولائق ہو اوسکو اوسکی تعلیم وتدریس وتفہیم پر مامور کرے -

دوسرا کام شیخ الاسلام کا یہ ہوگا کہ طلبہ کا حال دریافت کرے کہ کسکو کس علم سے زیادہ رغبت ومناسبت ہو اوسمین اوسکو مشغول کرے اور اوس علم کے مدرس کے پاس بہیجے اور طلبہ پر ایسا مہربان وشفیق ہو جیسے کہ اوسکے والدین ہوتے ہین اور مدرسین سے التماس ودرخواست محبت ومحنت کرے اور تہوڑی تہوڑی دنون مین مدرسین وطلبہ کیا پڑہاتے وپڑہتے ہین دریافت کرتا رہے اور جلد جلد امتحانات لیا کرے تا وہ ترقی مین سعی کرین اور جو طلبہ کہ ترقی کرین اون کے اعزاز واکرام وانعام مین مبالغہ کرے - اور بادشاہ کی طرف سے یہ امور ایسی طور پر مقرر وجاری کرا دے کہ طلبہ آپس مین منافست وغبطہ پیدا کرین اور ترقی کر کے اوس منفعت کے حاصل کرنے مین مسابقت کرین - اگر طلبہ امتحان مین کامیاب نہ نکلین تو اوسکی وجہ دریافت کرے کہ قصور معلمین کیجانب سے ہے یا طلبہ سے - اگر بسبب تقصیر مدرس ومعید درس ہو تو اون سے شدید مواخذہ کرے اور استرداد وظیفہ وتعطل وتبدل وغیرہ کی سزا دے جس سے معلمین طلبہ کے حق مین اچہاہی

جائیز نہ رکھین ۔ اگر طلبہ کی کہالت و بطالت ہو تو پہلے اونکو سمجھا کر سبق لینے اور ترقی کرنے کی تحریص دے اگر دوبارہ اسپر بھی اہمال و تقصیر کرین تو زجر و توبیخ کرے اور وظیفہ ترغیبی بند کر دے اگر سبب تقصیر و اہمال قصور فہم و عدم مناسبت علم سے ہو تو جس علم سے اوسکو مناسبت ہو اوسکو اوسی علم کے مدرس کے تفویض کر دے تاکہ وہ علم سکھلایا جاوے ۔

طلبہ کے اوقات تعطیل و خلوات کی نگرانی کے لیے نگہبان و ناظر مقرر کرے اگر کسی سے فسق و فجور و منکر ظہور مین آوے و حدود پاوے تو اوسکو محتسب کے سپرد کر دے تاکہ وہ اوسے زجر و توبیخ کرے بہ تشہیر و تادیب و قطع وظیفہ و تحقیر و ایذا ، بلکہ نفی مدرسہ و بلدہ تاکہ دوسرے طلبہ اوس سے عبرت لین ۔ اگر نیک چلنی و شوق و مصروفیت و مشغولیت دیکھی تو اونکی تعظیم مین مبالغہ کرے اور وظیفہ اضافہ کرے جب اس طرح ہو تو عنقریب علم کے دیندار پیدا ہون اور طلبہ مدارج کمال پر ترقی کرین اور استعداد و استحقاق قضا و افتا و تدریس و اعادہ و امامت و خطابت و احتساب و صدارت وغیرہ اون مین پیدا ہو جب طلبہ کی یہ حالت و لیاقت ہو تو بادشاہ سے اونکا حال عرض کرے کہ ہر ایک کو جس جس کام کے وہ لایق ہو خدمت دلوائے تا مملکت مین لوگ اوس سے رجوع کرین ۔ اور جب اہل لوگ مہمات و مناصب شرعیہ و ملکیہ کے تصدی کرین تو رونق علم شرع و عدل و داد پیدا اور چراغ دین و دولت افروختہ ہو ۔ اس طریقہ سے شیخ الاسلام و بادشاہ حفظ علوم شرعیہ سے عہدہ برا و حفاظت شریعت من حیث العلم کا فریضہ ادا کر سکتے ہین ۔

یہ امور وہ تھے جنکو فقہا نے حفظ علوم شرعیت و حفظ شریعت من حیث العلم

سکے بارہ مین کتب احکام سلطانیہ مین لکھا ہے۔ اس تمام تقریر کا ماحصل یہ ہوا
کہ بادشاہ پر چونکہ حفظ شریعت من حیث العلم واحیائی علوم شریعت فرض وواجب
اوّل ہے اور اوس کا کام ہے کہ وہ اپنی رعایا کو اقدام احکام شریعت وعلوم
شرعیہ پر ماموروجبور کرے تو ہر بادشاہ کا حق ہے کہ اپنی رعایا کو مثل پابندی
سایر قوانین شرعیہ و عدلیہ وسیاسیہ کے اسکی پابندی واقدام والتزام پر بہی مجبور
کرے اسی لئے تمام ممالک متمدنہ دول سیاسیہ یورپ وامریکا وجاپان مین تعلیم
جبری و بلا فیس یعنی مفت کر دی گئی ہے اور ابتک اسقدر وہان بہ نسبت قوانین
شرعیہ کے نقص باقی ہے کہ کفایت طلبہ وہان نہین ہوتی ہے جیساکہ مسلمانون مین
بمقتضائی فقہ وقانون ملی دولت پر واجب ہوتی ہے۔ عہد خلافت راشدہ سے
مصرف بیت المال کے ابواب خرچ مین مد کفایت علماء طلبہ مثل اور اخراجات
ضروریہ دولت وحکومت کے مثل سد ثغور (فائیٹر پروٹکشن) وبنا رقنطرہ وجسر
وغیرہ تعمیرات مصالح عامہ (پبلک ورکس) کے مکتوب ومحسوب ہوتا تہا خلیفہ
اوّل کے عہد مین الی السویہ بیت المال سے عطامقرر ہوتی تہی پہر خلیفہ دوم نے
بقدر حاجت وفقہ وفضل عطا مقرر فرمائی اور اوسی کے تقلید مین بعد ہوتی چلی آئی
جب مین فرضیت علم اور اوسکی شرعاً جبری ہونے کو بدلائل شرعیہ بہی ثابت کرچکا
تو اس مقام پر مناسب جانتا ہون کہ علم کی افضلیت وشرف واثابت پر جوادلہ
عقلیہ ونقلیہ کتاب وسنت وعقل وحکمت سے علما نے لکھے ہین اون کو بہی ضمناً
نقل کرون تا لوگون کو اوسکے فضائل وفوائد سے رغبت ہو اور اوسکی فرضیت
ومنفعت زیادہ تر موکد ہوجائے۔

فضیلت علم وعلما پر اسقدر ادلہ نقلیہ ہین کہ اگر اون کا احصاء واستقصا کیا جائے

تو ایک مبسوط کتاب لکھنی پڑے گی مصنفین اسلام نے اس بارہ مین تصانیف مفردہ
و مستقلہ لکھے ہین چنانچہ حافظ ابن عبد البر و آدم ابی ایاس استاد بخاری و مرتی
کی کتاب العلم اور ابن قیم کی مفتاح دار السعادہ دو مبسوط جلدون مین اور کتاب
ادب الطلب قاضی شوکانی کے اور کتاب جواہر العقدین فی فضل الشرفین شرف العلم
والنسب العلی علامہ علی سمہودی کی اور کتاب العلم بعض علماء مکہ کی اور معارف العلوم شیخ
محمد خلیل بدخشانی کے اور کتاب تعلیم المتعلم و طریق التعلم زرنوجی کے اور ابن دقیق العید
کتاب اس بارہ مین مشہور و معروف ہے اور کتب حدیث و سلوک مین تو عموماً
ایک باب ہے اسی غرض سے منعقد کیا جاتا ہے چنانچہ احیاء العلوم امام غزالی و بحار الاثر
محاسبی و قوت القلوب جعفر مکی و عین العلم وغیرہ اسی قسم کی کتب ہین صحاح ستہ و
مسانید و سنن و معاجم وغیرہ کتب حدیث مین کتاب العلم مستقلاً مکتوب و مرقوم
ہوتی ہے کتب ترہیب و ترغیب منذری و ابن حجر وغیرہ مین بھی اس قسم کے احادیث
کا مفصل ذکر موجود ہے۔

علم کی فضیلت و جہل کی رذالت اوس کے منافع اور اوس کے مضار سے اگرچہ اہل اسلام مین کریا کا ہر

والا بھی آگاہ کیا جاتا ہے اور ہندوستان کے مبتدی لڑکون کا سبق بعد حمد و نعت کے یہی
ہوتا ہے کہ۔

نظم

بنی آدم از علم باید کمال ٭ نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
چو شمع از پئے علم باید گداخت ٭ کہ بی علم نتوان خدا را شناخت

خردمند باید طلبگار علم * که پیوسته گرم ست بازار علم * کسی را که شد در ازل بخت یار * طلب کردن علم کرد اختیار * طلب کردن علم شد بر تو فرض * وگر واجب است از پیش قطع ارض * بر و دامن علم گیر استوار * که علمت رساند بدار القرار * میاموز جز علم گر عاقلے * که بے علم بودن بود غافلے * ترا علم در دین و دنیا تمام * که کار تو از علم گیرد نظام *

تضمین

(برعایت لفظ نظام یہ تضمین پیشکش اولی الاقیام ہے)

بزرگان ملک و عزیزان تمام * ہمہ کام جویان خاصان و عام * ہیم پاشے من برایید کام * برارید کام از مدار المہام * بخوانید این نظم را صبح و شام * بر بندگان حضور نظام * ز جہال کے ملک گیرد نظام * کز یشان بود ملک بی ننگ و نام * ز جہل ہالی ملک نظام * نگیرد قرار سے نظام نظام * قوام نظام و قیام نظام * ز علم ست اسے شاہ آصف مقام * سرایم سخن پختہ سے نے حرف خام * بشنو حرف این خیرخواہ انام * غرض چون نباشد کلام ست تمام * کلام غرض جملۂ ناتمام * ترا کام بخشد بد نیاو نام * یکی گوش کن حرف ملا نظام * چہ خوش گفت سعدی معجز نظام * کہ در دمے نباشد کسی را کلام * ترا علم در دین و دنیا تمام * که کار تو از علم گیرد نظام *

ادلہ فضیلت علم از کتاب اللہ

(۱) مفسرون نے آیہ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا الآیہ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ

— اور سکہلا دیے اللہ تعالے نے آدم کو تمامی اسماء —

یہ آیت فضل علم پر دلالت کرتی ہے کیونکہ خدا تعالے نے خلقت آدم کی حکمت کے بیان مین کسی چیز کو سوائی صفت علم کے بیان نہین فرمایا اگر علم سے کوئی صفت اشرف و اعلی ہوتے تو آدم کی خلقت کی وجہ اوسی کو ٹھہراتا اور اوس کا اظہار

فضل اوس صفت کی کرتا نہ علم سے دیکھو پہلے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ (اِنِّیْ جَاعِلٌ
تحقیق مین کرنے
فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً) جب فرشتون نے یہ کہا کہ (اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا) ترجمہ
والا ہون بیچ زمین کے ایک خلیفہ (کیا کر دانتا ہے تو بیچ زمین کے اوس شخص کو جو کہ فساد کریگا بیچ اوس کے)
خدا نے کہا کہ (اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ) پس خدا نے فرشتو نکے جواب مین یہی ارشاد
(تحقیق مین جانتا ہون اوس شئے کو کہ جسکو تم نہین جانتے ہو)
فرمایا کہ مین عالم ہون اپنی کسی صفت جلال و جمال کو مذکور نہین کیا نہ موجب اون کے
سکوت کا اپنی صفات قدرت و غنا و کبریا و جبروت کو گردانا جس سے معلوم ہوا کہ
صفت علم ساری صفات جلالیہ و کمالیہ کے مافوق ہے اور آدم علیہ السلام کے
فضیلت بھی علم ہی سے بیان کی یہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ علم اشرف
صفات ہے یہانتک کہ فرشتو نکی تسبیح و تقدیس و عدم معصیت پر آدم کے فساد
و سفک دم کو ترجیح صرف علم ہے کی وجہ سے ہوئی کہ مسجود ملائکہ و خلیفۃ اللہ
ہوگئے۔ پھر اس علم کی برکت سے تو یہ نصیب ہوئی وصفی بندگی و خاصت
اجتبا پائی۔

الحاصل فضیلت علم پر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و عقل و حکمت دلالت
کرتی ہے چنانچہ ہم ادلہ کتاب اللہ کے بعد باقی ادلہ سنت و حکمت بھی بترتیب
ثبت کرتے ہین۔

(۲) خدا تعالے نے علم کو حکمت سے تعبیر فرمایا اور حکمت کی عظمت و بزرگی
ظاہر فرمائی جیسے (وَاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا ۱ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ ۲
اور دیا ہم نے اوسکو یعنی علم لڑکپن مین اور تحقیق دی ہم نے لقمانکو حکمت یعنی علم
وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ۳ - خدا تعالے نے ہمکو بہت کم علم دیا ہے

اور جو شخص کو دیجاتی ہے اوسکو حکمت یعنی علم حکمت کا پس تحقیق دے گئی ہے اوسکو خیر کثیر
جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا اور
اور نہین دیا گیا تم کو علم مگر تھوڑا۔
دنیا کو بھی قلیل تعبیر فرمایا کہ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ پس دنیا جو قلیل ہے اوسکی کیفیت
کہو یا محمد متاع دنیا کی تھوڑی ہے
ہم دریافت نہین کر سکتے تو جسکو خدا کثیر کہے اوسکو ہم کیونکر تمام و کمالا دریافت کر سکتے ہین
دنیا کے قلیل و علم کے کثیر ہونے پر دلیل عقلی بھی قایم ہے کیونکہ دنیا متناہی القدر
و متناہی العدد و متناہی المدت ہے اور علم کے قدر و عدد و مدت کی کوئی نہایت نہین ہے
اور خدا اس سے جو سعادت حاصل ہوتی ہے اوسکی انتہا ہے۔
(۳) خدائے تعالی فرماتا ہے کہ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ
کیا برابر ہوتے ہین اہل علم اور بے علم لوگ
اسی طرح قرآن مین سات چیزون مین عدم استوا کا ذکر ہے قُل لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ
کہو یا محمد نہین برابر ہوتا ہے پلید
وَالطَّيِّبُ یعنی حلال و حرام وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ وغیرہ خبیث
اور پاک
اور نہین برابر ہوتے ہین اندھیرا اور نور
و طیب و ظلمات و نور و ظل و حرور مین فرق کیا ہے اور سب کا مآل و مرجع اگر بتامل و غور
دیکھا جائے تو عالم و جاہل کے فرق کی طرف منتہی ہوتا ہے۔
(۴) آیہ ثانی ہدایہ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ
اور فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور فرمانبرداری کرو تم اوسکے
مِنكُمْ مین اصح اقوال پر اولی الامر سے مراد و مقصود علما ہین کیونکہ بادشاہون کو
رسول اور اہل امر کی جو تم ہی مین سے ہو۔

یعنی انتظامات و انتظامات ملکیہ و دینیہ مین تابع علما ہونا پڑتا ہے نہ علما کو بادشاہون کے
سے إِنَّ الْمُلُوكَ لَيَحْكُمُونَ عَلَى الْوَرٰى ؛ وَعَلَى الْمُلُوكِ لَيَحْكُمُ الْعُلَمَاءُ
تحقیق بادشاہ البتہ حکم کرتے ہین مخلوقات پر لیکن بادشاہون پر لوگ حکم کرتے ہین علما
(۵) فضیلت و رفعت علم و علما پر نص يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ
بلند کرتا ہے اللہ تعالی درجات ان لوگون کو جو
الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ناطق ہے خدائے تعالی نے چار چیزون کے
ایمان لائے ہین تم مین سے اور نیز ان لوگون کے کہ جنکو علم دیا گیا ہے۔
درجات بیان فرمائے ہین - پہلی تو مومنین بدر کے لئے کہ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ
سوائے اسکے نہین کہ مومن وہی
الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ الی قولہ تعالی لَهُمْ دَرَجَاتٌ
لوگ ہین کہ جسوقت اللہ یاد کیا جاوے تو خوفناک ہو جاتے ہین دل انکے یعنی واسطے انکے درجے ہین
دوسرے مجاہدین کیلئے کہ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَاتٍ
اور فضیلت دی ہے اللہ تعالے نے مجاہدین کو ان لوگون پر جو بیٹھے رہین
تیسرے صالحین کیواسطے جیسے فرماتا ہے وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّا
اور جو شخص کہ آتا ہے پاس اللہ کے بحالت ایمان
لِحَاتِ فَأُولٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰى - چوتھی علما کے لئے - ان آیات کو
کہ تحقیق اچھے عمل کئے ہین اوسنے پس اونہین لوگون کے لئے بلند مرتبہ ہین
غور کرنیسے مراتب کا تفاوت اور ہر ایک کے درجات کا حال دریافت ہو سکتا ہے کہ اہل بدر
کو مومنین پر اور انہین سے مجاہدین کو قاعدین پر اور صالحین کو مجاہدین پر اور اہل علم
کو سب پر درجات فضیلت عطا فرمایا پس علما افضل الناس ہوئے
(۶) پہلی پہل جو وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ یہہ تھی کہ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ

پڑھ تو ساتھہ نام رب اپنی کی جو کہ خالق ہے ایسا خالق کہ پیدا کیا ہر اوس نے انسانکو علقہ سے پڑھ اور رب

الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

بزرگ تیرا وہی ہر کہ جس نے تعلیم دی ہے ساتھ قلم کے اور سکھایا اسے جس نے انسانکو جو کچھہ کہ وہ نہین جانتا تہا ۔

اِس آیت مین سب سے پہلے نبی کو پڑہنے کا حکم ہوا اور اپنا امتنان و احسان تعلیم قلم و تعلیم مالم یعلم سے ارشاد و بیان فرمایا اور خلقت انسانی جو کہ علقہ سے ہر اور محض بے ادراک اور ناکارہ ہر اوسکا اکرام و شرف بعلم بیان فرمایا یعنی ابتداء خلقت میں اِس قدر ارزل حالت مین تہا جب علم حاصل کیا تو مرتبہ غائیت شرف و کمال مین اعتلا حاصل کیا اور خلعت خلافت و تشریف (کَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ) سے ببرکت و دولت علم مشرف و ممتاز و سرفراز ہوا اور بنا بر اوس قاعدہ اصولیہ کے کہ ترتب حکم و صفیہ مشعر ہوتا ہر کہ وصف علت حکم ہے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خود خدا تعالے جو مستحق وصف اکرمیت ہوا ہر اِس لیئے کہ اوس نے بنی آدم کو علم عطا فرمایا اس سے ظاہر ہے کہ علم سب اشیا سے اشرف ہر ورنہ اوسکا افادہ و افاضہ دوسرے صفات کے افاضہ و افادہ پر اشرف و اکرم نہ ہوتا ۔

(۷) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۔

سوا اِس کے نہین کہ جو لوگ کہ اوسکے بندونمین سے اللہ سے ڈرتے ہین وہ صرف علما ہین

اِس آیت کے دو قرارت ہین اگر اللہ کو فاعل (یخشی) اور علماء کو مفعول پڑہین تو اوسکا معنی یہ ہوگا کہ اگر خدا کسی سے ڈرتا تو علما سے ڈرتا کیونکہ وہ اہل تمیز ہین اور جانتے ہین کہ کیا جائز ہے اور کیا ناجائز ہے جاہل جنکو کچھہ تمیز و علم نہین کسیکو اونکی کیا پروا ہو سکتی ہے اور اون کی طرف کب کوئی التفات کر سکتا ہر اس قرارۃ مین علما کے منصب و شان کی کوئی حد باقی نہین رہی کہ خدا تک اونکا لحاظ و اعتنا کرتا ہر

قرارۂ مشہور ہے تفضیلت علم و علما کا استنباط اس طرح ہوتا ہی کہ علما اہل خشیۃ سی ہین اور جو اہل خشیت ہین وہ اہل جنت ہین تو علما اہل جنت سے ہوئی بلکہ صرف علما ہے اہل خشیۃ و جنت ہین کیونکہ لفظ انما مقتضی حصر ہے ۔ علما کا اہل خشیت سی ہونا تو اسی آیت سے ثابت ہی اور اہل خشیت کا اہل جنت سی ہونا ان آیات سے ثابت ہوتا ہی کہ جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ الی قولہ لِمَنْ جزا اونکی نزدیک اونکے رب کے باغ ہین ہمیشہ رہنے والے کہ جاری ہین نیچے اونکے خَشِيَ رَبَّهُ ۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ پس یہ مقام فوز کبیر ہے ۔ نہرین ۔ اور واسطے اوس شخص کے جو کہ ڈرتا ہی کہڑا ہونے سے سامنے رب اپنی کے دو بہشت ہین ۔ جو عالم باللہ ہو اوسپر خشیت اللہ واجب ہی کیونکہ جو جسکو نہین جانتا وہ اوس سے ڈر ہی نہین سکتا مگر صرف جاننا ہی مستلزم خشیت نہین ہو سکتا بلکہ اور تین امور کا جاننا بہی اوسکے ساتھ ضروری ہی پہلی اوسکی قدرت کا علم ہونا چاہیے کیونکہ بادشاہ جانتا ہی کہ اوس کے افعال قبیح کو اوسکی رعیت جانتی ہی مگر وہ اوسنے نہین ڈرتا کیونکہ وہ جانتا ہی کہ رعیت اوسکی دفع منع پر قادر نہین ۔ دوسرے یہ کہ یہ جانے کہ وہ عالم ہے کیونکہ چور جانتا ہی کہ بادشاہ قادر ہی لیکن اوسکے ساتھ یہ بہی جانتا ہے کہ وہ اوسکی چوری سے واقف و آگاہ نہین اسلئے وہ نہین ڈرتا ۔ تیسرے یہ کہ وہ حکیم ہے کیونکہ مسخرہ جانتا ہی کہ بادشاہ اوس کے منع پر قادر ہے اور اوس کے قبائح سے بہی واقف ہی لیکن اوسکی اس مسخرہ پن سے راضی ہی منادمت دوست ہی نہ حکیم طبع ۔ جب یہ تینون علم کسی کو حاصل ہون تو مستلزم خوف ہین پس ثابت ہوا کہ بندہ اپنے خدا سے ڈر نہین سکتا بدون اسکے کہ وہ جانے کہ خدا عالم جمیع معلومات ہی اور کل مقدرات پر قادر ہی اور وہ منکرات و محرمات سے خوش نہین ناراض ہے ۔ دوسرے دلیل خوف کے سبب خشیت ہونیکی یہ ہے

کہ جب کسی بندہ کو لذت عاجلہ ملے مگر وہ خلاف امر اللہ ہو اور اوس کا ترک نافع منفعت و مغفرت و الم آجل پر شامل ہو تو عقل کا مقتضا یہ ہے کہ ترجیح جانب راجح کو دے پس نور علم سے جب کہ وہ یہ سمجھے کہ لذت عاجلہ بمقابلہ الم آجل کے حقیر ہے تو لامحالہ اوس سے وہ ڈرتا اور رہا گیا ہے اور یہ ترک اوسکی امر واجب کو اختیار کرتا ہے تو اہل ثواب و اہل جنت سے ہو جاتا ہے الغرض بشواہد عقلی و نقلی یہ ثابت ہو گیا کہ عالم باللہ خائف ہوتا ہے اور خائف اہل جنت سے ہے۔

(۸) وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔ یہ آیت ادل دلایل فضیلت و رفعت و نفاست

اور کہو اے رب زیادہ کر تو مجھکو علم۔

و رجت علم پر ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم کے ساتھ خدا کی فرط محبت ہے کیونکہ اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ازدیاد علم کے دعا کا حکم فرمایا نہ دوسری شئی کا۔ قتادہ کہتے ہین کہ اگر کوئی بس کرتا علم سے تو حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام بس کرتے اور حضرت خضر علیہ السلام سے یہ درخواست نفرماتے کہ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا۔

کیا تابعداری کرون مین تیری اوپر اس امر کے کہ سکھلاوے تو مجھے اوس بھلائی مین سے جو کہ سکھلائی گئی تو

حضرت کبریت احمر شیخ اکبر قدس سرہ الانور فصوص مین ارشاد فرماتے ہین کہ قیامت مین ہر شئے سے سوال ہوگا مگر علم سے سوال نکیا جائیگا کیونکہ خدا تعالے نے اپنی حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسکو زیادہ طلب کرنے کا حکم فرمایا ہے پس جو زیادہ تحصیل کرے اور اوسمین اپنا وقت و مال زیادہ تر صرف کرے اوس کا سوال نکیا جائیگا۔

(۹) خدا تعالی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبان اقتنان سے بیان فرمایا کہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ۔

اے آدمیو سکھلایا گیا ہون مین جانورونکی بولی اور دیئے گئے ہے ہمکو ہر شے۔

حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسی بادشاہت نصیب ہتے کہ لَا یَنۡبَغِیۡ لِاَحَدٍ
کہ لایق ہو واسطے کسی کے
مِّنۡۢ بَعۡدِیۡ ۔ جسکی شان مین ہے باوجود ایسی بادشاہت و سلطنت ہونے کے
میرے بعد ۔
آپ نے اوسپر افتخار و امتنان نعمت الٰہی کا اظہار نکیا بلکہ علم منطق طیر پہ افتخار فرمایا
(۱۰) ہدہد باوجودیکہ حضرت سلیمان کا ادنی فرمان بردار حقیر و معاتب تہا
اسپر بھی اوس نے اس کہنے کی جرأت کی کہ اَحَطۡتُّ بِمَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ
دریافت کیا ہے مین نے اوس جگہہ کو کہ تو اوسکو نہین جانتا
اگر علم اشرف و اعز اشیا سے نہ ہوتا تو ہرگز ہدہد کو یہ جسارت و جرأت ایسی حالت
مین نہ ہوتی ۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ کیسا ہی ادنی و کہٹیل شخص کیون نہ ہو جب وہ پڑہ
لکھہ جاتا ہے تو اوس کی جرأت و ہمت بڑہ جاتی ہے اور رائے بھی کہل جاتی ہے اور
اوسکی بات بادشاہون تک کو موقع پر ماننی پڑتی ہے اور اوسکے دلسے رعب جاتا رہتا ہے یہ صرف علمکی برکت و دولت
ہے ۔
(۱۱) وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا ۔
اور سکہلادیا تجہکو جو کچہہ کہ تو نہین جانتا تہا اور ہے فضل اللہ کا تجہہ پر عظیم ۔
وَمَنۡ يُّؤۡتَ الۡحِكۡمَةَ فَقَدۡ اُوۡتِىَ خَيۡرًا كَثِيۡرًا ۔ دیکھیے علم کو اپنا فضل عظیم و
اور جس شخص کو حکمت دی گئی ہے پس تحقیق اوسکو خیر کثیر دی گئی ہے ۔
حکمت کو خیر کثیر کرکے تعبیر کیا ہے جس سے علم کی شان و شرافت و فضیلت و
عظمت ثابت و ظاہر ہے ۔
(۱۲) اَلرَّحۡمٰنُ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ۔ اس سورہ مین اللہ تعالے نے اپنی سارے نعمتو
رحمن نے سکہلایا قرآن کو ۔

علم کو مقدم کیا ہے جس سے اوسکی فضیلت و اہمیت و اولیت و اولویت ثابت و ظاہر ہے

ف صرف قرآن ہی نہین بلکہ تمام کتب آسمانی فضیلت علم پر ناطق ہین

(۱) توراۃ مین بیان ہوا ہے کہ عَظِّمِ الْحِکْمَةَ وَاَتْرُکِ الْاٰخَرَ الْحِکْمَةُ فِی قَلْبِهِ لَا

تعظیم کر تو حکمت کی اسلئے کہ مین حکمت کو کسی بندہ کے دل مین

وَاَمَادَتْ اَنْ اَغْفِرَ لَهُ فَتَعَلَّمْهَا ثُمَّ اعْمَلْ بِهَا ثُمَّ ابْذُلْهَا تَنَالَ بِذٰلِکَ

نہین رکہتا مگر یہہ کہ ارادہ کرتا ہون کہ اوسکو بخشدون پس تو حکمت کو سیکھ اور پھر اوسکے ساتھ

کَرَامَتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ امثال باب (۸) آیت (۳۳) تربیت

عمل کر پھر تو اوسکو شائع کرتا کہ تو اس کی برکت سے میری کرامت کو دنیا اور آخرت مین حاصل کرے

کو سنو کہ تم دانشمند بنو اور اوس سے کنارہ نکرو اور اسی کے باب (۱۰) آیت

(۳۳) اور باب (۱۶) آیت (۲۱) مین اور خروج کے باب (۳۱) آیت (۳) مین

اور تواریخ کے باب (۱۵ و ۲۵) آیت (۷ و ۳) اور ایوب کے باب (۳۳) آیت

(۱۶) مین تعلیم و تعلم کا ذکر ہوا ہے۔

(۲) زبور مین فرمایا ہے کہ یَا دَاؤدُ قُلْ لِاَحْبَارِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

اے داؤد کہدے تو بنی اسرائیل کے علما اور رہبانون کو کہ

وَرُهْبَانِهِمْ حَادِثُوْا مِنَ النَّاسِ الْاَتْقِیَاءَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فِیْهِمْ تَقِیًّا فَحَادِثُوا

اتقیا سے ہمکلام ہو تم پھر علما سے پھر عقلا سے اسلئے کہ تقوی اور علم اور عقل ایسی

الْعُلَمَاءَ فَحَادِثُوا الْعُقَلَاءَ فَاِنَّ التُّقٰی وَالْعِلْمَ وَالْعَقْلَ ثَلَاثُ

تین مراتب ہین کہ نہین کیا مین نے ان مین سے ایک کو بھی اپنی خلقت مین سے کسی مین

مَرَاتِبُ مَا جَعَلْتُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فِیْ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِیْ وَ

مگر یہہ کہ مین اوسکے ہلاک کرنیکا ارادہ کرتا ہون۔

اَنَا اُرِیْدُ اِهْلَاکَهُ۔ زبور کے باب (۱۹) آیت (۸) مین لکھا ہے کہ خداوند کے

شہادت بہی ہے کہ سادہ دلون کو تعلیم دینے والی ہے۔ خدا نے تقوی کو علم پر پہلے
مقدم فرمایا کہ وہ بدون علم کے نہین پایا جاتا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ خشیت بدون
علم کے نہین حاصل ہوتی اور موصوف بامرین اشرف ہوتا ہے موصوف بامر واحد سے
اور علم کو عقل پر اسلیے مقدم کیا کہ عالم ضرور ہے کہ عاقل بہی ہو اور عاقل ضرور نہین کہ
عالم ہو کبہی غیر عالم بہی ہوتا ہے پس عقل مانند بذر کے ہے اور علم مانند شجر کے اور تقوی
مثل ثمر کے ہے۔

(۳) انجیل کے سترہوین بارہ مین فرماتا ہے کہ وَیْلٌ لِمَنْ سَمِعَ بِالْعِلْمِ فَلَمْ یَطْلُبْہُ کَیْفَ یُحْشَرُ
ویل ہے واسطے اوس شخص کے جو کہ علم کو سنتا ہے پہر اوسکو طلب نہین کرتا وہ شخص کسطرح گروہ کیا جاویگا
مَعَ الْجُہَّالِ اِلَی النَّارِ۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوْہُ فَاِنَّ الْعِلْمَ اِنْ لَمْ یُسْعِدْکُمْ
جاہلونکے ساتہ آگ کیطرف جاوے۔ تم علم کو طلب کرو اور سیکہو اوسکو اسلیے کہ تحقیق علم اگر
لَمْ یُشْقِکُمْ وَاِنْ لَمْ یَرْفَعْکُمْ لَمْ یَضَعْکُمْ وَاِنْ لَمْ یُغْنِکُمْ لَمْ یُفْقِرْکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا نَخَافُ اَنْ نَعْلَمَ
تمکو نیک بخت نہ بناویگا تو بدبخت تو بناویگا اور اگر اوس نے تمکو بلندی نہ بخشی تو پستی بہی نہ دیگا
فَلَا نَعْمَلُ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا نَعْلَمُ فَنَعْمَلُ وَالْعِلْمُ شَفِیْعٌ لِصَاحِبِہٖ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ لَا یُخْزِیَہٗ
اور اگر اوس نے تمکو غنی نہ کیا تو درویش بہی نہ کریگا۔ اور یہ نہ کہو کہ ہم خوف رکہتے ہین کہ اگر علم پڑہین
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ مَا ظَنُّکُمْ بِرَبِّکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ ظَنُّنَا اَنْ یَرْحَمَنَا
پس عمل نکرین لیکن کہو کہ ہم علم پڑہینگے پہر عمل کرینگے اور اپنے صاحبکی شفاعت کرتا ہے اللہ
وَیَغْفِرَ لَنَا فَیَقُوْلُ اِنِّیْ قَدْ فَعَلْتُ اِنِّیْ قَدِ اسْتَوْدَعْتُکُمْ حِکْمَتِیْ لَا لِشَرٍّ اَرَدْتُہٗ
علم کے بارہ مین اللہ تعالے پر حق ہے کہ اوسکو ذلیل نکرے اور اللہ تعالی قیامت کے دن کہیگا کہ اے
بِکُمْ فَادْخُلُوْا فِیْ صَالِحِ عِبَادِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ بِرَحْمَتِیْ۔
جماعت علما کی تمہارا کیا گمان ہے اپنے رب کی حق مین علما کہینگے کہ ہمارا گمان ہے کہ ہمارا رب
ہم پر رحم کریگا اور بخشدیگا پس اللہ تعالے کہیگا کہ تحقیق مین بخشدیا تحقیق مینے تمکو اپنی حکمت بطور ودیعت

ہی ہون واسطے کسی شئے کے ارادہ کیا ہو مینے پس تم میری نیک بندونکی ساتھ میری جنت مین
بیچ رحمت کی ساتہ داخل ہو جاؤ۔
مقاتل بن سلیمان کہتا ہی کہ مینے انجیل مین دیکھا ہی کہ خدا تعالےٰ حضرت عیسیٰ سے ارشاد
فرماتا ہی کہ یا عیسیٰ عظم العلماء و اعرف فضلہم فانی فضلتہم علی جمیع
ای عیسیٰ تعظیم کر تو علما کی اور اونکی فضیلت کو پہچان اسلیئے کہ تحقیق مینے اونکو فضیلت اپنے
خلقی الا النبیین و المرسلین کفضل الشمس علی الکواکب و
تمامی مخلوقات پر بغیر نبیون اور مرسلونکے ایسی دی ہے جیسے آفتاب کی فضیلت اوپر ستارو
کفضل الاخرۃ علی الدنیا و کفضلی علی کل شئ۔
اور جیسے کہ آخرت کی فضیلت اوپر دنیا کے اور جیسے کہ میری فضیلت اوپر ہر شئی کے ہے۔
الف ہنود کے کتب سماوی و مذہبی مین فرضیت و افضلیت علم کے بارہ مین بہت
کچھ لکھا ہی جسکو بالاختصار درج ذیل کیا جاتا ہی۔
وید مین بکرات و مرات تاکید تعلم و تعلیم کی گئی ہے منو نے بھی منسمرتی کے حصہ (۴)
اشلوک (۱۹) مین تعلیم علم کو فرض بتایا ہی۔ ہنود کے پاس وید و اخلاق وسلوک
جو دل کو پاک و صاف کرے اور علوم معاش جو ضروری المعیشہ ہین اور جو بقائے
صحت جسمانی مین مفید ہین ان سب کا سیکھنا فرض ہی۔ مگر عموما وید اور اوسکی
چھ انگ اور ریتا آولنہ سوائے برہمن چہتری ویش کے دوسرے کو اس کے
سیکھنے کی اجازت نہین ہے۔ اور بعض کہتے ہین کہ کوئی علم نادرست
نہین ہے کیونکہ اوس سے انتفاع و سعادت مقصود ہے و ازالہ ضرر و نفاع
عموم خلق مقصود ہے۔
ہنود کے پاس چودہ ودہیا (علوم) اور چونسٹھہ کلان یعنے فنون ہین جسکے
تفصیل یہان غیر ضروری ہے مگر باعتبار اقوام کون کسکو سیکھنا جائز اور

سکونا جائز ہے اسکی تفصیل حسب ذیل ہی۔

(۱) برہمن ۔ وید ۔ اپوید ۔ سانکھی شاستر ۔ دہرم شاستر ۔ ویدانت ۔ لوکک شاستر سیکھی دوسرے کو اسکی اجازت نہین ممنوع ہی ۔ وید کا سیکھنا فرض ہے مگر عورت کو حرام ہی۔

(۲) چھتری کو اپوید و دہنر اپوید کے سیکھنے کی اجازت ہی ۔ ارتھ شاستر اپوید برہمن و شتری دونوں کو جائز ہے ۔ ششترنیتی کا سیکھنا چھتری کو فرض ہی ۔

(۳) ویس وشودہر گاندہرو اپوید سیکھہ سکتی ہین ان کو بیوپار و کھیتی و دستکاری و حرفت کا سیکھنا چاہیے سارے کلان فنون سب قوموں کو جائز ہین کسیکو ممنوع نہین ۔

منو لکھتا ہی کہ آدمی ضعف و کبر سن سے مرتعش ہو جانے سے بزرگ نہین ہوتا بلکہ نوجوان عالم کو فرشتی بہی بزرگ جانتے ہین ۔ بی علم کی تمثیل مثل فیل و اسپ چوبین دام چرمین کی ہے ۔ دنیا مین بے علم اسی طرح ذلیل و بے کار رہے جیساکہ خنثیٰ عورت عورت کے حق مین ۔ ۔

پنچو اکھیان مین لکہا ہی کہ اولاد کا سرے سے نہ ہوتا اور ہوکر مرجانا اسقدر مکلف نہین جسقدر کہ بے علم اولاد موذی و مکلف والدین ہین ۔

راجہ امر سنگھہ کا قول ہے کہ حمل کا ساقط ہو جانا عورت کی قربت ہی نکرنی اولاد کا مرجانا یا لڑکی کا ہونا یا عورت کا عقیم رہنا یہ سب اس سے بہتر ہی کہ خوبصورت با نصیب دولت مند بی علم لڑکا ہو ۔ بی علم اولاد ایسی ہی غیر مفید ہے جیسے بے دودہ کی گائے ۔

راجہ بہرت ہری بطور سوال و جواب کے اپنے دیوان مین لکھتے ہین ۔

(۱) دنیا مین فائدہ مند کیا چیز ہے ۔ عالم کی ملاقات ۔

(۲) دنیا مین مکلف کیا شی ہے — جاہل سے ملنا ۔

(۳) دنیا مین بہترین محبوبہ کون ہے — علم جو حاضر ہے

(۴) دولت کیا ہے ۔ — علم ۔

(۵) علم کیا ہے — شرایع پر اعتقاد رکہنا

(۶) عالمونکی عزت کیا ہے ۔ — اونکے فتوی پر عمل کرنا ۔

دنیا کے سب زیبایش و آرایش اس زینت کے سامنے کچھہ مال نہین - علم کو چور نہین چرا سکتے حاکم نہ چہین سکتا ہے نہ ضبط کر سکتا ہے نہ اقربا و برادری واسلے ترکہ و ورثہ پا سکتے ہین سفر و حضر مین سوائے اسکے دوسرا کوئی مصاحب و قرین و ہمدم و ہمقدم نہین - کیسا ہی بدصورت آدمی ہو سب اوسکو اس سے چاہنے لگتے ہین یہ چہپی ہوئی دولت ہے تمام فضایل اس سے حاصل ہوتے ہین اجانب و اقربا و راجا کے پاس اسی سے عزت ہوتی ہے پس جو شخص ایسی نافع چیز کو حاصل نہ کرے وہ جانور سے بدتر ہے ۔

مہاراج جاگے ولکہہ جو راجہ رامچندر جی کے سسر کے مرشد تہے متاکہرا مین فرماتے ہین کہ کل زمین ناین مرتبہ جواہر سے بہر کر خدا کے نام پر خیرات کرنے اور تمام عمر عبادت مین مشغول رہنے سے زیادہ تر تحصیل علم کا ثواب ہے اس لئے کل لوگونپر علم کا سیکہنا فرض ہے ۔

کالیداس کا قول ہے کہ چور جب اسکو دیکہہ ہی نہین سکتا تو چرائے کیا جس کے پاس یہ دولت ہو اوسکو کچھہ خوف و خطر نہین بلکہ جسقدر اوسکو دین اوسیقدر اوسکی افزایش ہوتی ہے دنیا فنا ہو جائیگی مگر یہ باقی رہے گی باینہمہ جو امیر و رئیس اسکی قدر و منزلت نہین کرتے وہ حقیر و نادان ہین ۔

ہنود مین اگرچہ راجا اپنی پرجا یعنے رعایا کو دہیان نہ سکہاوے اور نہ سیکہہ

والو نکی سکتا یعنی سزا نکرے تو نرک جاتا ہے اسی طرح باپ وگرو کا حکم ہے۔
اوپ نشد مین مذکور ہے کہ جو اولیا کہ اپنی اطفال واولاد کی تعلیم نہین کرتے
وُہ اونکے قاتل ہین جو سزا عاقبت و دنیا مین خدا در اجا کیطرف سے قاتل کی مقرر
ہے وہی اوسکو ملنی چاہیئے۔
اِس لئے والدین اعمام اخوال جدود الوسے دماد روغیرہ اولیائے مستحق
حضانت و تربیت اطفال پر فرض ہے کہ بچونکو اگر برہمن کے ہون تو پانچ سال
سے اور تعلیم ویدکے لئے آٹھہ سال سے۔ چہتری کے ہون تو گیارہ سال سے
ویش کے ہون تو بارہ سال سے تعلیم دینی فرض ہے۔
منسمرتی کے ساتوین حصہ مین لکھا ہے کہ علم کے خیرات سب سے بڑھکر ہے
جو عالم اسکو ندی اور باوجود صحت وقدرت درس وتدریس سے باز رہے
توراجہ ایسے گرو کو پہلے مرتبہ جرمانہ کرے۔ ایسا گرو دوسرے جنم مین ہمیشہ کنگال
ہوکر پکارتا رہیگا۔ دوسرے بار اگر خطا سرزد ہو تو ایسی معلم و معلم
کو اگر برہمن ہو تو دوسرا لباس پہناکر بےعزتی کے ساتہ شہر بدر کردے
یعنی جنگل مین نکال دے جہان رشی رہتی اور تعلیم دیتے ہین۔ اگر چہتری
ہو تو اوس کا اثاثہ بہی ضبط کرلے۔
والدین سولہ سال تک لڑکون کو مار پیٹ کرسکتے ہین اسکے بعد منع ہے کتاب
دیر متشرہ دہتی مین لکھا ہے کہ زوجہ کو زوج لڑکے کو باپ ملازم وبردہ کو آقا
وبڑا بہائی شاگرد کو استاد درصورت قصور رسّی یا بانس کی لکڑی سے پیٹھہ
پر مارے اگر دوسری جائے مارے تو چور کی سزا دیجاوے گی یعنی درصورت
ضرب شدید سزا سے سارق کا مستحق ہوگا۔
استاد پر فرض ہے کہ طلبہ کو اولاد سے زیادہ چاہے اور اونکی پرورش

و پرداخت کرے ۔ اور منو کا بھی یہی قول ہے ۔
رگ وید مین سے ہے کہ جو راجا اپنی پرجا کو ترک تعلیم و تعلم پر سزا نہ دے و تنبیہ نکرے
وُہ یہان بھی رسوا و بدنام رہیگا اور بعد مرنیکے وُہ اس پاپ کی سزا مین
سورون کے جنم مین پیدا ہوکر گانون کے باہر غلیظ کھانا پھریگا ۔
اگرچہ مہدراجہ وکرم و بھرت ہری و بھوج و دوسرے راجاؤن کے زمانون
مین مثل نرپتی اشوپتی گج پتی چھترپتی خاندانون کے عہد دولت و سلطنت مین
علماء کو کوئی خاص سیاست مقرر نتھی مگر بے علم و ہنر کی بیعزتی و ذلت
عام سوسائٹی و معاشرت و سرکار و دربار مین ایسی تھی کہ قواعد سیاسی
و شرعی سے زیادہ تر اوس کا اثر اونپر عموماً ہوتا تھا اونکے عہود دولت
مین علوم کا چرچہ علی العموم تھا اور علما کی اسقدر قدر و منزلت تھی کہ
ہر ایک بالطبع و بالضرورۃ ادھر متوجہ ہوتا تھا ۔
اس گئے گذرے زمانہ تک ۲۵۲ سنہ فصلی مین سدا شیو شاستری و یاکرن کیسری
رگھوجی بھوسلہ ثانی کی دربار مین بہت نامی عالم تھا بوجہ تبحر علمی راجہ اوسکی
اسقدر منزلت کرتا تھا کہ اس عالم نے ایکبار راجہ کے منزوی کرنی و خلع سلطنت
کی سازش کی جب یہ راز فاش ہوگیا تو راجہ نے اوس سے کچھہ تعرض
نکیا بلکہ بمنت و سماجت اوسکو اپنی دربار سے جدا ہونے نہ دیا ۔ انہین قدر
دانیون سے علم کی رونق و علما کا بازار گرم تھا ۔
خیر فضیلت علمی کو جب ہم نے کتاب اللہ و کتب سماویہ اہل ملل و نحل سے بھی
ثابت کر دیا تو اب سنت و عقل سے اوسکی فضیلت بیان کرتے ہین ۔

ادلہ سنت بر فضیلت علم

(اخبار)

(۱) اتبعوا العلماء فانهم سرج الدنیا ومصابیح الاٰخرۃ

علما کی تابعداری کرو اس سلئے کہ وہ دنیا اور آخرت کے چراغ ہیں۔

(۲) احبسوا علی المؤمنین ضالتهم العلم (فر ابن النجاری عن انس)

مومنو پر ان سکے گم شدہ کو جو کہ علم ہے محبوس رکھو

(۳) المتعبد بغیر فقه کالحمار فی الطاحون (حل عن واثلہ)

عبادت کرنے والا بغیر فقہ کے مانند گدھے کی ہے بیچ چکی کے

(۴) تعلموا العلم وتعلموا للعلم السکینة والوقار وتواضعو

علم کو سیکھو اور سیکھو اسکے لئے سکینہ اور وقار کو اور تواضع کرو واسطے اوس شخص کے

لمن تعلمون منه (طس عن ابی ہریرۃ)

کہ جس سے تعلیم پاتے ہو۔

(۵) طالب العلم بین الجهال کالحی بین الاموات

طالب کرنے والا علم کا درمیان جاہلوں کے ایسا ہے جیسا کہ زندہ درمیان مردوں کے —

(العسکری فی الصحابۃ ابو موسیٰ فی الذیل عن حسان بن سیان)

(۶) اکتبوا العلم قبل ذهاب العلماء وانما ذهاب العلم موت العلماء (ابن النجار عن حذیفۃ)

لکھو علم کو قبل چلے جانے علما کے اور سوائے اس کے نہیں کہ جلد جانا علم کا موت علما کے ہے۔

(۷) ان الفتنة تجیء فتنسف العباد نسفا وینجو العالم منها بعلمه (حل عن ابی ہریرۃ)

تحقیق ایک فتنہ آئے گا اور وہ فتنہ آدمیوں کی بیخ کنی کردے گا اور خلاصی پاوینگے علم والے لوگ اپنی علم کے برکت سے

(۸) إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةً وَدِعَامَةُ هٰذَا الدِّينِ الْفِقْهُ (حب، خط عن ابی ہریرۃ)
تحقیق ہر ایک چیز کے لئے ایک ستون ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے۔

(۹) خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ (ت عن ابی ہریرۃ).
دو خصلتیں ہیں کہ نہیں جمع ہوتے ہیں منافق میں نیک صورت اور فقہ دینی۔

(۱۰) يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ (حم۔ الدارمی۔ طب ابو الشیخ فی تفسیرہ ابن مردویہ)
ای لوگو حاصل کرو علم کو قبل اسکے کہ وہ قبض کیا جاوے اور قبل اسکے کہ وہ اوٹھایا جاوے۔

(۱۱) قَالَ عُمَرُ تَعَلَّمُوا السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ وَاللَّحْنَ كَمَا تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ (ابو عبید فی فضائلہ حبس سعید والدارمی وابن عبد البر)
کہا ہے حضرت عمر نے کہ سیکھو تم سنتونکو اور فرضوں اور خوش ادائی کو جیسے کہ سیکھتے ہو تم قرآن کو۔

(۱۲) عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ تَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ فَإِنَّهُ لَا يُعْذَرُ أَحَدٌ بِاتِّبَاعِ بَاطِلٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ حَقٌّ وَلَا بِتَرْكِ حَقٍّ وَهُوَ يَرَاهَا أَنَّهُ بَاطِلٌ (آدم بن ابی ایاس فی العلم)
روایت ہے احوص بن حکیم سے کہ کہا اوسنے کہ لکھا عمر بن خطاب نے ہر ایک بلدہ کے امیر کیطرف کہ تم دین میں تفقہ کرو اس لئے کہ باطل کی تابعداری میں حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ حق ہے کسی کا عذر قبول نہیں کیا جاتا اور نہ حق کے ترک کرنے سے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ باطل ہے۔

(۱۳) عن عمر انه كتب الى ابى موسى الاشعرى

حضرت عمر سے ہے کہ انہوں نے ابی موسیٰ اشعری کی طرف لکھا کہ بعد اسکے پس سمجھ

اما بعد فتفقهوا فى السنة وتفقهوا فى العربية واعربوا القرآن

کہ تم سنت کو جانو اور عربیت کو جانو اور قرآن کو اعراب لگاؤ اس سے کہ وہ

فانه عربى (ش)

عربی ہے۔

(۱۴) عن العنبرى قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه

عنبری سے ہے کہ کہا انہوں نے کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

عليكم بالتفقه فى الدين والتفقه فى العربية وحسن

کہ دین میں دانش پیدا کرنے تم کو لازم ہے اور ایسا ہی عربیت اور حسن

العبارة (ابو عبيد)

عربیت میں۔

(۱۵) عمر قال تفقهوا فى العلم قبل ان تسودوا (البخارى)

عمر سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے علم میں فراست پیدا کرو قبل اسکے کہ تم سردار ہو جاؤ۔

(۱۶) ابو موسى كان النبى صلى الله عليه وسلم

ابو موسیٰ سے ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت پڑھتے نماز فجر کے

اذا صلى الفجر انحرفنا اليه لنسئله فمنا من يسأله

تو ہم آنحضرت صلعم کے مونہہ پھیر لیتے تھے پس ہم میں سے بعض تو قرآن کی نسبت

عن القرآن ومنا من يسأله عن الفرائض ومنا من

سوال کیا کرتے تھے اور بعض فرائض کی نسبت سوال کیا کرتے تھے اور بعض

یسالہ عن الرؤیا (للطبرانی فی المعجم الکبیر)
خواب دیکھنے کی نسبت

(۱۷) عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عمر بن عاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے قصد کیا
ہممت ان ابعث معاذ بن جبل وسالما مولی ابی حذیفۃ و
کہ روانہ کروں میں معاذ ابن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ اور ابی بن کعب اور ابن مسعود
ابی بن کعب وابن مسعود الی الامم کما بعث
کو طرف مختلف قوموں کے طرف جیسے کہ روانہ کیا تھا عیسیٰ نے حواریین کو۔
عیسی الحواریین فقال رجل الا تبعث ابا بکر وعمر
پس ایک شخص نے کہا کہ کیوں نہیں روانہ کرتا تو ابابکر اور عمر کو اس لئے کہ یہ
فانہما ابلغ فقال لا غنی لی عنہما انہما منی لتہما من الذہن
دونوں بہت رسائی اور لیاقت رکھتے ہیں پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں
منزلۃ السمع والبصر (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر)
اور کوئی بغیر نہیں رہ سکتا سوا ان کے نہیں کہ ان کا مرتبہ دینے بمنزلہ گوش اور چشم کے ہے

(۱۸) وفی تاریخ ابن خلکان فی ترجمۃ زیاد انہ
اور ابن خلکان کے تاریخ میں یزید ابن زیاد کے حالات میں ہے کہ کاتب مقرر
زیاد واستکتب ابو موسی بعد زیاد ابا الحصین
کیا ابو موسے نے زیاد کے بعد ابا الحصین بن ابی الحر عنبری کو پس اس نے عمر رضی اللہ
بن ابی الحر العنبری فکتب الی عمر رضی اللہ عنہ کتابا
عنہ کے طرف ایک مکتوب لکھا کہ جس میں کسیقدر غلطی کر دی ہے پس عمر نے
فلحن فی حرف منہ فکتب الیہ ان قنع کاتبک سوطا

اوسکی طرف لکھا کہ تو اپنے کاتب کو ایک چابک مار۔

(۱۹) وَفِي عِقْدِ الفَرِيْدِ لِشِهَابِ الدِّيْنِ اَحْمَدُ بِنْ عَبْدِ رَبِّهِ

عقد فرید مین کہ شہاب الدین احمد ابن ربّ الاندلسی کی تصنیف ہے کتاب

الاَنْدُلِسِيّ فِي كِتَابِ اليَاقُوْتَةِ فِي بَابِ الاِعْرَابِ وَاللَّحْنِ قَالَ

یاقوت کی باب اعراب لحن مین ہے کہ کہا

رَجُلٌ لِلْحَسَنِ الْبَصْرِيّ اَنَّ لَنَا اِمَامًا يَلْحَنُ قَالَ اَمِيْطُوْهُ

ایک شخص نے حسن بصری کو کہ تحقیق ہمارے لئے ایک امام ہے جو کہ لحن سے پڑہتا ہے

اَيْ اَزِيْلُوْهُ وَاعْزِلُوْهُ - اس سے معلوم ہوا کہ غدات مین علم کا خیال بہت کچھ تہا۔ غیر عالم کو نہ

حسن بصری نے کہا کہ اوسکو معزول کردو۔

(۲۰) لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَتَّجِرُ فِي سُوْقِنَا هٰذَا اِلَّا

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہمارے بازار مین بجز فقیہ کے کوئی شخص تجارت

مَنْ تَفَقَّهَ - تَفَقَّهْ ثُمَّ اتَّجِرْ

نہ کرے - اور کہا کہ پہلے فقہ سیکہہ اور پہر تجارت کر۔

(۲۱) وَفِي خَبَرٍ غَرِيْبٍ كُلُّ شَيْءٍ يَحْتَاجُ اِلَى الْعِلْمِ وَالْعِلْمُ يَحْتَاجُ اِلَى التَّوْفِيْقِ

اور ایک خبر غریب مین ہے کہ ہر شی علم کی طرف محتاج ہوتی ہے اور علم محتاج ہوتا ہے توفیق الٰہی کیطرف

(۲۲) وَقَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جو شخص علم سیکہتا ہو اوسکی فضیلت میرے

مَنْ عَلِمَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ فَضْلِ مَنْ عَمِلَ

نزدیک عمل کرنے والے شخص کے بزرگی سے زیادہ محبوب ہے۔

(۲۳) قَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے کہتے ہین کہ میرے امت

اُمّتی خمس طبقات کل طبقۃ اربعون عاما فطبقتی وطبقۃ اصحابی
کے پانچ طبقہ ہین ہر طبقہ کے مقدار چالیس برس کی ہے پس میرا اور میرے
اھل العلم والایمان ۔ (الحدیث)
صحابون کا طبقہ وہ لوگ ہین جو کہ اہل علم اور اہل ایمان ہین آخر حدیث تک ۔
(۲۴) روی ثابت عن انس قال قال رسول اللّٰہ صلعم من احب ان ینظر الی
حضرت ثابت انس سے روایت کرتے ہین کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص محبت رکھتا ہے کہ
عتقاء اللّٰہ من النار فلینظر الی المتعلمین فوالذی نفسی بیدہ ما من متعلم
کہ اللہ کے آزاد لوگونکو دیکھے جو کہ آگ سے آزاد ہین پس ضرور ہے کہ علم سیکھنے والونکو دیکھے پس قسم ہے
یختلف الی باب عالم الا کتب اللّٰہ لہ بکل قدم عبادۃ سنۃ و
اوس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میرا وجود ہے کوئی ایسا علم سیکھنے والا نہین جو کہ عالم کی دروازہ کیطرف
بنی لہ بکل قدم مدینۃ فی الجنۃ ویمشی علی الارض والارض تستغفر لہ
پھرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالی اوسکے لیے ہر قدم کے بدلہ ایک برس کیعبادت لکھتا ہے اور اوسکے لیے ہر قدم کے عوض مین ایک
ویمسی ویصبح مغفورا لہ وشھدت الملائکۃ لھم بانھم عتقاء اللّٰہ من النار
شہر جنت مین بنا کرتا ہے اور وہ علم سیکھنے والا زمین پر چلتا ہے حالانکہ زمین اوسکے بخشش مانگتی ہے
اور رات اور دن بخشش مین گزرتا ہے اور ملائکہ اونکی شہادت دیتے ہین کہ یہ وہ لوگ ہین اللہ کے جو کہ
(۲۵) عن انس قال علیہ السلام من طلب العلم لغیر اللّٰہ لم یخرج من الدنیا
انس سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ اللہ کے سوائے کسی دوسرے کیلیے علم کیطلب
حتی یاتی علیہ العلم فیکون للّٰہ ومن طلب العلم للّٰہ فھو کالصائم نہارہ
کرتا ہو وہ ابھی دنیا سے نہین نکلتا کہ علم اوسکے اوپر آتا ہے پس وہ اللہ کیلیے ہوجاتا ہے اور
وکالقائم لیلہ وان بابا من العلم یتعلمہ الرجل خیر لہ من
جو شخص کہ اللہ کیلیے علم کو طلب کرتا ہے پس اوسکا دن روزہ دار کیطرح اور رات اوسکی عبادت کرنیوالے

اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَبُوْ قُبَیْسٍ ذَھَبًا فَیُنْفِقَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔
یعلم ہوجاتی ہو اور تحقیق علم کا ایک باب کہ کوئی شخص سیکہتا ہو وہ اوسکے لیے اس سے بہت اچہا ہے
کہ اوسکے پاس کوہ ابو قبیس سونیکا ہو اور اوسکو اللہ کے راہ مین خرچ کردیوے
(۲۶) عَنِ الْحَسَنِ مَرْفُوْعًا مَنْ جَاءَہُ الْمَوْتُ وَھُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ یُحْیِیْ بِہٖ
حسن سے مرفوعا روایت ہو کہ جو شخص علم کی طلب مین مرجاوے اور طلب اوسکی اس غرض سے تہی کہ اوس
الْاِسْلَامَ کَانَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ دَرَجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ۔
اسلام کو حاصل کرے تو ہوگا درمیان اوسکے اور انبیا کے جنت مین ایک درجہ کا فاصلہ ۔
(۲۷) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ مَرْفُوْعًا یَبْعَثُ اللّٰہُ الْعِبَادَ یَوْمَ
ابی موسی اشعری سے مرفوعا روایت ہے کہ اللہ تعالے قیامت کے دن اپنے بندونکو
الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یُمَیِّزُ الْعُلَمَاءَ فَیَقُوْلُ یَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ اِنِّیْ لَمْ
اوٹہاویگا اور پہر علما کو (ممتاز کرکے کہیگا ای علما کی جماعت کہ تحقیق نہین رکہا مین نے اپنا نور
اَضَعْ نُوْرِیْ فِیْکُمْ اِلَّا لِعِلْمِیْ بِکُمْ وَلَمْ اَضَعْ عِلْمِیْ فِیْکُمْ لِاُعَذِّبَکُمْ
تم مین مگر بسبب اسکے کہ تم کو میرا علم تہا اور نہین رکہا مین نے علم اپنا تمہارے مین اس لیئے
اِنْطَلِقُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ ۔
کہ مین تم کو عذاب دون چلے جاو جنت کو تحقیق مینے تمکو بخش دیا ہے ۔
(۲۸) مُعَلِّمُ الْخَیْرِ اِذَا مَاتَ بَکٰی عَلَیْہِ طَیْرُ السَّمَاءِ وَدَوَابُّ
نیکوئی کے تعلیم دینے والا جسوقت کہ مرجاتا ہے روتے ہین اوسپر آسمانکے پرندہ اور جانور
الْاَرْضِ وَحِیْتَانُ الْبُحُوْرِ ۔
زمین کے چلنے والے اور دریاؤن کی مچھلیان ۔
(۲۹) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ مَرْفُوْعًا مَنْ صَلّٰی خَلْفَ عَالِمٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ
ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت ہو کہ جو شخص کسی عالم کے پیچہے نماز پڑہے تو گویا اوسنے انبیا کے

فَكَاَنَّمَا صَلّٰى خَلْفَ نَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ

سے ایک نبی کے پیچھے نماز ادا کی ہے ۔

(۳۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ بِسَبْعِيْنَ دَرَجَةً

ابن عمر سے مرفوعا روایت ہو کہ عالم کی فضیلت عابد پر ستر درجہ زیادہ ہو اور ہر ایک

مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ عَدْوُ الْفَرَسِ سَبْعِيْنَ عَامًا وَذَالِكَ اَنَّ الشَّيْطَانَ يَضَعُ

درجہ کھوڑی کی دوڑ ستر برس کا راستہ ہے ۔ اور یہ درجہ سبب اسکے ہو کہ تحقیق

اَلْبِدْعَةَ لِلنَّاسِ فَيُبْصِرُهَا الْعَالِمُ فَيُزِيْلُهَا وَالْعَابِدُ يُقْبِلُ

شیطان آدمیوں کے لئے بدعت کو رکھدیتا ہو پس عالم اوس بدعت کو دیکھتا ہو اور اوسکو

عَلٰى عِبَادَتِهِ لَا يَتَوَجَّهُ وَلَا يَتَعَرَّفُ بِهَا ۔

دور کردیتا ہو اور عابد اوسکی عبادت پر آجاتا ہو اور اوس سے مونہہ نہیں پہیرتا اور نہیں پہچانتا

(۳۱) عَنِ الْحَسَنِ مَرْفُوْعًا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى خُلَفَائِي

حسن سے مرفوعا روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت ہے

فَقِيْلَ مَنْ خُلَفَاءُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ

اللہ کی میرے خلیفوں پر پس کسی نے پوچھا کہ ای رسول اللہ کے کون ہین تیری خلیفے تو فرمایا

سُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْنَهَا عِبَادَ اللّٰهِ ۔

آنحضرت نے میرے خلیفے وہ لوگ ہین کہ میرے سنت کو دوست رکھتے ہین اور اللہ کے بندوں کو اوسکی تعلیم دیتے ہین

(۳۲) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ خَرَجَ يَطْلُبُ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ لِيَرُدَّ بِهٖ

آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ جو شخص علم کے ایک باب کی طلب مین نکلتا ہے

بَاطِلًا اِلَى الْحَقِّ اَوْ ضَلَالًا اِلٰى هُدًى كَانَ عَمَلُهٗ كَعِبَادَةِ

تاکہ اوسکی برکت سے باطل کو حق کی طرف رد کرے یا کسی ضلالت کو ہدایت کی طرف

اَرْبَعِيْنَ عَامًا ۔

تو اوس کا عمل چالیس برس کی عبادت کے مثل ہوتا ہے۔

(۴۳) قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِعَلِیٍّ حِیْنَ بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ لَاَنْ یَّھْدِیَ

آن حضرت علیہ السلام نے فرمایا علی کو جب کہ اوسکو یمن کیطرف ارسال کیا کہ البتہ ایک

اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَیْہِ الشَّمْسُ

آدمی کا تجھسے ہدایت پانا تیرے لیئے اوس سے اچھا ہے کہ جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے

اَوْ تَغْرُبُ

یا اوس سے غروب کرتا ہے۔

(۴۴) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

ابن مسعود سے مرفوعا روایت ہے کہ جو شخص علم کی طلب اسلیئے کرتا ہے

لِیُحَدِّثَ بِہِ النَّاسَ ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ اَعْطَاہُ اللّٰہُ

تاکہ اللہ کے لیئے لوگون کو بتاوے تو اللہ تعالے اوسکو ستر نبیون کا اجر

اَجْرَ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا۔

دیتا ہے۔

(۴۵) عَنْ عَامِرِ الْجُھَنِیِّ مَرْفُوْعًا یُؤْتٰی بِمِدَادِ طَالِبٍ وَّدَمِ

عامر جہنی سے مرفوعا روایت ہے کہ قیامت کے دن طالب علم کے سیاہی

الشَّھِیْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَا یَفْضُلُ اَحَدُھُمَا عَلَی

اور شہید کا خون حاضر کیا جاویگا تو ایک دوسرے سے زیادہ نہوگا۔ اور ایک

الْاٰخَرِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَیَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ

روایت مین ہے کہ علما کی سیاہی زیادہ ہو جاوے گی۔

(۴۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عَلَیْہِ

عبداللہ ابن عمر سے کہا اونہون نے کہا ہے آن حضرت صلعم نے کہ

السلام يقول الله تعالى للعلماء إني لم أضع علمي فيكم وأنا

کہ اللہ تعالیٰ علما کو کہے گا کہ تحقیق میں نے نہیں اپنی علم تم میں ڈالا مگر میں تمکو عذاب دینے

أريد أن أعذبكم ادخلوا الجنة على ما كان منكم -

کا ارادہ کرون بس تم جنت میں داخل ہو جاؤ مع اوسکے کہ تم سے صادر ہوا ہے -

(۳۷) قال أبو هريرة وابن عباس خطبنا رسول الله صلعم خطبة

ابوہریرہ اور ابن عباس نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے اول ایک نہایت

بليغة قبل وفاته وهي آخر خطبة خطبها بالمدينة فقال من

بلیغ خطبہ ہمکو سنایا اور یہ خطبہ اخیر ہے اون خطبوں کا جو کہ مدینہ میں آنحضرت نے پڑھے تھے پس فرمایا

تعلم العلم وتواضع في العلم وعلمه عباد الله يريد ما عند الله

آنحضرت نے جو شخص کہ علم کو سیکھتا ہے اور علم میں تواضع کرتا ہے اور اللہ کے بندوں کو سکھاتا ہے اور ارادہ کرتا

لم يكن في الجنة أفضل ثوابا منه ولا أعظم منزلة منه ولم يكن

اوس چیز کا جو کہ اللہ کے نزدیک ہے تو اوس سے بڑھ کر کوئی شخص جنت میں ثواب والا اور زیادہ

في الجنة منزلة ولا درجة رفيعة نفيسة إلا كان فيها أو

مرتبہ والا نہ ہوگا - اور نہ ہوگا جنت میں کوئی ایسا مرتبہ اور درجہ بلند پاکیزہ مگر یہ کہ وہ شخص

أوفر النصيب وأشرف المنازل -

اون میں زیادہ حصہ والا اور زیادہ مرتبہ والا ہوگا -

(۳۸) عن ابن عمر مرفوعا إذا كان يوم القيامة نصبت منابر

ابن عمر سے مرفوع روایت ہے کہ جسوقت کہ دن قیامت کا ہوگا تو سونے کے منبر خاص کیے جاوینگے

من ذهب عليها قباب من فضة منضدة باللؤلؤ والياقوت

کہ جنکے اوپر چاندی کے قبے ہونگے اور موتیوں اور یاقوت اور زمرد سے جڑاؤ ہونگے

والزمرد جلالها السندس والاستبرق ثم ينادي منادٍ

خلاف اونکے سندس اور استبرق کے ہونگے پھر اللہ تعالےٰ کا منادی ندا دیگا کہ

الرحمٰن أين من حمل إلى أمة محمد علما يريد به وجه الله

کہاں ہیں وہ لوگ کہ جنہوں نے محمد صلعم کی امت کیطرف علم پہونچایا ہے اور اس سے رضا اللہ کی خواہش کی

اجلسوا على هذه المنابر فلا خوف عليكم حتى تدخل الجنة

کہا کہ بیٹھ جاؤ تم ان منبروں پر تمپر کوئی خوف نہیں پہونچیگا یہانتک کہ بہشت میں داخل ہو جاؤگے

عن عيسى بن مريم عليه السلام إن أمة محمد علماء حلماء كأنهم من الفقه أنبياء يرضون

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے مروی ہے کہ تحقیق امت محمد صلعم کی البتہ علما اور حکما ہیں گویا وہ باعتبار فقہ کے انبیا ہیں راضی

من الله باليسير من الرزق ويرضى الله منهم باليسير من العمل ويدخلون الجنة

ہوجاوینگے وہ اللہ تعالیٰ سے ساتھ تہوڑی رزق کے اور راضی ہوجاویگا ان سے اللہ تعالیٰ ساتھ تہوڑی عمل کے اور داخل

ہونگے ، قال عليه السلام من اغبرت قدماه في

حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے قدم علم کی طلب میں غبار آلودہ

طلب العلم حرم الله جسده على النار و

ہوجاویں تو اللہ تعالیٰ نے اوسکے جسم کو آگ پر حرام کردیا ہے اور دو فرشتہ اوسکے لیے

استغفر له ملكان وإن مات في طلبه مات

بخشش مانگتے ہیں اور اگر علم کی طلب میں مرجاوے تو شہید مرتا ہے اور اوسکی

شهيدا وكان قبره روضة من رياض

قبر ایک باغ بنجاتی ہے بہشت کے باغوں سے اور فراخ کیجاتی ہے اوسکے لیے قبر اوسکی

الجنة ويفسح له في قبره مد بصره وينور

نگاہ تک اور اوسکے جوار ہمسایہ قبریں منور کیجاتی ہیں چالیس طرف سے اور چالیس

على جيرانه أربعين عن خلفه وأربعين

پیچھے سے اور چالیس آگے کی طرف سے اور سونا عالم کا عبادت ہے اور بیان اوس کی

إِمَامُهُ وَنَوْمُ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ وَمِدَادُ الْعَالِمِ تَسْبِيحٌ وَنَفَسُهُ

تسبیح ہے اور نفس کا اوس کا صدقہ ہے اور جو قطرہ کہ اوسکے آنکھ سے اوترتا ہے دوزخ کے

صَدَقَةٌ وَكُلُّ قَطْرَةٍ نَزَلَتْ مِنْ عَيْنَيْهِ تُطْفِئُ بَحْرًا مِنْ

ایک دریا کو بجھاتا ہے پس جو شخص کہ عالم کی اہانت کرتا ہے گویا اوس علم کی اہانت کرتا ہے اور جو

جَهَنَّمَ فَمَنْ أَهَانَ الْعَالِمَ فَقَدْ أَهَانَ الْعِلْمَ وَمَنْ

شخص کہ علم کی اہانت کرتا ہے گویا وہ نبی کی اہانت کرتا ہے اور جو شخص کہ نبی کی اہانت

أَهَانَ الْعِلْمَ فَقَدْ أَهَانَ النَّبِيَّ وَمَنْ أَهَانَ النَّبِيَّ فَقَدْ

کرتا ہے گویا کہ وہ جبرائیل کی اہانت کرتا ہے اور جو شخص کہ جبرئیل کی اہانت کرتا ہے

أَهَانَ جِبْرَئِيلَ وَمَنْ أَهَانَ جِبْرَئِيلَ فَقَدْ أَهَانَ اللهَ

گویا کہ وہ اللہ کی اہانت کرتا ہے اور جو شخص کہ اللہ سے اہانت کرتا ہے روز قیامت

أَهَانَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کے اللہ اوسکی اہانت کرے گا۔

(۱۴) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَجْوَدِ الْأَجْوَادِ

حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خبردار رہو میں تمکو وہ شخص بتاتا ہوں

قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى أَجْوَدُ الْأَجْوَادِ

جو کہ اجود الاجواد ہے تو حاضرین نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ پس حضرت نے

وَأَنَا أَجْوَدُ وُلْدِ آدَمَ وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي

فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اجود الاجواد ہے اور میں آدم کی اولاد میں سے اجود ہوں اور

رَجُلٌ عَالِمٌ نَشَرَ عِلْمَهُ فَيُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً

میرے بعد اولاد آدم میں وہ شخص اجود ہے جو کہ ایسا عالم ہو کہ علم پھیلاوے گا پس روز قیامت کے وہ شخص

وَحْدَهُ وَرَجُلٌ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يُقْتَلَ

ہوا اوس کی عبادت کر او بہایا بالاو کو اسنے اللہ تو جیبا آئے اور بہتر اوس شخص کہ جو اللہ کی راہ مین جہاد کیا حتی کہ قتل کیا گیا

(۴۲) عن ابی ہریرۃ مرفوعاً من نفس عن مومن

ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص کسی مومن کی دنیا کی تکالیف مین کوئی تکلیف اور

کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من

رنج دور کردے تو اللہ تعالے اوس شخص سے آخرت کے رنجون مین سے ایک رنج دور کر دیتا ہے

کرب الاخرۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ

اور جو شخص کہ کسی تنگدست کو فراخ دست بنا دیتا ہے تو اللہ تعالے اوس شخص پر دنیا اور آخرت

فی الدنیا والاخرۃ واللہ تعالی فی عون العبد

دونون مین فراخی کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالے اپنے بندہ کی مدد مین رہتا ہے جب تک کہ بندہ

مادام العبد فی عون اخیہ ومن سلک

اپنے بھائی کی مدد مین رہتا ہے اور جو شخص کہ اور جو شخص علم کی طلب مین راستہ چلے تو اللہ تعالے

طریقا یبتغی بہ علما سہل اللہ لہ طریقا الی

اوسکا راستہ جنت کیطرف آسان کر دیتا ہے اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم بیچ کسی مسجد

الجنۃ وما اجتمع قوم فی مسجد من مساجد

اللہ کے مساجد مین سے اور تلاوت کرتے ہین کتاب اللہ کی اور اوسکو آپس مین درمیان اپنے

اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم

درمیان استعمال کرتے ہین نازل ہوتی ہے اون کے اوپر سکینہ اور ڈھانپ لیتی ہے

الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ

اونکو رحمت اور ڈھانپ لیتے ہین انکو فرشتے رحمت کے اور یاد کرتا ہے انکو اللہ تعالے

وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ

نزدیک اوسکے جو کہ اوسکے نزدیک ہے۔ (رواہ مسلم فی صحیحہ)

(۴۳) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام تشفع یوم القیامۃ ثلاثۃ
آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے شفاعت کرنے والے دن
الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء وقال الراوی فاعظم
قیامت میں تین لوگ ہیں انبیا پھر علما پھر شہدا - راوی کہتا ہے پس بہت بڑا مرتبہ
من نسبتہ ہی واسطۃ بین النبوۃ والشہادۃ —
وہ ہے جو کہ واسطہ ہے درمیان نبوت اور شہادت کے

(۴۴) عن معاذ بن جبل قال علیہ الصلوٰۃ والسلام تعلموا العلم فان
معاذ ابن جبل سے مروی ہے کہ کہا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علم کو
تعلمہ للہ خشیۃ وطلبہ عبادۃ ومذاکرتہ تسبیح والبحث عنہ جہاد
سیکھو اسلئے کہ اوس کا سیکھنا اللہ کیلئے موجب خشیت کا ہے اور طلب اوسکی عبادت ہے
وتعلیمہ صدقۃ وبذلہ لاہلہ قربۃ لانہ معالم الحلال والحرام
اور بیان اوس کا تسبیح ہے اور بحث کرنی اوسکی جہاد ہے اور تعلیم اوسکی صدقہ ہے
ومنار سبیل الجنۃ والانیس من الوحشۃ والصاحب فی الوحدۃ
اور خرچ کرنا اوس کا اسکے اہل کے لئے قربت ہے اسلئے کہ وہی جگہہ معلوم ہونے حلال اور
والدلیل علی السراء والضراء والسلاح علی الاعداء والدین
حرام کی ہے اور جگہہ روشن کرنے طریقہ جنت کی اور انیس ہے وحشت میں اور رفیق ہے
عند الاخلاء یرفع اللہ بہ اقواما فیجعلہم فی الخیر قادۃ
وحدت میں اور بیان کرنے والا ہے خلوت میں اور دلیل ہے راحت اور غم میں
ہداۃ یہتدی بہم وائمۃ فی الخیر یقتفی باثارہم ویقتدی
اور ہتیار ہے دشمنوں پر - اور دین ہے وقت اختلاف امت کے - بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اسکے قوموں کو
بافعالہم وینتہی الی ارائہم ترغب الملائکۃ فی

پس تم ہو اللہ تعالی اونکو بیج نیکوں کے پیشوا ہدایت دینے والا کہ حق ہدایت حاصل ہوتی ہے اور امام بیج ...

حلقتهم و باجنحتها تمسحهم و فی صلوتها تستغفر

کا قصد کیا جاتا ہے اونکی نشانیون پر اور اونکے افعال پر اور انتہا ہوتا ہے اونکی آرائی کی طرف رغبت رکھتے ہین

لهم حتی کل رطب و یابس و حتی حیتان البحر

فرشتے اونکے حلقہ کے لیئے اور اپنے پر و نسے اونکو ملتے ہین اور اپنی نماز مین اونکیلئے بخشش مانگتے ہین یہانتک

و هوامه سباع البر و انعامه و السماء و نجومها

کہ ہر رطب اور یابس اور یہانتک کہ دریا کی مچھلیان اور کیڑے اونکے اور جنگلو نکی درندہ اور چارپایہ

لان العلم حیاة القلوب من العمی و نور الابصار

اور آسمان اور اونکے ستارے اسلیئے کہ علم زندہ کرتا ہے دلکو بعد مرنے کے اور نور ہے آنکھونکا بعد تاریکی کے

من الظلم و قوة الابدان من الضعف یبلغ

اور قوت دینے والا ہے بدنون کے بعد ضعف کے۔ عبد کو حُر کے مرتبہ اور بادشاہوں کے مجلسونتک

بالعبد منازل الاحرار و مجالس الملوک

اور دنیا اور آخرت مین بلند درجون پر پہونچاتا ہے اور فکر کرنا علم مین برابر ہے قیام

و الدرجات العلی فی الدنیا و الاخرة و التفکر فیه

رات اور اس کے مدارست کے۔ اسپر قایم رہنے سے ہے اللہ کی اطاعت اور عبادت

یعدل بالصیام و مدارسته بالقیام به یطاع الله

کی جاتی ہے اور اسی سے اللہ کی تعظیم اور توحید کی جاتی ہے اور

و یعبد و به یمجد و یوحد و به توصل الارحام و

اسی سے ارحام کا ایصال ہوتا ہے اور اسی سے حلال اور حرام

به یعرف الحلال و الحرام۔

پہچانا جاتا ہے۔

سعادت دو قسمون مین منحصر ہے ایک جلب منافع دوسری دفع مضار مین اور یہ دونون دنیوی ہون گے یا دینی تو سعادت کے چار قسمین ہوئین - جلب منافع دینی و دنیوی دفع مضار دینی، دفع مضار دنیوی اور ان سب کا دار و مدار علم پر ہے قسم اول یعنی حصول منافع دینی وہ یا خفی ہوتے ہین یا خلقی پہلے قسم کے نفع کیطرف اشارہ ہے (فان تعلمہ للہ خشیۃ) اور نفع ثانی کی طرف ایما ہے (وتعلیمہ لمن لا یعلمہ صدقۃ و بذلہ لاہلہ قربۃ) سے قسم ثانی یعنی منافع دنیویہ کا جس سے حصول ہو وہ وجدانی ہے یا ذوقی یا جاہی ورتبے جلب منفعت دنیوی یا راحت ہوتا ہے یا استیلاء کیونکہ راحت یا مشقت جو کسی شئے سے نفس کو ہوتی ہے اوسکی دو صورتین ہین یا تو وجود ظاہر سے ہوتی ہے یا فقدان سے اور ہر ایک ان دونون مین سے یا خارجی ہوگی یا ذاتی پس راحت کی بھی چار قسمین ہین (وہو الانیس فی الوحشۃ) قسم اول کی طرف مشیر ہے اور (الصاحب فی الغربۃ) قسم ثانی کیطرف کیونکہ علم مسافر کی آنکھون کو ٹھنڈا رکھتا ہے اور سرور لاتا ہے اہل و وطن کے فقدان پر اس سے راحت ملتی ہے (والمحدث فی الخلوۃ) قسم ثالث کیطرف کیونکہ انقباض و کندی ذہن جو اہل کمال کے لئے الم ذاتی ہے جو آدمیو نسے علیحدگی مین رہ دیتی ہے علم ہی سے زائل ہوتی اور اسی سے راحت ملتی ہے - مسامرہ و منادمت کے التذاذ کا بھی سر ہے - (الدلیل علی السراء والضراء) قسم رابع کی طرف کیونکہ حالت خوشی مین علم راستے سدید کا قایم مقام ہوتا ہے اور عالم کو مسرت و اسباب مسرت کی دلالت کرتا ہے اور نقصانات اور اوسکے موجبات کو بتلاتا ہے اسلئے کہ حیرت و جہل عواقب سے نفس کے موذی و مولم ہوتے ہین بوجہ نور بصیرت کے جانے رہنے کے اور علم ان ہموم و احزان سے راحت بخشتا ہے استیلا کی دو قسمین ہین شر کا رفع و ضرر کا دفع (السلاح علی الاعداء)

ہے اسی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ علم سے باطل دور و شبہ و جہالت مقہور و مجبور
ہوتی ہے - بعض اہل مناظرہ سے دریافت کیا گیا کہ تم کو کس چیز سے لذت ملتی ہے
تو اوس نے جواب دیا کہ ایسی حجت سے جو نہایت واضح ہو اور ایسے شبہ سے حق کا
انکشاف بین ہو (والتزین عند الاخلاء) استیلاء بجلب خیر و دفع ضرر کی
جانب شیر ہے یعنی علم اسباب حسن کمال سے ہے کہ قلوب احباب خود بخود اوسکی
طرف کہنچ آتے ہین سے ۔ اَلْعِلْمُ زَيْنٌ وَكَنْزٌ لَانَفَادَ لَهُ ۔ نِعْمَ الْقَرِيْنُ اِذَا
علم ایک زینت اور ایسا خزانہ ہے کہ ~~ایسا خزانہ جو کبہی~~ جسکا انقطاع نہین
مَاعَاقِلاً صَحِبَا ۔ -- قسم ثانی یہ کہ علم اللہ سبحانہ و تعالے با ملاء اعلے
علم اچہا رفیق ہے جس وقت کہ کسی عقلمند کے ساتہ مصاحب ہو
یا ملاء اسفل کے نزدیک مرتبہ و وجاہت کا حصول ہوتا ہے (یرفع اللہ تعالے
بہ اقواما) سے قسم اول کی طرف اشارہ کیا ہے یعنے علم سے بہت سے قوم کے
مرتبہ و مقامات کو خدا تعالے بلند کرتا ہے اور اون کو خلق کے پیشوا و روسا
و امام و قائد خیر کرتا ہے - قائد وہ ہے جو خیر کی طرف کہینچ لائے ظاہراً و باطناً
جیسے والی و قاضی کہ یہ ظاہراً قائد الی الخیر ہین اور مثل خطیب و واعظ و ائمہ دین
کی کہ یہ باطناً قائد الی الخیر ہین کہ لوگ اون کے نصایح کو سنتے اور اون کے اقوال کو
مانتے اور اوسپر عمل کرتے ہین (ترغب الملائکۃ فی حلقتہم) قسم ثانی کی طرف
اشارہ فرمایا یعنی اہل علم کی ملائکہ کے قلوب مین اسقدر منزلت ہے کہ اون کے
دل علما کے حلقہ مین فیضیابی کے لئے راغب و مجبول ہین اور اون کے ظواہر
پر یہ اثر ہوا ہے کہ وہ اہل علم کی مصاحبت سے متبرک ہوتے ہین (یستغفر
لہم کل رطب و یابس) قسم ثالث کی طرف اشارہ ہوا ہے اور ہر ایک
ناطق و نافس کا سبب استغفار یہ بیان ہوا ہے کہ تمام دنیا کے اشیا کے

احکام مثل بقاو قتل و حل و حرمت کے سب اہل علم کیطرف ہو رجوع ہوتے ہین
قسم ثالث یعنی علم سے دفع مضرت دنیویہ بھی دو قسمون پر ہے - ایک قسم مصالح
و مقاصد و رفع معایب و مفاسد (بہ توصل الارحام) سے اسی طرف اشارہ ہے
یعنی علم کی وجہ سے مخلوق مین باہم صلہ رحم ہوتا ہے اور قطع رحم و حقد و حسد
و لڑائی وجھگڑے کی مضرتین دفع ہوتے ہین - دوسرا قسم قانون شریعت
جو گمراہی سے بچاتا ہے اوسکے ترک سے جو مفاسد کہ لاحق و منجلب ہوتے ہین
اس نقصان سے علم باز رکھتا ہے - (بہ یعرف الحلال والحرام) اسکے
طرف اشارہ ہے یعنی علم کی بدولت حلال و حرام کی تمیز پیدا ہوتی ہے جو تمام
بھلائیون کی بنیاد ہے -

(۴۵) عن ابی ہریرۃ قال علیہ السلام اذا مات الانسان انقطع
ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آن حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت آدمی
عملہ الا من ثلث صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ و ولد صالح
مرجاتا ہے اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین عمل ختم نہین ہوتے - صدقہ جاری اور علم جس سے
یدعوله بالخیر -
نفع حاصل ہو - اور اولاد نیک جو کہ اوس شخص کے لئے دعا رخیر کرتے رہے -

(۴۶) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا سئلتم الحوائج فاسئلوها
آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت تم حاجتون کو مانگو
الناس قیل یا رسول اللہ ومن الناس قال اہل القرآن
تو آدمیون سے مانگو کسی نے پوچھا کہ ای رسول اللہ کے کون آدمی ہے فرمایا کہ اہل
قیل ثم من قال اہل العلم قیل ثم من قال الصباح الوجوہ
قرآن سے پھر پوچھا تو کہا اہل علم پھر پوچھا تو کہا خوب رو والون سے - راوی کہتا ہے مراد

قال الراوی والمراد باھل القرآن من یحفظ معانیہ ـ
اہل قرآن سے وہ لوگ ہین جوکہ قرآن کے معانی حفظ کرتے ہین ـ
(۴۷) قال علیہ الصلواۃ والسلام من امر بالمعروف ونھی عن المنکر
حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص امر معروف اور نہی منکر کرے
فھو خلیفۃ اللہ فی ارضہ وخلیفۃ کتابہ وخلیفۃ رسولہ ولدنیا
پس وہ اللہ کا خلیفہ ہے اوسکی زمین مین اور خلیفہ ہے اوسکی کتاب کا اور خلیفہ ہے اوسکے
سم اللہ القتال لعبادہ فخذوا منھا بقدر السم فی الادویۃ لعلکم
رسول کا اور البتہ دنیا زہر ہے اللہ کا جوکہ قتل کرتے ہے اوسکی بندونکو پس لیو تم اس دنیا سے بقدر اوس
تنجون قال الراوی والعلماء داخلون فیہ لانھم یقولون ھذا حرام
زہر کے جوکہ دوائیو مین لیا جاتا ہے امید ہے کہ تم نجات پا جاؤگے ـ راوی کہتا ہے کہ علما ان لوگون
وھذا حلال فخذوہ ـ
مین داخل ہین اسلئے کہ وہ کہتے ہین کہ یہ حرام ہے اور یہ حلال پس پکڑو اسکو ـ
(۴۸) فی الخبر العالم نبی لم یوح الیہ
خبر مین ہے کہ عالم ایسا نبی ہے کہ جسکی طرف وحی نہین اوترتی ـ
(۴۹) قال علیہ السلام کن عالما اومتعلما اومستمعا ومحبا
حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہو تو عالم یا متعلم یا مستمع یا محب اور پانچوان
ولاتکن الخامس فتھلک قال الراوی وجہ التوفیق بین
نہو ورنہ ہلاک ہوجاوے راوی کہتا ہے اس روایت اور دوسرے روایت مین جو کہ
ھذہ الروایۃ وبین روایۃ اخری وھی قولہ علیہ الصلوٰۃ
آنحضرت کا قول ہے کہ آدمی دو ہین عالم یا متعلم اور باقی آدمی بالکل احمق اور
والسلام الناس رجلان عالم ومتعلم وسائر الناس

ہتی ہین کہ جنمین کچھ خیریت نہین فرق یہ ہے کہ تحقیق مستمع اور محب بمنزلہ متعلم کے ہے
مع لا خير فيهم ان المستمع والمحب بمنزلة المتعلم وما احسن قول
اور کیا اچھا ہے قول بعض اعراب کا واسطے دلداہنی کے کہ ہو تو زندہ و باشندہ
بعض الاعراب لولده كن سبعا خالسا او ذئبا خالسا او
یا بھیڑیا لیس آئیندہ یا کتا حراست کرنے والا اور بچے تو اس سے کہ ہو جاوے
كلبا حارسا واياك ان تكون انسانا ناقصا ـ
تو انسان ناقص ـ
(۵۰) قال عليه الصلوة والسلام من اخذ على يد عالم
کہا ہے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے جس شخص کے ہاتھ پکڑے عالم
كتب الله له بكل خطوة عتق رقبة ومن قبل راس عالم كتب
لکھ لیتا ہے اللہ تعالے اوسکے لئے بمقابلہ ہر قدم کے عتق رقبہ لکھتا ہے اور جو شخص کہ بوسہ دیتا ہے
الله له بكل شعرة حسنة
عالم کے سر پر لکھتا ہے اللہ تعالے واسطے اوسکے بمقابلہ ہر ایک بال کے ایک نیکوئی ـ
(۵۱) قال عليه الصلوة والسلام برواية ابي هريرة
فرمایا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلواۃ والسلام نے ابی ہریرہ کی روایت
بكت السموات السبع ومن فيهن ومن عليهن
سے کہ روئی سات آسمان اور وہ کہ جو اون کے بیچ یا اوپر ہین اور سات زمین
و الارضون السبع ومن فيهن ومن عليهن
اور جو کہ اوس ہین اور اوسکے اوپر ہے واسطے اوس عزیز کے جو ذلیل ہو جاوے
لعزيز ذل او غنى افتقر او عالم تلعب به الجهال
یا غنی کے جو محتاج ہو جاوے اور عالم کے کہ جسکے ساتھ جاہل کھیل کرتے ہین ـ

(۵۲) وَقَالَ علیہ السلام العلماء مفاتیح الجنۃ وخلفاء الانبیاء
اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ علما جنت کی کنجیاں
وَقَالَ الراوی الانسان لایکون مفتاحًا انما المعنی
اور دنیا کے خلیفہ ہین۔ اور راوی کہتا ہے کہ انسان تو کنجی نہین ہو سکتا سوائے
ان عندھم من العلم مفتاح الجنان والدلیل علیہ
اس کے نہین کہ معنی یہ ہے کہ اون کے پاس علم ہے جو کہ جنت کی کنجی ہے۔ اور
من رای فی النوم ان بیدہ مفتاح الجنۃ فانہ یوتی علمًا
اس امر پر دلیل یہ ہو کہ تحقیق جو شخص کہ خواب مین دیکھتا ہے کہ اوسکے ہاتھ مین جنت
فی الدین۔
کی کنجی ہے تو اوسکو علم دین کا دیا جاتا ہو۔

(۵۳) وَقَالَ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ تعالیٰ فی
اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تحقیق اللہ تعالے کیلئے
کل یوم ولیلۃ الف رحمۃ علی جمیع خلقہ الغافلین و
ہر دن اور رات مین اپنی تمام مخلوقات پر غافل ہو یا بالغ یا غیر بالغ ایک ہزار رحمت
البالغین وغیر البالغین وتسعمائۃ وتسعۃ وتسعون رحمۃ
ہے اور نو سو ننانوین رحمت علی الخصوص علما اور طالب علمون کے لیے ہے اور
للعلماء وطالبی العلم والمسلمین والرحمۃ الواحدۃ لسائر الناس
ایک رحمت باقی آدمیون کے لئے۔

(۵۴) قَالَ علیہ الصلوٰۃ والسلام قلت یاجبرائیل ای
آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مین نے کہا ای جبرئیل
الاعمال افضل لامتی قال العلم قلت ثم قال ای النظر

کونسا عمل میری امت کے لئے افضل ہے تو اوس نے کہا کہ علم ہے مین نے کہا اسکے

الی العالم قلت ثم ای قال زیارۃ العالم

بعد کونسا تو کہا عالم کی طرف نظر کرنے کہا مین نے اسکے بعد کونسا تو کہا عالم کی

ثم قال ومن کسب العلم للہ واراد بہ صلاح

زیارت کرنی پھر کہا کہ جو شخص کہ اللہ کے لئے علم کو حاصل کرتا ہے اور اس سے اپنی

نفسہ وصلاح المسلمین ولم یرد بہ غرضا من

نفس اور مسلمانوں کی درستی چاہتا ہے اور کوئی غرض دنیاوی نہین چاہتا پس مین

الدنیا فانا کفیلہ بالجنۃ۔

اوس شخص کے لئے جنت کے بارہ مین ضامن ہوں۔

(۵۵) وقال علیہ الصلوۃ والسلام عشرۃ تستجاب

اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دس آدمی ہین جنکی

لھم الدعوۃ العالم والمتعلم وصاحب حسن

دعا قبول کیجاتی ہے۔ عالم اور متعلم اور نیک خلق والا اور مریض اور یتیم اور

الخلق والمریض والیتیم والغازی والحاج

غازی اور حاجی اور مسلمانوں کو نصیحت کرنے والا اور بیٹا اپنے والدین کا فرمانبردار

والناصح للمسلمین والولد المطیع لابویہ والمرءۃ المطیعۃ لزوجھا

اور عورت اپنے خاوند کے فرمان بردار۔

(۵۶) سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما العلم قال دلیل العمل قیل

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ علم کیا چیز ہے فرمایا کہ

فما العقل قال قائد الخیر قیل فما الھوی قال مرکب المعاصی

دلیل ہے عمل پھر پوچھا کہ عقل کیا ہے فرمایا کہ پیشوا الی خیر ہے پھر پوچھا کہ حرص کیا چیز ہے

قیل فما المال قال رداء المتکبرین قیل فما الدنیا قال

فرمایا کہ گناہوں کی سواری ہے پھر پوچھا کہ مال کیا ہے فرمایا کہ متکبروں کی چادر ہے

سوق الاخرۃ۔

پھر پوچھا کہ دنیا کیا ہے فرمایا کہ بازار آخرت ہے۔

(۵۷) انہ علیہ الصلوۃ والسلام کان یحدث انسانا فاوحی اللہ

تحقیق آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ایک انسان سے بات کر رہے تھے کہ اللہ

الیہ انہ لم یبق من عمر هذا الرجل الذی یحدثہ الا ساعۃ

تعالی نے آنحضرت پر وحی ارسال کی کہ تحقیق اس شخص کی عمر سے کہ جس سے

وکان هذا وقت العصر فاخبرہ الرسول بذلک فاضطرب

باتیں کر رہا ہے کسی قدر باقی نہیں رہا مگر ایک ساعت اور وقت عصر کا تھا پس آنحضرت

الرجل وقال یا رسول اللہ دلنی علی اوفق العمل لی

صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اس امر کی خبر دی پس وہ شخص بے قرار ہو گیا

فی هذہ الساعۃ قال اشتغل بالتعلم فاشتغل بالتعلم

اور کہا ای رسول اللہ کے بتلا تو مجھے وہ عمل جو بہت موافق ہو میرے لیے

وقبض قبل المغرب قال الراوی فلو کان شئی افضل

اس ساعت میں فرمایا کہ علم سیکھنے کا شغل کر پس علم سیکھنے میں مشغول

من العلم لامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ فی ذلک الوقت

ہوا اور مغرب سے اول اسکی روح قبض کیگئی۔ راوی کہتا ہے کہ اگر کوئی شئی علم سے افضل ہوتی تو آنحضرت

(۵۸) قال علیہ الصلوۃ والسلام الناس کلهم موتی

آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سب آدمے

الا العالمون۔

مردہ ہین بجز عالمون کے ۔

(۵۹) عن انس قال علیہ الصلوۃ و السلام سبعۃ للعبد تجری
انس سے مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ و السلام نے فرمایا کہ سات
بعد موتہ من علم علما او اجرے نھرا او حفر بیرا او بنی مسجدا
چیزین ہین جوکہ بندونکے لئے مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہین ۔ جو شخص علم سکھلاوے یا نہر
او ورث مصحفا او ترک ولدا صالحا یدعولہ بالخیر
جاری کرے یا کنواں کھدادے یا مسجد بنا کرے یا قرآن کا وارث ہو یا ولد صالح چھوڑ جاوے جو اوسکے
او صدقۃ تجرے لہ بعد موتہ فقدم علیہ الصلوۃ
لئے خیریت کی دعا کرتا ہو یا کوئی صدقہ جوکہ اوسکے لئے اوسکے مرنے کے بعد جاری ہے
والسلام التعلیم علی جمیع الانتفاعات لانہ روحانی
پس مقدم کیا آنحضرت علیہ الصلوۃ و السلام نے تعلیم کو تمامی انتفاعات پر اسلئے کہ وہ روحانی
والروحانی ابقی من الجسمانیات ۔
ہے اور روحانی زیادہ باقی رہنے والا ہے جسمانیات پر ۔

(۶۰) اوصی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علی ابن ابی طالب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو وصیت
رضی اللہ عنہ فقال یا علی احفظ التوحید فانہ راس
کی اور کہا کہ اے علی توحید پر محافظت کر ۔ اس لئے کہ یہی میرا راس المال
مالی والزم العمل فانہ حرفتی واقم الصلوۃ فانھا قرۃ
ہے اور عمل کو لازم رکھ اس لئے کہ میرا پیشہ ہے اور نماز کو قایم رکھ
عینی واذکر الرب فانہ بصیرۃ فوادی واستعمل العلم
اسلئے کہ وہ میری آنکھونکے ٹھنڈہیائی ہے اور رب کو یاد کر اسلئے کہ وہ میرے

فانہ میراثی ـ
دلکی روشنی ہو اور علم کا استعمال کر اس لئے کہ وُہ میری میراث ہے۔
(۶۱) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام سایل العلماء
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ علماسے سوال
وخالط الحکماء وجالس الکبراء ـ
کر اور حکما سے اختلاط رکہہ اور کبرا سے مجالست رکہہ ـ
اس حدیث مین علما کے تین قسم بیان ہوئے ہین ایک وہ کہ عالم باللہ ہون
دوسرے وُہ کہ عالم بامر اللہ ہون تیسرے وُہ کہ دونون کے جامع ہون
پہلے لوگ وُہ ہین جنکے قلوب پر معرفت آلہی مستولی ہو اور وُہ مستغرق
جلال وجمال آلہی ہون اور علم احکام کے سیکہنے کی اونکو فرصت نہ ملے
مگر بقدر ضرورت ـ
دوسرے وُہ جو صرف عالم بامر اللہ ہین اور حلال وحرام وحقایق احکام
کو جانتے ہین مگر اسرار آلہی سے واقف نہین ہوتے ـ
تیسرے وُہ جو دونون سے واقف وآگاہ ہوتے ہین یہ لوگ عالم معقولات
ومحسوسات کی حد مشترک ووسط مین ہوتے ہین کبھی تو خدا کی محبت مین
مستغرق اور کبھی خلق پر مہربان ومشفق جب اودہر کا رخ کیا تو خلق
سے بالکل بے خبر اور جب ادہر متوجہ ہوئے تو گویا انہین مین کے ایک
یا بہی بشر ہین یہ مرسلین وصدیقین کا طریقہ ہے ـ بہرحال اس حدیث
مین علما سے مراد صرف عالم بامر اللہ ہین جنسے وقت حاجت مسائل حلال
وحرام دریافت کرتے ہین اور حکما سے مراد عالم باللہ ہین جو امر اللہ کو
نہین جانتے نہ اونکی مخالطت کا حکم ہے نہ سوال کا ـ اور کبرا سے مراد

عالم باللہ ہین جنکی مجالست کا حکم ہوا کیونکہ اونکی صحبت مین دنیا و آخرت کے منافع ہین۔
شقیق بلخی رحمہ اللہ نے انہین سے ہر ایک کے تین علامات بیان فرمائی ہین عالم بامر اللہ ذاکر بلسان ہوتا ہے نہ بقلب اور خلق سے بریا خائف ہوتا ہے نہ خالق سے اور بظاہر آدمی سے شرماتا ہے باطن مین خدا سے نہین حیا کرتا۔ عالم باللہ ذاکر و خائف و مستحیی تو ہوتا ہے مگر اوس کا ذکر بقلب ہوتا ہے نہ بلسان اور ریا سے ڈرتا ہے نہ معصیت سے اور اسی طرح دلسے حیا کرتا ہے نہ بظاہر۔ اور عالم باللہ و بامر اللہ ان چھہون صفات کا جامع ہوتا ہے۔ اس کا حد مشترک مین ہونا یہ ہے کہ درمیان عالم غیب و شہادت کے ہوتا ہے اور عالم بامر اللہ و باللہ دونون کا معلم ہوتا ہے اور دونون فریق اوسی کے محتاج ہوتے ہین اور وہ ان دونون سے مستغنی ہوتا ہے اور اوسکی مثال آفتاب کی سی ہے کہ اوسکی روشنی نہ کم ہوتی ہے نہ زیادہ اور عالم باللہ کی مثال چاند کی ہے کہ کم و زیادہ ہوتی رہتی ہے اور مثال عالم بامر اللہ کی چراغ کی سی ہے کہ خود جلتا ہے اور دوسرے اوس کے نور سے مستفید ہوتے ہین۔

(۶۲) تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ ایک ساعت کی فکر ساٹھہ سال کی عبادت سے بہتر ہے کیونکہ تفکر خدا تک پہونچاتا ہے اور عبادت سے صرف ثواب حاصل ہوتا ہے پس جو چیز کہ خدا تک پہونچائے اوس شئی سے جو کہ اوس کے غیر تک پہونچاتی ہے افضل و اعلیٰ ہے۔ دوسرے وجہ یہ کہ تفکر فعل قلب ہے اور طاعت عمل جوارح قلب جوارح سے اشرف ہے پس اوس کا فعل سب ہے اوسکے فعل سے اشرف ہوگا کیونکہ خدائتعالے

فرماتا ہے کہ (اقم الصلوٰۃ لذکری) پس نماز وسیلۂ ذکر قلب ہے اور مقصود وسیلہ سے اشرف ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ علم اشرف ہے یہ سب اخبار تھے اب اون آثار کو ملاحظہ فرمائی جو فضیلت علم کے بارہ مین وارد ہوئے ہین —

آثار

(۱) قال علی ابن ابی طالب لا خیر فی الصمت عن العلم

فرمایا ہے علی ابن ابی طالب نے کہ علم سے خاموش رہنے مین کوئی

کما لا خیر فی الکلام عن الجہل

خیر نہین ہے جیسے کہ جہل سے کلام کرنے مین کوئی خیر نہین ہے —

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ علم مال سے سات وجہ سے افضل ہے (۱) علم میراث انبیا ہے اور مال میراث فرا عنہ (۲) علم نفقہ سے بڑھتا ہے اور مال گھٹتا ہے (۳) مال محافظ کا محتاج ہے اور علم خود اپنے صاحب کی محافظت کرتا ہے (۴) جب آدمی مرجاتا ہے تو اوس کا مال رہجاتا ہے اور علم اوسکے ساتھ جاتا ہے (۵) مال مومن و کافر سب کو ملتا ہے علم سوائے مومن کے نہین حاصل ہوتا (۶) عالم کے اہل دنیا محتاج ہین (۷) علم سے پُل صراط کے گذرنے مین دقت نہ ہوگی اور مال کی وجہ سے دقت و مزاحمت ہوگی —

(۳) حضرت علی فرماتے ہین لفظ علم مین عین علو کا ہے اور لام لطف کا اور میم مروت کی ہے —

(۴) حضرت علی نے فرمایا ہے کہ قوام دنیا کا چار چیزون پر ہے (۱) عالم جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے — (۲) جاہل جو اپنے استاد سے عار نکرے

(۳) غنی جو مال سے بخل نہ کرے – (۴) فقیر جو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض نہ بیچے ۔ جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو جاہل جبھی سے پڑھنا اور درس سے عار کرنے لگتا ہے جب غنی بخل کرے تو فقیر اپنی آخرت دنیا کے بدلہ بیچ دیتا ہے پس انپر خدا کی پھٹکار مستر بار ہو۔

(۵) وَلِعَلِیٍّ رضی اللّٰہُ عنہ ؛ اَلنَّاسُ مِن جِهَةِ التِّمثَالِ اَکفَاء ، اَبُوهُم آدَمُ وَالاُمُّ

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آدمی باعتبار تمثال کے ہم کفو ہیں – اگرچہ

حواء ؛ وَاِن یَّکُن لَهُم فِی اَصلِهِم حَسَبٌ ؛ یُفَاخِرُونَ ؛

نہیں ہے واسطے اون کے باعتبار اصل کے حسب باپ ونکا آدم اور مائی اونکی حوا ہے فخر کرتے

بہ فَالطِّینُ وَالمَاءُ ؛ مَا الفَضلُ اِلَّا لِاَهلِ العِلمِ اِنَّهُم ؛ عَلَی الهُدیٰ

ہیں ساتھ اوسکے کیچڑ اور پانی ہے کسی کے لئے فضلیت نہیں سوائے اہل علم کے اسلئے کہ

مَنِ استَهدیٰ اَدِلَّاءُ ؛ وَوَزنُ کُلِّ امرِءٍ مَا کَانَ یُحسِنُهُ ؛ وَالجَا

وہ ہدایت پر ہیں اور جو طلب ہدایت کی کرے اوسکو دلالت کرتے ہیں اور وزن

هِلُونَ لِاَهلِ العِلمِ اَعدَاءُ ؛ فَفُز بِعِلمٍ وَلَا تَجهَل بِهٖ اَبَدًا ؛

ہر آدمی کا وہی ہے کہ جسکو اچھا جانتا ہے اور جاہل لوگ اہل علم کے دشمن ہوتے ہیں

اَلنَّاسُ مَوتیٰ وَاَهلُ العِلمِ اَحیَاءُ –

پس علم کو حاصل کر اور علم سے کبھی جاہل نہ رہو اسلئے کہ باقی آدمی مردہ ہیں اور اہل علم زندہ ہیں

(۶) وَلَهٗ اَیضًا ؛ رَضِینَا قِسمَةَ الجَبَّارِ فِینَا ؛ لَنَا عِلمٌ وَلِلجُهَّالِ مَالٌ ؛

اور نیز حضرت علی کا قول ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے تقسیم سے راضی ہیں ہمارے لئے علم

فَاِنَّ المَالَ یَفنیٰ عَن قَرِیبٍ ؛ وَاِنَّ العِلمَ بَاقٍ لَا یَزَالُ ؛

ہے اور جاہلوں کے لئے مال اسلئے کہ مال جلدی فنا ہو جاتا ہے اور تحقیق علم ہمیشہ تک باقی رہتا ہے

(۷) محمد بن حارث نے کہا ہے ۔ رأیت رفیع الناس من کان عالمًا ؛ وان

دیکھا ہے میں نے بلند قدر لوگوں کو وہ شخص جو کہ ہے عالم اگرچہ ہو وے نہ تو صحیح النسب

لم يكن فى قومه عجيب ، اذا حل ارضا عاش فيها بعلمه ، وما عالم

حسب نہ ہو۔ جوقت علم والا شخص کسی زمین حلول کرتا ہے تو اوسمین اونکے

فى بلدة بغريب ،

علم کی برکت سے عیش کرتا ہے اور کوئی علم والا کسی شہر مین غریب نہین ہوتا۔

(۸) ذوالریاستین نے کہا ہے سے العز مخصوص به العلماء ، ما للانام

عزت کے ساتھ عالم ہی مخصوص ہین ، اونکے سوا آدمیون کے

سواهم ما شاؤا ، ان الاكابر يحكمون على الورى ، وعلى الاكابر

آدمیونکے لئے جو کچھ کہ چاہین میسر نہین ہوتا۔ بڑے لوگ مخلوقات پر حکم رانی کرتے ہین۔ اور بڑون

يحكم العلماء ۔

پر علما لوگ حکمرانی کرتے ہین۔

(۹) اور ریاشی نے کہا ہے سے طلبت يوما مثلا سائرا ، فلم اجد فى الشعر

مین ایک روز ایک مثل شایع اور مروج کا طالب ہوا پس

له ناظما ، لاخير فى المرء اذا ما غدا ، لا طالب العلم ولا

جسے اوسکو شعر مین نظم کیا اور وہ یہ ہے کہ اوس آدمی مین خیریت نہین ہے جسوقت کہ صبح کرتا ہے نہ تو

عالما ، ابو عبد اللہ حمیدی نے کہا ہے من لم يكن للعلم عند فنائه ، ارج فان بقاءه

حالت کہ نہ تو وہ علم کا طالب ہے اور نہ عالم۔

كفنائه ، بالعلم يحيى المرء طول حياته ، فاذا انقضى احياه حسن ثنائه ۔

(۱۰) بعض متقدمین نے کہا ہے سے يا طالبى علم النبى محمد ، ما انتم وسواكم بسواء

ای حضرت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے طلب

ومداد ما تجرى به اقلامكم ، ازكى واسح من دم الشهداء

والو تم اور تمہارے سوائے برابر نہین ہے اور سیاہی اوس کی کہ چلتے ہین ساتھ

اسکو تمہارے علم مین بہت پاک اور بہت زیادہ ہین شہیدون کے خون سے -

(۱۱) امام محمد بن حسن نے کہا ہے تعلم فان العلم زین لاہلہ : وفضل و
تو علم کو سیکھا سلئے کہ تحقیق علم زینت ہو واسطے اہل علم کے اور
عنوان لاہل المحامد : وکن مستفید کل یوم زیادۃ
فضل اور عنوان ہو واسطے اہل محامد کے - اور رہو تو ہر روز مین طلب کرنے والا زیادتی کا
من العلم واسبح فی بحور الفوائد : تفقہ فان الفقہ افضل
علم سے اور تیر تو فایدون کے دریاؤن مین - علم فقہ کو سیکھا سلئے کہ علم فقہ کا اپنا
قائد : الی البر والتقوی واعدل قاصد : ہو العلم
پیشوا ہے کہ نیکوئی اور تقوی کی طرف پہونچاتا ہے اور بہت عادل قاصد ہے - علم فقہ کا
الھادی الی سنن الھدی : ہو الحصن ینجی من جمیع
ایک جھنڈا ہے جو کہ رہنمائی کرتا ہے سنن ہدایت کی طرف - علم فقہ کا ایک قلعہ ہے جو کہ
الشدائد : فان فقیہا واحدا متورعا : اشد علی
نجات دیتا ہے تمامی مصیبتون سے اس لئے کہ تحقیق ایک فقہ کا جاننے والا پرہیزگار بہ نسبت
الشیطان من الف عابد :
ہزار عابد کے بہت غالب ہوتا ہے اوپر شیطان کے -

(۱۲) قال الشافعی رحمۃ اللہ طلب العلم افضل من الصلوٰۃ
امام شافعی فرماتے ہین طلب کرنا علم کا نماز نفل سے افضل ہے ادای فرض کے بعد
النافلۃ لیس بعد الفریضۃ افضل من طلب العلم
کوئی شی علم کی طلب سے بڑھکر افضل نہین ہے

(۱۳) ومن اراد الدنیا والاخرۃ فعلیہ بالعلم
اور جو شخص کہ دنیا اور آخرت کو چاہتا ہو اوس پر لازم ہے کہ سیکھے علم کو -

(۱۴) من تعلم العلم عظمت قیمتہ و من نظر فی الفقہ نبل قدرہ و
جو شخص علم کو سیکھتا ہی اوسکی قیمت بڑھ جاتی ہے اور جو شخص فقہ مین نظر کرتا ہی اوسکی
من نظر فی اللغۃ رق طبعہ و من نظر فی الحساب جزل رایہ
قدر عظیم ہو جاتی ہے اور جو شخص علم لغت مین نظر کرتا ہی اوسکی طبیعت نازک ہو جاتی ہی اور جو شخص
و من نظر فی کتب الحدیث قویت حجتہ و من لم یصن نفسہ
حساب مین نظر کرتا ہی اوس کا فکر قوی ہو جاتا ہی اور جو شخص کتب حدیث مین نظر کرتا ہی اوسکی حجت
لم ینفعہ علمہ ۔
قوی ہو جاتی ہی اور جو شخص اپنے نفس کے حفاظت نہین کرسکتا اوسکو علم نفع نہین دیتا ۔
(۱۵) و قال وھب رحمہ اللہ تعالیٰ ینشعب من العلم الشرف
وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ علم سے شرافت پیدا ہوتی ہے اگرچہ علم والا کمینہ
و ان کان صاحبہ دنیا و العز و ان کان مھینا و القرب
ہو اور عزت ہوتی ہی اگرچہ علم والا در اصل بے عزت ہو اور قرب حاصل ہوتا ہے اگرچہ
و ان کان بعیدا و الغناء و ان کان فقیرا و المھابۃ و
علم والا بعید ہو اور غنا حاصل ہوتا ہی اگرچہ علم والا فقیر ہو اور مہابت حاصل ہوتا ہی اگرچہ
ان کان وضیعا ۔
علم والا سبکی مین ہو ۔

(۱۶) عمر بن الخطاب سے روایت ہی کہ آدمی اپنی گھر سے جبل تہامہ کے برابر گناہون کا بوجھ لیکر نکلی جب علم کی باتین سنے اور ڈرے اور گھر کو لوٹے تو ایک گناہ بھی اوسکے پلہ نہین رہتا پس مجالس علما سے جدا مت ہو کیونکہ خدا نے کوئی مٹی مجالس علما سے زیادہ تر بزرگ زمین پر پیدا نہین کیا ۔
(۱۷) کمیل ابن زیاد فرماتے ہین کہ حضرت علی مجھے جبانہ کو لے گئے جب صبح ہو گئی

تو فرمانے لگے کہ اے کمیل قلوب اوعیہ ہین پس بہتر وہی دل ہے جسمین زیادہ باتین سماوین جو کچھہ مین تجھکو کہتا ہون اوسکو یاد رکھہ — آدمی تین قسم کے ہین (۱) عالم ربانی (۲) متعلم جو نجات کے راستہ پر ہو (۳) ناکس فرومایہ جو ہر ایک کی اتباع کرے جدہر کی ہوا دیکھی اودہر ہو لے جو کہ نور علم سے منور نہ ہو اور جو رکن وثیق کی طرف التجا نہ لائے — ای کمیل علم مال سے بہتر ہے کہ وہ تیرے حفاظت کرتا ہے اور تو مال کے مال کو نفقہ گہٹا دیتا ہے اور علم انفاق سے مزکے ہو جاتا ہے ای کمیل علم کی معرفت زینت ہی جس سے انسان زندگی مین طاعت اور بعد مرنے کے ثواب اکتساب کرتا ہی علم حاکم ہے مال محکوم علیہ ہے —

(۱۸) مصعب ابن الزبیر اپنے لڑکے کو کہتے ہین تعلم العلم فان لک مال کان

علم کو سیکھہ پس اگر تیرے

لک جمالا وان لم یکن لک مال کان العلم لک مالا —

پاس مال ہوا تو علم تیری جمال ہو جاوے گا اور اگر نہ ہوا تیرے پاس مال تو علم تیری لیئے مال ہو جاوے گا

(۱۹) ابن عباس سے روایت ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو اختیار دیا گیا کہ ملک و مال وعلم سے جس کو چاہین اختیار کرین پس سلیمان علیہ السلام نے علم کو اختیار کیا پس خدا نے علم کے ساتہ مال بہی دیا —

(۲۰) ابن عباس نے اپنے صاحبزادے کو فرمایا کہ علیک بالادب فانہ

لازم ہی تجھہ پر ادب کا سیکھنا اسلیئے کہ وہ دلیل

دلیل المروۃ وانیس فی الوحشۃ وصاحب فی الغربۃ وقرین

ہی مروت کی اور انیس ہے وحشت مین اور رفیق ہے غربت مین اور قرین و ہمنشین ہی حضر مین اور دلیل

فی الحضرۃ وصدر فی المجلس ووسیلۃ عند انقضاء الوسائل

صدر مجلس مین اور وسیلہ ہی وقت نہونی کسی وسیلہ دوسرے کے اور غنا ہی نزدیک نہ ہونیکے

وغنی عند العدم ورفعة للخسیس وکمال للشریف وجلال للملک

اور بلندی ہو واسطے کمینہ کے اور کمال ہو واسطے شریف کے اور جلال ہو واسطے بادشاہ کے۔

(۳۱) حسن بصری کا ارشاد ہو صریر قلم علما کی تسبیح ہے اور سیکہنا و نظر کرنا علم کا عبادت ہو جب اوسکی کپڑے پر سیاہی لگے تو گویا خون شہدا کا لگا اور اوس کا ایک قطرہ زمین پر گرے تو اوس کا نور چمکتا ہو جب وہ قبر سے اوٹہی تو اہل جماعت اوسکی طرف دیکھنے لگینگے اور کہین گے کہ یہ خدا کا خاص بندہ ہو جسکو خدا نے بزرگی دے اور انبیا کے ساتھ اوٹھایا ہے۔

(۳۲) ابن مبارک کا ارشاد ہے کہ اِس امت مین فساد نہین واقع ہوا مگر خواص کی طرف سے اور وہ علما وغزاۃ زہاد تجار وولاۃ ہین۔ علما ورثہ انبیا ہین زہاد عمال اہل ارض ہین غزاۃ جند اللہ ہین تجار امنا اللہ ہین ولاۃ رعاۃ ہین۔ جب عالم دین گہٹا دے اور مال بڑہا دے تو جاہل کسکی اقتدا کرے زاہد راغب دنیا ہو جاوے تو تائب کسکی اقتدا کرے غازی طامع و مرائی ہو جاوے تو دشمن پر کیونکر فتح پاوے تاجر خائن ہو جاوے تو امانت کیونکر حاصل ہو راعی بہیڑیا ہو جاوے تو رعائت رعیت کون کرے اور کیونکر ہو۔

(۳۳) فقیہ ابو اللیث کہتا ہو کہ جو شخص عالم کے پاس بیٹھے اور کچھہ نہ سیکھے و یاد کرے تو بہی اوسکو سات بزرگیان ملتے ہین۔ (۱) فضل متعلم پاتا ہے (۲) جب تک بیٹھا ہو گناہ سے باز رہتا ہو (۳) جب اپنے گہر سے نکلتا ہو تو اوسپر رحمت نازل ہوتی ہے (۴) جب علم کے حلقہ مین بیٹھتا ہو تو جسقدر رحمت نازل ہوتی ہو اوس مین وہ بہی شریک ہوتا ہو (۵) جب تک علم کی باتین سنتا ہو گویا طاعت مین ہے اور اوس کا ثواب لکہا جاتا ہو (۶) جب کوئی بات سنتا ہو اور نہین سمجہتا تو اوس سے اوسکا دل تنگ ہوتا ہو اور محزون اور غمناک ہوتا ہو جیسے خدا کی قربت حاصل

ہوتی ہے کیونکہ انا عند منکسرۃ القلوب - آیا ہے (۲۳) عالم کا اعزاز اور
یعنے مین قریب ہوا ان لوگونسے جو کہ شکستہ دل ہوتے ہین -
فاسق کا اذلال مسلمانونکو کرتے دیکھکر اوس کا دل فسق سے نفرت اور علم سے رغبت
کرتا ہے اسی لئے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجالست صالحین کا حکم دیا ہے -
(۲۴) خلیل کہتا ہے کہ چار قسم کے لوگ ہین ایک وہ کہ عالم ہو - اور یہ بھی سمجھے کہ
مین عالم ہون ایسی کی اتباع کرو دوسرا وہ کہ جاننیوالا ہو اور یہ نہ سمجھے کہ مین جاننیوالا
ہون ایسا شخص نائم ہے اوسکو بیدار کرو - تیسرے وہ کہ نہین جانتا اور جانتا ہے
کہ نہین جانتا وہ مسترشد ہے اوسکو ارشاد کرو - چوتھا وہ کہ نہین جانتا اور نہین جانتا
کہ نہین جانتا ہے وہ شیطان ہے اوس سے اجتناب کرو - ~ آنکس کہ بداند و بداند کہ
بداند ٭ اسپ طرب خود بہ سپر گردون بجہاند ٭ آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند ٭ اوہم
خرِ خویش بمنزل برساند ٭ آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ٭ در جہل مرکب ابدالدہر
بماند -

(۲۵) اخرج عن یزید بن منعور قال رایت الاوزاعی فی منامی
اخراج کیا گیا ہے یزید بن مذعور سے کہ کہا اوس نے کہ دیکھا مینے اوزاعی کو اوسکی
بعد موتہ فقلت یا ابا عمرو دلنی علی شئ اتقرب بہ الی اللہ قال
مرنیکے بعد ایک خواب مین پس کہا مین نے اے ابا عمر مجھے ایسی چیز بتلا کہ جسکے ذریعہ سے مین
ما رایت ھناک درجۃ ارفع من درجۃ العلماء و من بعد
اللہ کا قرب حاصل کرون تو اوزاعی نے کہا کہ مین نے یہان کوئی ایسا بلند درجہ نہین دیکھا جو
ھم درجۃ محزونین -
علما کے درجہ سے بلند ہو اور بعد درجہ علما کے درجہ غمگینو نکا ہے -
(۲۶) اخرج عن عبد الرحمن بن زید بن اسلم قال رایت

اخراج کیا گیا ہو عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے کہ کہا اوس نے کہ دیکھے اپنے باپ کو خواب
ابی فی المنام بعد موتہ وعلیہ قلنسوۃ طویلۃ فقلت ما فعل اللہ
مین اوسکے مرنیکے بعد دیکھا اور نیز اوسکے سر پر ایک لمبی کلاہ دیکھے پس پوچھے کہ
بک فقال زیننی بزینۃ العلم فقلت این مالک بن انس فقال
کہ تیرے ساتہ اللہ نے کیسا معاملہ کیا ہے کہا کہ مجھے اللہ نے علم کی زینت سے
مالک فوق فوق فلم یزل یقول فوق فوق ویرفع راسہ حتی سقطت
مزین کیا ہے پہر بیٹے کہا مالک بن انس نے کہا ہے کہا کہ مالک اوپر اوپر ہے پس یہ
قلنسوۃ عن راسہ۔
اوپر اوپر کہتا گیا اور سر اوٹہاتا گیا حتے کہ اوس کے سر سے کلاہ گر گئے ۔
(۲۷) العالم اراف بالتلمیذ من الاب والام لان الاباء
علم والا شاگرد کے ساتہ باپ اور مائی سے زیادہ تر مہربان ہوتا ہے اسلیے
والامہات یحفظونہ من نار الدنیا وافاتھا والعلماء
کہ باپ اور مائی اوسکو دنیا کے آگ اور آفات سے نگاہ رکہتے ہین اور علما
یحفظونہ من نار الآخرۃ ۔
اوسکو آخرت کی آگ سے نگاہ رکہتے ہین ۔
(۲۸) سکندر سے کسی نے پوچہا کہ باپ بہتر ہے یا اوستاد تو اوس نے جواب دیا کہ اوستاد کیونکہ باپ
مجھے آسمان سی زمین پر لایا اور استاد زمین سے آسمان پر لے
گیا ۔
(۲۹) فتح موصلی نے فرمایا کہ جیسا کہ مریض کا کہانا پینا دو وانہ کردیا
جاوے تو مر جاتا ہی اسیطرح علم و فکر حکمت سے باز رکہنے
سے آدمی کا دل مر جاتا ہے ۔

(۳۰) بعض مفسرین نے (فاحتمل السیل زبدا رابیا) کی تفسیر میں سیل سے علم مراد لی ہے اور اس تشبیہ کے پانچ وجوہ بیان کئے ہیں (۱) پانی جیسے اوپر سے اترتا ہے علم بھی اوپر سے دل پر گرتا ہے (۲) جیسے کہ پانی سے زمین کی اصلاح و سرسبزی ہوتی ہے اسیطرح آدمیوں کی اصلاح و سرسبزی علم سے ہوتی ہے (۳) جیسے کہ کھیتی و نباتات بدون پانی کے نہیں اوگتی اسیطرح اعمال و طاعات بدون علم کے نہیں ہوسکتے اور نہ تشریف صحت و قبولیت کی سرسبزی اور ربرومندی حاصل کرسکتے ہیں (۴) جسطرح بارش نتیجہ رعد و برق ہے اسیطرح علم بھی وعد و وعید کا فرع ہے (۵) بارش جسطرح نافع و ضار ہے اوسیطرح علم بھی نافع ہے جو اوس پر عمل کرے اور ضار ہے اوس پر جو عمل نکرے ۔

(۳۱) باغ دنیا پانچ چیزوں سے زینت پکڑتا ہے یعنی علم علما عدل امرا عبادۃ عباد امانت تجار راستی محترفین سے ۔ ابلیس نے پانچ انکے ضد انکے ساتھ لگا دی حسد علم کے ساتھ ریا عبادت کے ساتھ جور عدل کے ساتھ خیانت امانت کے ساتھ غش و کمورث راستی و کسب کے ساتھ ۔

(۳۲) خدا تعالےٰ نے سات چیزیں سات شخصوں کو سکھائیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام کو اسما کا علم دیا (وعلم آدم الاسماء کلہا) یعنے سکھلا دیئے آدم کو نام سب اسماء ۔

(۲) حضرت خضر علیہ السلام کو علم فراست عطا کیا (وعلمناہ من لدنا علما) اور سکھلا دیا ہمنے اپنے پاس سے علم

(۳) حضرت یوسف علیہ السلام کو علم تعبیر (رب قد اتیتنی من ای رب تحقیق دیا ہے تونے مجھے

الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث (۴) اور داود علیہ السلام
ملک اور سکہلا دیا ہے تو نے مجھے تاویل احادیث کا علم۔
کو صنعت درع سکہایا (وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم) (۵) اور سلیمان علیہ السلام
کو منطق الطیر (یا ایہا الناس علمنا منطق الطیر (۶) عیسی علیہ السلام کو علم
توراۃ و انجیل (ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل) (۷)
اور حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وعلیہم السلام کو شرع و توحید کا علم دیا (وعلمک
ما لم تکن تعلم) (ویعلمہم الکتاب والحکمۃ (الرحمن علم
القران) پس علم آدم سبب حصول سجدہ تحیت ملائکہ ہوا اور علم خضر باعث شاگردی
موسی و یوشع اور علم یوسف سبب وجدان اہل و مملکت اور علم داؤد سبب وجدان ریاست
و درجت و علم سلیمان سبب وجدان بلقیس و غلبہ و علم عیسی سبب زوال تہمت جو اوسکی
کی والدہ پر ہوئی تہی اور علم محمد صلعم سبب شفاعت امت ہوا۔ جبکہ حضرت آدم علیہ السلام
نے علم اسمار مخلوقات سے تحیۃ ملائکہ کا رتبہ و عزت پائی تو جو کوئی ذات خالق اور
اوسکے صفات کا علم حاصل کرے تو کیا وہ تحیہ ملائکہ کا مستحق نہ ہوگا بلکہ تحیہ رب العزت کا
مستحق ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ہوا سلام قولا من رب رحیم جب
حضرت خضر علم فراست سے صحبت موسی پاوین تو علم حقیقت سے صحبت حضرت
ختمی مآب صلعم کی توقع کیون نہ کی جائے فاولئک مع الذین انعم اللہ
پس وہ لوگ اون لوگون کے ساتھ ہونگے کہ جنکو نعمتیں
علیہم من النبیین جب یوسف علیہ السلام نے تاویل رویا سے حصول نا
دیدین میں اللہ نے نبیوں سے۔
سے نجات پائی تو جو کہ عالم بتاویل کتاب اللہ ہو گیا وہ حبس شبہات سے
نجات نہ پاویگا و یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

اور ہدایت دیتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے ۔

یوسف علیہ السلام جب کہ علم تاویل احادیث کیوجہ سے خدائی تعالیٰ کی منت مانتی اور احسانات جتاتی ہین تو جو عالم کہ تاویل و تفسیر کتاب اللہ کو جانے تو کیا وہ سزاوار اظہار افتخار و احسان الٰہی نہین ہے کونسی نعمت اس سے زیادہ ہو سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کا مفسر بنا دے اور اپنا ہمنام اور اپنے نبی کا وارث اور اپنی خلق کا داعی اور اپنا بندہ نیکو واعظ اور اپنے اہل بلد کا سراج اور اپنے خلق کا قائد راہ جنت اور عقاب دوزخ و دوزخ سے راجر اور باز رکھنے والا ہو حدیث شریف مین آیا ہے ۔

العلماء سادۃ والفقہاء قادۃ ومجالستہم زیادۃ ۔

علما سردار ہین اور فقہا پیشوا ہین اور صحبت اونکی موجب زیادتی ہے ۔

(۳۳) مومن طلب علم کا راغب نہین ہوتا جب تک کہ چھہ چیزین اسمین نہین دیکھ لیتا (۱) خدا کا حکم اداء فرائض کا ہے اور وہ بھی بدون علم کے اجتناب ممکن نہین (۲) خدا کا حکم ترک معاصی ہے اوسکی ادائی پر قادر نہین ہو سکتا ۔ (۳) خدا نے اپنی نعمتون کا شکر واجب کیا ہے اور بدون علم کے شکر ادا نہین کر سکتا ۔ (۴) خدا نے انصاف کا حکم فرمایا ہے اور بدون علم کے انصاف نہین کر سکتا ۔ (۵) خدا نے بلا پر صبر کا حکم فرمایا ہے اور بدون علم کے صبر ممکن نہین (۶) خدا نے شیطان کی مخالفت و عداوت کا حکم فرمایا ہے اور بدون علم اس علم کی تعمیل نہین کر سکتا ہے ۔

(۳۴) جنت کی راہ چار شخصون کی ہاتھ مین ہے عالم زاہد عابد مجاہد ۔ اگر زاہد سچا ہے تو خدا تعالیٰ اگر عابد سچا ہو تو خوف اگر مجاہد سچا ہو تو توفیق شکر و ثنا اگر عالم سچا ہو تو حکمت عطا فرماتا ہے

(۳۵) چار چیزین چار چیزون سے طلب کرنی چاہئین مکانسے سلامتی مصاحب سے بخشش و کرامت مال سے فراغت علم سے نفعت اگر موضع و مکانسے سلامتی نہ حاصل ہو تو قیدخانہ اوس سے بہتر ہے اور اگر دوست سے کرامت نہ ہو تو کتا اوس سے بہتر ہے اور مال سے فراغت نہ ہو تو مٹی اوس سے بہتر ہے اگر علم

سے منفعت نہ ہو تو موت اوس سے بہتر ہے۔

(۳۶) چار چیزین بدون چار چیزونکے پوری نہین ہوتین (۱) بدون تقوے کے قول بدون فعل کے مروت بدون تواضع کے علم بدون عمل کے لیے دین بلا تقوی خطرہ اور قول بلا فعل ہدر ہے مروت بلا تواضع شجر بلا ثمر ہے اور علم بلا عمل ابر بلا بارش

(۳۷) کوئی شریف آدمی چار چیزونسے باز نہین رہ سکتا اگرچہ وہ بادشاہ و وزیر امیر کبیر ہو اپنے باپ کی تعظیم و تکریم سے جب کہ وہ مجلس مین آوے مہمان و استاد کی خدمت سے اور جس بات کو وہ نہین جانتا اوسکے سوال و دریافت کرنے سے اوس شخص سے جو کہ اپنے سے زیادہ جانتا ہو۔

(۳۸) حضرت سلیمان ہدہد کے محتاج صرف علم کے وجہ سے ہوئے تھے۔

(۳۹) کتاب کلیلہ و دمنہ مین ہے وہ لوگ جنکے حقوق کا استخفاف نہ کیا جاے تین ہین۔ عالم۔ سلطان۔ اخوان۔ جس نے کہ عالم کے علم کا استخفاف کیا اوس نے اپنے دین کو برباد کیا جس نے کہ بادشاہ کا استخفاف کیا اوس نے اپنے دنیا کو خراب کیا اور جسنے کہ اخوانکا استخفاف کیا اوس نے اپنی دوستی و مروت کو خاک مین ملایا۔

(۴۰) سقراط کہتا ہے کہ علم کی فضیلت پر یہ امر کفایت کرتا ہے کہ آدمی کے اور امور میں دوسرے لوگ مدد و شرکت کر سکتے ہین دنیا کے سارے کامون مین اونکی خدمت ممکن ہے مگر خدمت علم مین سواے اوسکے ذات کے دوسرا شرکت نہین کر سکتا خود ہی کو اوسکی خدمت کرنی پڑتی ہے علم کو نہ کوئی چھین سکتا ہے نہ چرا سکتا ہے بر خلاف آدمی کے دوسرے اشیاء مقبوضات و مملوکات کے کہ چھنی و چرائی جا سکتے ہین۔

(۴۱) بعضونکا قول ہے کہ اپنے بھائیوں کی مردہ دلون کو نور بیان سے منور و زندہ

کرد و جیسے کہ قلبہ رانی سے اراضی موات کا احیا کرتے ہو کیونکہ نفس کا شہوات
وشبہات سے دور رہنا زمین کے صالح نبات ہونے سے افضل ہے سہ
وفی الجہل قبل الموت موت لاھلہ ، واجسامھم قبل القبور قبور ؛
اور جہل میں جاہل کو مرنے سے اول موت ہے اور جاہلونکے اجسام قبر وسلے اول قبور میں سوتے ہیں
وان امرأ لم یحیی بالعلم میت ؛ ولیس لہ حتی النشور نشور
اور جو شخص کہ علم سے زندہ نہیں ہے وہ مردہ ہے اور نہیں ہے واسطے اوسکے یوم نشور تک نشور
(۴۲) ولآخر سہ اخو العلم حی خالد بعد موتہ ؛ واوصالہ تحت
علم والا آدمی مرنیکے بعد ہمیشہ زندہ رہتا ہے حالانکہ اوسکے اعضا مٹی کے نیچے بوسیدہ ہوگئے
التراب رمیم ، وذو الجہل میت وھو ماش علی الثری ، یظن
ہوتے ہیں۔ اور جاہل آدمی مردہ ہے حالانکہ وہ زمین پر چلتا ہے وہ تو
من الاحیاء وھو عدیم ؛
اپنے کو زندوں سے شمار کرتا ہے حالانکہ وہ مردہ ہے۔
(۴۳) قیل العلم وسیلۃ الی کل فضیلۃ۔
کہا گیا ہے کہ علم ہر فضیلت کا وسیلہ ہے۔
(۴۴) العلم یرفع المملوک الی مجالس الملوک۔
علم غلام کو بادشاہوں کی مجلسوں تک رفعت بخشتا ہے۔
(۴۵) لولا العلماء لھلک الامراء وانما العلم لارباب ولایۃ لیس
اگر علماء نہ ہوتے تو امیر ہلاک ہو جاتے۔ اور سوائے اسکے نہیں کہ اہل علم کے لیے علم ایک ایسے
لھا عزل ان الامیر ھو الذی یضحی امیرا عند عزلہ ان زال
ولایت ہے کہ اوسکے لیے معزولی نہیں ہے۔ تحقیق امیر وہی شخص ہے جو کہ معزولی کے وقت
سلطان ولایۃ کان سلطان فضلہ۔

بھی امیر رہے اگر اوس کا سلطان ولایت جاتا رہے تو اوسکے فضل کے سلطان میں ہرج

(۴۶) ان الملوک لیحکمون علی الوریٰ ؎ وعلی الملوک
بتحقیق بادشاہ مخلوقات پر حکم کرتے ہین لیکن بادشاہون پر

لتحکم العلماء ؎
عالم لوگ حکومت کرتے ہین۔

وجوہ وشواہد عقلیہ بر فضیلت علم

(۱) دنیا کے تمامی امور چار قسمونکے ہین (۱) ایک وہ جن سے عقل راضی رہے اور شہوت ناراض ہو مثل امراض ومکارہ کے۔ دوسرے وہ کہ شہوت راضی ہو اور عقل ناراض مثل کل معاصی کے۔ تیسرے وہ کہ عقل وشہوت دونون اوس سے راضی رہین وہ علم ہے۔ چوتھے وہ کہ دونون ناراض ہون وہ جہل ہے۔ پس علم وجہل بمنزلہ جنت ودوزخ کا تقابل ہے یعنی جیسے کہ عقل وشہوت دونون ناراض ہین دوزخ جہل سے راضی نہین ہوتی ہین جیسے یہ دونون جنت سے راضی ہین اسی طرح علم سے راضی رہتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص جہل سے راضی رہتا ہے گویا وہ آگ سے راضی ہے اور جو کہ علم کو دوست رکھتا ہے اور اوس مین مشغول رہتا ہے گویا جنت مین جسکو علمی شغل ومشغلہ ہوا اوسکو کہا جائیگا کہ تجھکو جنت کی عادت ہے جنت مین داخل ہوا اور جو جہل پر اکتفا کرے گا اوسکو کہا جائے گا کہ تو دوزخ کا عادی دوزخ مین چلا جا۔

(۲) علم کے جنت اور جہل کے دوزخ ہونے پر یہ امر دلالت کرتا ہے کہ کمال لذت ادراک جمعیت اور کمال الم محبوب کی دوری وہجور رہنے مین ہے زخم سے الم

درد ہوتا ہی کہ وہ اجزاے متصلہ بدنکو آپس مین سے دور کر دیتا ہی جو اتصال باہمی کو چاہتے ہین - اور آگ سے بہ نسبت زخم کے اسلئے زیادہ تر درد ہوتا ہی کہ آگ سرے سے خود اجزائے بدن کو ہی فنا کر دیتی ہے زخم مین صرف اجزائے بدن کے مفارقت تھی یہان سرے سے اجزا مفقود ہو جاتے ہین یہ تفریق چونکہ اوس سے اشد ہے اس کا الم بہی اشد ہوتا ہی لذت ادراک محبوب کا نام ہے کہانے کی لذت طعوم موافقہ بدنکا ملنا نظر کی لذت مرئیات مرغوبہ کا میسر ہونا جسکے حصول سے طالب کو تسکین ہوتی ہے اس سے واضح ہو گیا کہ لذت ادراک محبوب و الم ادراک مکروہ کا نام ہے -

جب یہ دریافت و معلوم ہو چکا تو ہم کہتے ہین کہ جسقدر زیادہ تر خوض و شدت کے ساتہ ادراک ہوا اور مدرک اشرف و اکمل اور مدرک القی و ابقے ہو لذت بہی اشرف و اکمل ہو گی - اور بیشک محل علم روح ہے جو بدن سے اشرف ہی اور ادراک عقلی ادراک بدنی وہمی سے زیادہ تر اشرف و اکمل و القی و ابقا ہے -

(۳) علم باعتبار معلوم کے بہی اشرف ہی کیونکہ خدا اور اوسکی جمیع مخلوقات ملائکہ افلاک عناصر جمادات نباتات حیوانات اور سارے احکام اوامر و نواہی و تکالیف شرعی ہین اور کونسا معلوم ان سب سے علیحدہ و اشرف و اعز ہو سکتا ہی پس ثابت ہو گیا کہ کوئی کمال و لذت کمال علم و لذت علم سے فایق و برتر نہین ہے اور کوئی شقاوت و نقصان بافوق شقاوت و خسران جہل کے نہین ہے - دن رات دیکہتے ہین کہ جب کوئی مسئلہ کسی سے پوچھا جاوے تو درصورت جواب مجیب کو مسرت و خوشی ہوتی ہے اور

درصورت جہل و عدم جواب شرمندہ ہو جاتا و سر جھکا لیتا ہے۔
(۴) علم کا صفت شرف وکمال و جہل کا صفت نقص و زوال سے ہونا تمامی عقلا کے پاس بالبداہت ثابت ہے کیونکہ کسی عالم کو جاہل کہیں تو وہ اس سے باوجودیکہ جانتا ہے کہ یہ خلاف واقع و جھوٹ ہے متاذی ہوتا ہے اور اسی طرح کسی جاہل کو عالم کہا جائے تو باوجودیکہ وہ جانتا ہے کہ وہ درحقیقت ایسا نہیں ہے مگر مسرور و خوش ہوتا ہے اس سے معلوم و ثابت ہوتا ہے کہ علم محبوب و شریف لذاتہ ہے اور جہل رذیل و ذلیل لذاتہ ہے۔
(۵) صاحب علم کتنا ہی کمزور و نحیف و ضعیف کیوں نہ ہو معظم و محترم مکرم ہوتا ہے حتی کہ حیوان وحشی و متنفر بھی جب انسان کو دیکھتے تو اوس کا ایک قسم کا احتشام کرتا ہے اور ڈرتا ہے اگرچہ حیوان کتنا ہی قوی اور تنومند کیوں نہ ہو۔
اسی طرح عام حکام وقت جب کسی کو اپنے میں سے بلحاظ فضل و عقل زیادہ پاتے ہیں تو اوسکی بطوع و رغبت مطیع و منقاد ہو جاتے ہیں پس علما اگر کوئی اونکی معاندت نہ کرے تو بالطبع اون کے دلدادہ رفتہ رفتہ ہو جاتے ہیں جو اون سے از روئے علم کم و کمتر ہیں۔ اسی وجہ سے اکثر جاہل ہمیشہ علما و فضلا کے حاسد و معاند رہتے ہیں۔ علم کے جاننے والو پر واضح ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معاند جو آپ کے قتل کے درپے تھے جب کبھی سامنے آتے تو آپکے علم لدنی کا رعب اون جہلہ پر اسقدر غالب آتا کہ وہ اپنے ارادہ فاسدہ سے کامیاب نہ ہو سکتے اور مرعوب ہو جاتے اور مارے

ہیبت و دہشت سے کانپنے لگتے اور ہتیار گر پڑتے۔
سفیر کسریٰ و حضرت عمر کا قصہ مشہور و معروف ہے کہ آپ کو با ہمہ سادگی
و خاکساری و افتادگی دیکہکر کانپنے لگا اور بے اختیار کہنے لگا کہ

ہیبت این مرد صاحب دلق نیست ٭ ہیبت حق است این از خلق نیست

(۶) بلاشبہ ہر ایک ادنی اور اعلی جانتا ہے کہ انسان سایر حیوان سے
افضل ہے اوسکی فضیلت بوجہ صولت و قوت کے نہین ہے کیونکہ جہت سے
حیوانات اس صفت میں اوسکے مساوی بلکہ اوس سے کہین فایق ہین پس
بالضرور یہ فضیلت کسی مزیت و نورانیت و لطیفۂ ربانی کی جہت سے ہر جوانسان
سے مخصوص ہے جسکی وجہ سے وہ ادراک و اطلاع حقایق اشیا پر قادر ہے
(۷) جاہل گویا ستاروں کی واند ہیاری ہین ہے جو کسی شئے کو ہرگز دیکہہ نہین
سکتا اور عالم کی پرواز و پہنچ و رسائی اقطار سماوات و ملکوت و جبروت تک
ہوتی ہے وہ موجود و معدوم و واجب و ممکن و محال کے حقایق کی عالم
معقول میں سیر کرتا ہے اور ان کے تقسیم کو ملاحظہ کرتا ہے کہ جوہر و عرض
و بسیط و مرکب ہر او ان کے انواع و انواع الانواع و اجزا و اجزا الاجزا
اور ہر جز کو جو مشترک ہو اور جو ممتاز ہے غیر سے اور ہر ایک کا
اثر اور اوسکے موثر و معلول و علت و لازم و ملزوم و کلیت و جزئیت و
واحد و کثیر و غیرہ وغیرہ امور کو دریافت کرتا و دیکہتا ہے جس سے اوس کی
عقل بمنزلہ ایک کتاب کے ہو جاتی ہے جسمین کل تفاصیل و اقسام درج ہون
پس کونسی سعادت و درجت اس مرتبت و حالت سے فایق و برتر
ہو سکتی ہے۔ جب کسی آدمی کو یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو دوسرے
جاہل اوس سے سیکہکر عالم بنتے ہین پس ایسے شخص کا نفس ناطقہ عالم

ارواح مین مثل آفتاب عالمتاب کے ہوتا ہے کہ دوسرے نفوس کی حیات ابدے وتنویر علمی کا واسطہ بنجاتا ہے کیونکہ یہ کامل و مکمل ہونے کی وجہ سے خلق وخالق کے درمیان واسطہ ہوجاتا ہے اسلیئے حق تعالے فرماتا ہے کہ ینزل الملائکۃ بالروح من امر ربہ) مفسرون نے اس روح کی تفسیر علم و قرآن کے ساتھ کی ہے۔ جسطرح بدن بلا روح مردہ ہے اسی طرح روح بدون علم میت ہے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ (وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا

اور اسی طرح وحی کی ہم نے طرف تیرے روح کو اپنی امر سے

پس علم روح الروح و نور النور و لب اللب ہے اس سعادت کی خاصیت یہ ہے کہ وہ باقی غیر فانی ہوتی ہے کیونکہ تصورات کلیہ مین زوال و انتقال کو دخل نہین ہوتا الحاصل جب یہ سعادت درجہ نہایت و غایت جلالت مین ہے اور ابدالآباد باقی رہتی ہے تو اکمل و اشرف و اعز سعادات دینی و دنیوی ہوئی۔

(۸) ابثت انبیا صرف خلق کو حق کی طرف دعوت کرنے کے لیئے ہوتی ہے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے (ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ

بلا تو طرف راہ اپنی رب کی ساتھہ حکمت اور

الحسنۃ۔ قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن

نصیحت حسنہ کے۔ کہہ تو یہ کہ راستہ ہے میرا بلاتا ہون مین طرف اللہ کے بیچ اوس

اتبعنی) اور یہ امر موقوف بہ حکمت و علم و بصیرت و فکر ہے اور دعوت

حال کے کہ ہون مین اور میرے تابعین بصیرۃ پر۔

بدون تعلیم و تعلیم کے پورے نہین ہوسکتی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تا خاتم الانبیا کے حالات تک دیکھو اور ہمارے قول کی تصدیق کرو ابو البشر کا مسجود خلائق و خلیفہ ہونا و سبرکت و دولت علم خلعت اجتبا پانا

سبکو معلوم ہے ۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھو کہ کس طرح اولاً طلب علم مین
مشغول ہوئے پہلے جب رات ہوئی تو کوکب سے قمر کی طرف قمر سے شمس
کی طرف اپنی فکر مین انتقال کرتے گئے یہانتک کہ بالبرہان شرک سے
فراغ کیا اور مقصود کو پایا اور کہا کہ (اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی
تحقیق مینے پھیرا ہے منہ اپنا واسطے
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ) ۔ اس لیئے خدای تعالےٰ نے اونکی تعریف
اوس ذات کے کہ جس نے پیدا کیا ہے آسمانون اور زمین کو ۔
کی و تشریف رفع درجات عطا فرما کے (وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ
اور یہ حجت کہ ہماری دی ہے ہمنے
عَلٰى قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سبق
ابراہیم کو واسطے غلبے کے اوپر قوم اوسکی کے بلند کرتے ہین ہم درجہ جنلوگون کا کہ چاہتے ہین ہم ۔
سے فارغ ہوئی تو معاد کیطرف رجوع کیئے اور کہے کہ (رَبِّ اَرِنِی
ای رب دکہا تو مجہکو
کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی) جب تعلم سے فارغ ہوئے تو تعلیم کیطرف متوجہ ہوئے
کس طرح زندہ کرتا ہے تو مردونکو ۔
کبھی اپنے باپ سے محبت کی کہ (لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ) اور کبھی اپنی قوم کو
کیون عبادت کرتے ہو تم اوس چیز کی جو نہ سنتی ہے اور نہ دیکھتی ہے ۔
کہا کہ (مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ) کبھی اپنے وقت سے کے

کیا صوتین مین کسکے لیے بیٹھے ہو تم ۔

بادشاہ سنے فرمایا (اَلَم تَرَ اِلَی الَّذِی حَاجَّ اِبرَاھِیمَ فِی رَبِّہٖ) پھر صالح و
کیا نہین دیکھا تو طرف اوس شخص کے جو کہ حجت لایا ابراہیم سے بہ نسبت رب اوسکے

ہود و شعیب کو دیکھو کہ وہ ابتدائً و انتہائً اپنے اوایل و اواخر زمانہ مین کسطرح

تعلم و تعلیم مین مصروف و مشغول تھے اور دلایل بین نظر و فکر کرنے سے ارشاد

خلق کیا کرتے تھے ۔

اسیطرح حضرت موسی کا حال ہے کہ وہ فرعون اور اوسکی لشکر کے ساتھ بوجہہ

دلایل پیش آتے تھے اور تعلیم راہ دین و نجات کرتے تھے ۔

ہمارے حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالکو دیکھو کہ خدایتعالے

جابجا آپ پر اپنی منت کا اظہار علم سے ہی فرماتا ہے کہ کہین کہتا ہے کہ وَوَجَدَکَ

ضَالًّا فَہَدٰی وَوَجَدَکَ عَائِلًا فَاَغنٰی ۔ امتنان علم کو امتنان مال پر مقدم کیا
اور پایا

اوس نے تجھے گمراہ پس ہدایت دی اور پایا تجھے فقیر پس غنی کر دیا ۔

کہین ارشاد فرماتا ہے کہ (مَا کُنتَ تَدرِی مَا الکِتَابُ وَلَا الاِیمَانُ

تو نہین جانتا تہا کہ کتاب کیا ہے اور نہ جانتا تہا ایمانکو ۔

اور کہین فرماتا ہے کہ (مَا کُنتَ تَعلَمُہَا اَنتَ
تو نہین جانتا تہا

وَلَا قَومُکَ مِن قَبلِ) پہلے پہل جو آپ پر وحی اتری تو یہی کہ (اِقرَأ بِاسمِ رَبِّکَ

اسکو پہلے اور نہ قوم تیری سے ۔ پڑھ تو ساتھہ نام رب اپنی کے

پھر کہا (وَعَلَّمَکَ مَا لَم تَکُن تَعلَمُ) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ یہی دعا ہے کہ

اور سکہلا دئے اوسنے تجھے ہر چیز کہ نہین جانتا تہا

ربنا أرنا الأشياء كما هي) - رب زدني علما -
اى پروردگار ہمارے دکہلا ہمین اشیا کو جیسے کہ ہین - اى پروردگار میرے زیادہ دے تو مجھ کو علم

(۹) خدا تعالی نے علم کو اپنی کتاب مین جابجا اسماء شریفہ سے تعبیر فرمایا ہے
جس سے اوس کا شرف وفضل ثابت ہوتا ہے کہین حیات سے تعبیر کی ہے -
أو من كان ميتا فأحييناه - کہین روح سے فأوحينا إليك روحا من أمرنا
یا وہ کہ وہ لپس زندہ کیا ہمنے اوسکو پس وحی کی ہمنے طرف تیرے روح کو اپنی ــــ
کہین نور سے (الله نور السموات والأرض)
اللہ نور ہے آسمانون اور زمین کا -
(۱۰) خدا تعالی نے صفت طالوت مین بیان فرمایا ہے کہ (إن الله اصطفاه عليكم وزاده
تحقیق اللہ تعالی نے پسند کیا ہے اوسکو اوپر
بسطة في العلم والجسم - علم کو جسم پر مقدم کیا - اسمین کچھ شبہ نہین کہ
تمہارے اور زیادہ کی ہے اوسکو فراخی علم اور جسم مین -
مقصود تمامی نعمتون سے سعادت ہوتی ہے اور سعادت بدنی سعادت مالی سے اشرف
واعز ہے جب سعادت علمی سعادت جسمی پر مقدم وراجح ہو تو سعادت مالیہ پر بطریق اولی
راجح ہوگی -
(۱۱) حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ (اجعلني على خزائن الأرض إني
کر تو مجھے زمین کے خزانون پر اسلیے کہ مین زیادہ
حفيظ عليم) آپنے - إني حسيب نسيب فصيح صبيح - وغیرہ نہین فرمایا
حفاظت کرنیوالا ہون اور زیادہ جاننے والا ہون ــ

اسی سے معلوم ہوا کہ علم سب صفات کمالیہ پر مقدم ہے ۔

(۱۲) خدا تعالیٰ نے عذاب جہل کو عذاب نار پر مقدم فرمایا ہے کَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
خبردار تحقیق وہ اس دن اپنے رب سے
لَمَحْجُوبُونَ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ)
محجوب ہیں پھر تحقیق وہ دوزخ میں جاوینگے ۔

(۱۳) علما نے کہا ہے کہ علوم مفصلہ امور مندرجہ ذیل کے لیئے ضروری و لازمی ہیں علم توحید اولیا انکے لئے ۔ علم سر شیطان کے لیے ۔ علم معاشرت اخوانکے لیئے علم شریعت ارکان کیلیئے ۔ علم نجوم ازمانکے لیئے ۔ علم مبارزة فرسانکے لیئے ۔ علم سیاست سلطانکے لئے ۔ علم رویا بیانکے لئے علم فراست برہانکے لیئے ۔ علم طب ابدانکے لیئے ۔ علم حقیقت حیران کے لیئے ۔

(۱۴) خدا تعالیٰ نے آیت ۔ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً میں علم کو پانی سے تشبیہ
اور نازل کیا اوس نے آسمان سے پانی ۔
دی ہے یعنے جیسے پانیکے چار اقسام ہیں ۔ ماء مطر ۔ ماء سیل ۔ ماء قناة ۔ ماء عین ۔ علوم کی بھی چار قسمیں ہیں (علم توحید) ماء عین کے مانند ہے جیسے کہ اوسکی تحریک سے پانی مکدر ہوتا ہے اسمیں ذات کی کیفیت کی طلب سے کفر ہوجاتا ہے لہذا جیسے وہ جائز نہیں ویسا ہی یہ جائز و روا نہیں (علم فقہ) استنباط سے زیادہ ہوتا ہے جیسے کہ ماء قناة کی حفر سے افزود ہوتا ہے ۔ (علم زہد) ماء مطر کے مانند ہے کہ صاف نازل ہوتا ہے اور ہوا کے غبار سے مکدر ہوجاتا ہے (علم بدع) مانند ماء سیل کے ہے کہ سبزی کھیتی و زمین کو ویران اور خلق کو ہلاک کر دیتا ہے

نکتہ (۱) جہل سے زوالہ معصیت کی امید نہیں ہوتی برخلاف علم کے اوس سے اسکی توقع ہے حضرت آدم علیہ السلام نے بے علمی کیوجہ سے استغفار فرمایا اور مقبول و مغفور ہوئے اور شیطان بوجہ جہل کے غوایت میں ڈوب گئے

(۲) لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ اپنے تئیں کو وزیر با تدبیر جیسے ملے کہ فراست قابل اعتماد و اعتبار ہو جبرئیل علیہ السلام نے ایک ایسے شخص کے نشاندہی کی جو نہایت ابتر و ارزل حالت میں تھا حضرت یوسف نے فرمایا کہ ایسے شخص کو

اپنی علم و قیاس کے وجہ سے آپکو زلیخا کی تہمت سے بچایا تھا یعنی اونسنے یہ قیاس کیا تھا کہ اگر آپکی قمیص اگر پیچھے سے پھٹی ہو تو آپ تہمت سے بری ہین اور اگر آگے سے تو آپ مجرم و ملزم ہین - پس یہ سمجھنے کی بات ہو کہ اوس شخص کی ایک ادنی سی تہمت کے رفع و دفع مین قیاس و علم کو دخل دینے سے اسقدر عنایت کا مستحق ہوتو جو علما کہ اعدا کی تہمتونکو جو دین متین پر کرتے ہین رفع کرنے مین اپنے قیاس و علم کو کام مین لاتے ہین وہ کیا کچھہ مناصب و مراتب کے مستحق نہوئگے اور اسقدر انکی قدر و منزلت نہ ہوگی -

حکما کا قول ہو کہ قلب مردہ ہو اوسکی زندگی علم سے ہو اور علم کی زندگی طلب سے ہے اور طلب ضعیف ہو اوسکی قوت مدارست سے ہوتی ہو اور مدارست کا اظہار و اشتہار مناظرہ سے ہوتا ہے اور مناظرہ عقیم ہے جبتک کہ عمل نہ ہو اور جب علم و عمل دونون باہم ملین تو رحمت کا ابدی فرشتہ پیدا ہوتا ہو جس سے مغفرت ہوتی ہے -

نملہ کو اس علم کے صلہ مین کہ وہ جانتے تھے کہ سلیمان علیہ السلام کا لشکر اوسکی قوم کو پائمال کر دیگا اپنی قوم کی سرداری ملی تھی تو جو حقایق اشیا کو جانتے ہون وہ مستحق سرداری و سروری دین و دنیا کیون نہ ہون -

کتا نجس العین و ناپاک ہو مگر جب تعلیم پاتا ہو اور شکار پکڑنا سیکھہ جاتا ہو تو اوسکا شکار پاک سمجھا جاتا ہے جب کلب معلم کا شکار بوجہ تعلیم نجاست عینی سے پاک ہوجائی تو آدمی جو اشرف مخلوقات ہو علم کیوجہ سے کیونکر پاک و فایق از ملائکہ خاک و افلاک نہ ہو -

صاحبو اگر ان دلائل عقلیہ و نقلیہ و تماثیل و نظایر کے بعد بھی کسی پر فضیلت و شرف و فرضیت علم ثابت نہ ہو تو ممکن نہین کہ کوئی بات ایسی کو دن کو سمجھائی جائے یا کوئی امر اوس کے سمجھہ مین آئے - فنعوذ باللہ من الغباوۃ والغوایۃ ونسئل اللہ الہدایۃ فی البدایۃ والنہایۃ -

تمت

باب ۳ سوم

دربیان اعتراضات مخالفین و اجوبۂ آن

چونکہ فن مناظرہ مین صرف اپنے ہی دعوے پر دلیل کا لانا ثبوت دعوے کے لیے کافی نہین ہوتا جبتک کہ مخالف کی جرح و معارضہ کی تردید نکیجاوے لہذا یہان مناسب معلوم ہوا کہ جو اعتراضات کہ مخالفین نے طریقہ تعلیم جبری پر کیئے ہین یا کر سکتے ہین اون کو بھی ذکر کرکے تردید کر دی جاوے تا ہمارے دعوے کے ثبوت و قبول کرنے مین کسیکو محل تامل نہو اور جیسا کہ وہ مدلل بدلائل عقلی و نقلی ہو چکا ہے اسی طرح زنگ شبہات کیک تشکیک سے پاک و صاف ہو جاوے۔ اور ہمارا مدعا ہر طرح ثابت و متحقق ہو

اعتراض ۱

(۱) گورنمنٹ ہند جو حکومت علاوہ شہنشاہ روسا ہے اوسنے یہ طریقہ اپنی حکومت مملکت مین رائج نہین کیا حالانکہ وہ حکیم و رعایا پر زیادہ تر رحیم ہے اور مروج و مشیع تعلیم اس صورت مین دیسی روسا جو تابع طریقہ حکمرانی گورنمنٹ ہین کیونکر اوسکے خلاف اس طریقہ کو رواج دیسکتے ہین۔

جواب

اول تو ایسا اعتراض کوئی مدبر و منتظم و محقق و حکیم نہین کر سکتا بلکہ صرف مقلد بیمعنی

جو کورکورانہ تقلید کا عادی ہوتا ہے کرسکتا ہے فاعل مختار ترک و اختیار
فعل مین خود اختیار رکھتا ہے بھیڑ یا وہسان چال نہین چل سکتا بلکہ فی نفسہ
محمود و مذموم نافع و ضار ہونے کا خیال کرتا ہے باانیہمہ ہم کہتے ہین کہ گورنمنٹ
کے بہت سے امور ہمارے لیئے قابل تقلید و پیروی نہین ہین وہ تجہیز جیوش
مین بہت کچھہ صرفہ کرتی ہے ہمارے لیئے نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کا
موجب ہے وہ زمیدارانہ اصول کو مفید نہین خیال کرتی یہان بالکل اوسکے
برعکس ہے وہ یورپ و ہند کی رعایا و قانون مین فرق و امتیاز بضرورت
و حاجت کرتی ہے ہمکو اپنی رعایا مین اسکی ضرورت و حاجت نہین ہے از
قبیل صدہا مسائل انتظامیہ ہین جنمین ہمکو اوسکی تقلید نہ صرف مضر ہے
بلکہ اوسکے برعکس طریقہ انتظام اختیار کرنے کی ضرورت و حاجت ہے کیونکہ
ریاست و دولت کے تغائر و تخالف اصول حکمرانی سے بہت سے امتیازات
قومی و دولی و ملی پیدا کردیئے ہین اور اوسکی پابندی و مراعات پر ہمکو مجبور
کردیا ہے ویسی ریاستون و برٹش امپیر کے اصول حکمرانی ہرگز متحد و یکسان
نہین ہے نہ ایک دوسرے کے اپنی حدود حکمرانی مین مقلد ہونا کسی اصول
حقوق ملی (انٹرنشنیل لا) یا معاہدہ دولی (ٹریٹی) کی روسے واجب
ولازم ہے بلکہ میری رائے مین نہ ایسا ہونا چاہیئے نہ یہہ امر قرین مصلحت
ہے۔ اِس سے قطع نظر یہہ دعوی کہ برٹش گورنمنٹ نے مطلقاً اس طریقہ کو
اختیار نہین کیا بالکل غلط ہے ہمکو بلحاظ ہمارے منافع کے اوسکے اون
اصول و قوانین ملکی و حکمرانی کی تقلید و پیروی کرنی چاہیئے جو اوسنے اپنی
ولایت و ہمقوم رعیت کے حق مین نافذ و رائج کیئے ہین نہ کہ غیر ملک ملت
کی رعایا کے بارے مین جو ہر طرح کا تغائر و تخالف مراسم قومی و رسمی و مذہبی

وملکی وخیالی وطبعی رکھتے ہین۔ برٹش گورنمنٹ نے گریٹ برٹن کے ۱۶ صوبون مین یہی طریقہ رائج کیا ہے انگلنڈ ایرلنڈ اسکاٹلنڈ و ویلز مین عموماً یہی طریقہ رائج ہے۔ برٹش گورنمنٹ ہند بیچاری معذور ہے کہ رعایاے ہند کو بوجہ تخالف مذہبی دبرہم اندازی علماے مذہبی جانبین وہ بھروسہ و اطمینان نہین ہے جو ہماری رعیت کو ہماری سرکار پر ہے ہماری رعیت کبھی یہہ نہین خیال کرتی کہ تعلیم سے ہماری اولاد کو نصرانی یا مسلمان بنانے کا سرکار کا منشا ہے بلکہ وہ جانتی ہے کہ جو کچھ ہمارے لئے سرکار کی جانب سے کیا جاتا ہے وہ عین ہماری بہتری و بہروزی و بہبود و سود کے لئے ہے اور محض خیرخواہانہ و سرپرستانہ رافت و مرحمت ظل اللہی ہے۔ یہان رعایا و ریاست مین وہ تخالف و تباین اور وہ اندیشہ وخطرہ و بے اطمینانیان و بدگمانیان جو وہان ہین ہرگز نہین ہین اس ہمارے دعوے کے ثبوت پر وہ عرائض کافی ووافی ہین جو منجانب اطفال حاضرہ مدرسہ و جاگیرداران وسجادگان و مجلس جاگیرداران نواب وقارالامرا بہادر و بندگانعالی حضور پرنور کی خدمت فیض گنجور مین گذرے ہین جنکو ہم نے تمہید مین بجنسہ نقل کردیا ہے ادسمین صاف صاف وبہ تمنا والتجا سبھون نے اس طریقہ کے تاسیس کی درخواست کی ہے اور اپنی نہایت رضامندی وخوشدلی کا اظہار کیا ہے۔

باانیہمہ مخاطرات وعوائق وعوارض برٹش گورنمنٹ کے مدبرین و منتظمین نے اس طرف توجہ کی ہے اور رعایا نے سرکار کو اس طرف متوجہ کرایا ہے چنانچہ سر رچرڈ ٹمپل نے اپنی کتاب (اورنیٹل اکس پیرینس) مین صاف صاف لکھا ہے کہ انتظام ہند کے لئے پریمیری ایڈوکیشن امرضروری ولازمی ہے اور چونکہ عوام ادہر متوجہ نہین ہوتے لہذا تعلیم بالجبر

کرنے پر مجبوری ہے۔

سنگتی دہرما سماج نے گورنمنٹ ہند کے نزدیک ایک بہت ہی مطول ومفصل ومدلل راے اشاعت طریقہ تعلیم جبری کے بارے مین پیش کی ہے جس میموریل پر آجکل بحث ہورہی ہے۔

دلیسی رؤسا مین سے مہاراجہ کاٹھیاواڑ نے اسطرف توجہ کی ہے اور تجویز زیر بحث ومنظوری ہے [۱]

سرسالار جنگ اول نے ۱۹ سال قبل تعلیم جبری معاشندارون کے بارے مین ایک گشتی جاری کردی تھی جس کا عملدرآمد بوجہ عدم رغبت یا غفلت عہدہ داران ابتک نہین ہوا۔

خود برٹش گورنمنٹ نے تمام امرا و روسا کی تعلیم کو اگر قانوناً نہین تو رسماً لازمی کردیا ہے جابجا پنجاب مین چیفس کالج راجپوتانہ مین راجکمار کالج اور لکھنؤ مین کننگ کالج اور کلکتہ ومدراس وغیرہ مین اسی طرح کالجین مقرر کردی ہین جہان راجہ پرجہ امرا خاصکر تعلیم پاتے ہین۔

ان سب امور سے واضح ہے کہ یہ قاعدہ کچھہ خلاف داب وآئین سلطنت برطانیہ نہین ہے بلکہ خود اون کے منتظمین ورعایا کا متفق علیہا اور خود گورنمنٹ کا معمول بہا مسئلہ ہے اور اسکو ضروریات سے خیال کرتے ہین

---

[۱] یہ مسئلہ طے ہوچکا اور تمام ریاست کاٹھیاواڑ مین تعلیم جبری کردیگئی چنانچہ اوسکا قاعدہ حسب ذیل ہے کہ لڑکے ۷ سے ۱۲ سال تک اور لڑکیان ۷ سے ۱۰ سال بالجبر تعلیم دیجاوینگی درصورت تخلف تین مرتبہ دو دو آنہ اور چوتھی مرتبہ دو روپیہ جرمانہ ہوگا۔ اور یہ جرمانہ جائداد منقولہ سے وصول کیا جاے گا۔

غیرحاضری کی مدت جسپر جرمانہ ہوگا دس سے پندرہ دن تک کی ہے۔ فقط

اور یورپ مین تو قانوناً شائع و رائج ہے اور ہماری سرکار مین خود عہد
مختار الملک اول سے یہ قاعدہ موجود ہے اور یہان کچھ دقتین مخالفتین
بھی نام و نشان کو نہین جو برٹش گورنمنٹ کے مدنظر ہین بلکہ ہماری رعایا اس سے
نہایت خوش و رضامند اور اوسکے دل خواہان ہین اسلئے ہماری سرکار
کو جو ہر طرح اپنی رعایا کی بہبودی و بہروزی کے انتظامات کا بالکلیہ اختیار
واقتدار ہے برٹش گورنمنٹ کے طریقہ تعلیم ہند پر نظر کرنے اور اوسکی پالیسی
کی تقلید کرنے کی ضرورت نہین ہے اور جب کہ خود اوسکا تعامل و پالسی
اسکی مقتضی ہو تو پھر کیا کہنا کوئی محل تامل ہی نہین باقی رہا۔
سرکار برطانیہ تعلیم کی اس قدر مربی اور اوسمین ساعی ہے اور اتنی تعداد کہ جسکا
حد و پایان نہین اگر ہماری ریاست مثل میسور، ٹرانکور اندور بڑودہ کے تعلیم
مین ترقی کرے تو سرکار ہند کی اوسی طرح مورد مراحم خسروانہ و اعزاز شاہانہ
و مستوجب صفت و ثنا ہو جیسے کہ وہ ریاستین ہوئی ہین اور سرکار کو وہ دقتین
درپیش نہ ہون جو آج ناتجربہ کار و ناخواندہ افسر و عہدہ دارون کی وجہ سے بدنظمی
و بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے جسکی شکایت خود سرکار برطانیہ اور تمام خلایق
دنیا و خود سرکار و رعایا کو ہے اور جسکا اعتراف خود سرکاری جرائد و احکام مین
کیا گیا ہے۔

۲
اعتراض

اس قاعدے کے اجرا سے عام رعایا اور تمام برایا مین شورش و ناراضمندی
پھیلے گی جو مخالف وقت و اغراض گورنمنٹ ہے۔

جواب

یہ اتہام بالکل لااصل و غلط محض ہے اور خلاف واقع اول تو ہماری رعایا سرکار سے ایسی بدگمانی و خائف و اندیشہ ناک نہیں ہے بلکہ اوسپر پورا اپورا بھروسہ و اطمینان رکھتی ہے صدیون کے رسم و رواج سنے اس امرکو اونکی طبیعت خلقت مین داخل کردیا ہے کہ بادشاہ کو اپنا پورا اخیرخواہ و مالک و مربی سمجھے اور اپنے خانگی امور شادی بیاہ تک کے اوسکی راے و صلاح و مشورہ پرمفوض رکھے اوسکے خلاف منشا کوئی کام نہونے پاوے ہمہ تن اطاعت و فرمانبرداری و انقیاد و تابعداری کو اپنا رویہ و شیوہ گردانے اسکے خلاف کو گناہ کبیرہ سمجھتے ہین قطع نظر اس عام وتیرہ کے جو رسم و رواج کے لحاظ سے عموما تمام ملک مین یکسان پھیلا ہوا ہے اس خاص مقدمہ مین بھی تجربتہً معلوم ہوچکا ہے اور اوسکی تحریری شہادت سرکار مین گذر چکی ہے اور مکرر مجرب ہوگیا ہے پس یہ قیاس مع الفارق یا تو محض ناواقفیت احوال ملکی پر مبنی ہے یا خود غرضی و فسادنیت و طویت پر اسلئے کہ اصلیت و واقعیت و تجربہ و مشاہدہ و شہادت کے بالکل برخلاف و مخالف ہے چنانچہ نواب وقار الملک بہادر مولوی مشتاق حسین صاحب نے بھی جو ایک نہایت واقف کار و علم دوست شخص ہین اپنے ذاتی سالہا کے تجربہ کی روسے اپنی تحریر مین صاف صاف سرکار پر ظاہر کرچکے ہین "کہ ساشنداروں کی تعلیم بالجبر کرنے کی ضرورت ہے اور یہ بلا اکراہ باسانی ممکن ہے" چنانچہ مدرسہ سرداران مین راجہ صاحب اناگندی سے لیکر راجگان شورا پور و دیسکھان و جاگیرداران و سجادگان سمت تک مکر رطلب ہوگئے مگر کسینے سرتابی و شکایت نہین کی و برا نہین مانا ہان البتہ بعض احیان وہ بھی صوبہ دار صاحب حال کے زمانہ مین ابتداء یا دوہ تو ہے جلے تو ہوے جو ایک معمولی بات تھی جسکے دفعیہ کے لئے مجلس انتظامی نے سرکار

سے اس قاعدہ کے اجرا کی درخواست کی اور خود اطفال حاضرہ مدرسہ نے اسکی درخواست دی جس سے عام رضامندی وخوشی وپسندیدگی ثابت وظاہر ہو چکی ہے۔

۳

اعتراض

ابتک اسکا وقت وموقع نہین آیا یہ قبل از وقت ہے لہذا وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔

جواب

یہ ایک عام بے معنی ومہمل قول ہے جو ہر ایک مفید کام کے روکنے کے لئے زبانزد عوام کالانعام بل ہم اضل طریقاً ہوا کرتا ہے جسکے معنی سے خود قائلین باوجود جد وجہد واقف وآگاہ نہین ہوسکتے اور اون سے اگر اونکا مطلب پوچھا جاے تو نہین بتا سکتے۔ کسی قومی وملکی وملی مصلح ومفید امر کے لئے کوئی وقت شرع خدا یا قانون خلق ورعایا سے معین ومقرر نہین ہوا ہے جو کہا جاتا ہے کہ وقت وموقع نہین ہے جس بات کی جہان جب ضرورت داعی ہو اور کوئی مانع ومزاحم ومعارض وحارج نہو تو وہی اوسکا موقع ووقت ہے اوسی وقت اوسکا کرنا فرض ہے۔ کیا ارتفاع جہل واشاعت علم کے لئے کوئی وقت وموقع من عند اللہ وعند الناس کہین مقرر ہے کیا اسکی سعی وکوشش قبل از وقت کہلائی جاسکتی ہے۔ جہان اور جبتک کسی قوم وملک مین علم کی اشاعت وجہل کا ازالہ ہو بلکہ جہالت عام ہو تو شرعاً وقانوناً اسکا رفع اور اوسکی تاسیس ضروریات ملکی وقومی ووقتی وزمانی سے ہے یہ بات ایسی ہے کہ کوئی کہے کہ ایام وبا مین صفائی ونظافت ودوسرے انتظامات وعلاجات کی ضرورت نہین ہے قبل

از وقت ہے۔ جہل کہین وبا سے زیادہ تر بدتر و مہلک و عام مرض ہے پس جو شخص اسکے علاج کی راے دے اوسکو اس بے معنی قول سے باز رکھنا سواے جہل و جنون کے اور کیا متصور ہو سکتا ہے۔ میرے پاس اسکا علاج بھی سواے تعلیم جبری کے اور کچھہ نہین تا ایسے عام مغالطون مین قوم نہ پھنسے اور ایسے تموہات سے دہوکہ نہ کھاوے۔

اعتراض ۴

کوئی شخص جبر و اکراہ سے نہ تعلیم دیسکتا ہے نہ تعلیم پا سکتا ہے۔ طبائع انسانی قواعد جبری سے متنفر و متنفر ہو جاتی ہین لہذا قوانین حکومت جبری نہونے چاہئین خصوصا تعلیم تو صرف تحریصی و تشویقی ذرائع سے حاصل ہو سکتی ہے نہ جبری طریقہ سے جبر و اکراہ خلاف حکمت و مقتضاء طبیعت ہے اس سے مفید نتیجہ نکلیگا

جواب

معترض حکیمانہ الفاظ مین اپنی قوم و ملت و ملک کا دشمن ہے اور اون کو اپنی اس سفسطہ سے گمراہ و برباد و تباہ کرنا چاہتا ہے اور شکر مین زہر دیتا ہے جیسا کہ تھوڑے ہی غور کے بعد ہر ایک شخص پر یہ بات ظاہر ہو سکتی ہے۔

اولاً یہ کہ ہم جو جبر کرتے ہین وہ اولیاء اطفال پر کرتے ہین نہ اطفال پر دبستانون اور مدارس مین اطفال کے ساتھ وہی ملائم و تحریصی و تشویقی طریقے برتے جاتے ہین کہ اطفال کو دلبستگی ہو جاوے اور شوق و ذوق تعلیم روزافزون ہوتا جاوے تعلیم جبری مین اولیاء اطفال پر جبر و اکراہ و قید و جرمانہ ہوتا ہے نہ اطفال پر اطفال کے ساتھ تو نہایت رافت و رحمت و ملایمت برتی جاتی ہے

جاے حاضری مدرسہ کے کسی امر پر جبر نہین کیا جاتا بلکہ دلبہلاؤ کھیل و تماشہ و بازیون مین ومفر ہوتی ہین جس سے طبیعت پر جبر دبار نگزرے۔

ثانیاً یہ کہ یہ شخص نہین جانتا کہ جبر و اکراہ ابتدا ہی حالت و سن مین اور ابتدائی تعلیم مین ہوتا ہے نہ بعد اوسکے جب نفع و ضرر کا تمیز خود اطفال کو ہوجاے تو پھر نہ ضرورت جبر و اکراہ باقی رہتی ہے نکیا جاتا ہے اور جہان کہین جبری طریقہ رائج ہے وہ صرف محدود ہے ابتدائی سن تعلیم تک نہ اعلا تعلیم کیلیے پھر تو وہ اپنی ضرورت وشوق کے لحاظ سے کوئی راہ و طریقہ خود اختیار کرلیتا ہے۔ ابتدائی حالت بے تمیزی و عدم آگاہی و نفع و نقصان مین جبر و اکراہ سے بازرکھنا ایسا ہی ہے کہ اطفال کو اگر وہ برے افعال کرین تو کرنے دین اور اگر وہ سمیات کا استعمال کرین و ضرر جانی و جسمی مین مبتلا ہونا چاہین تو اون کو نروکین اور بیماری کی حالت مین اگر دوا استعمال نکرنا چاہین تو جبراً دوا نہ پلائین کیونکہ آزادی مناسب و موافق طبایع ہے پابندی طبایع بشری کے خلاف ہے اونکی حالت پر اون کو چھوڑ دیا جاے حالانکہ یہ امر نہ بمقتضاے حکمت ہے نہ رافت نہ فریضہ انسانی و حقوق پدری کہ نا سمجھ لڑکون کو اسطرح مضرات و مہالک مین مطلق العنان چھوڑ دیا جاے۔ جب علاج و روک تھام کی ضرورت دوسرے امور و تربیت و پرورش مین ضروری مانی جاے تو پھر تعلیم مین جو تمام اون کی زندگی مین کار آمد بلکہ اون کو حیات ابدی بخشنے والی ہے کیون نہ جبر کیا جاے۔ جیسے جسمانی امراض مین بحالت علاج و حفاظت مضرات و مہلکات جبر و اکراہ ضروری ہے علاج جسمانی و روحانی دونون کے مدار علیہ امر پر تو نہایت ضرور ہے کسیکو اس سے انکار نہین ہوسکتا۔ روزانہ مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ انسان کیا حیوان

تک اپنی اولاد کو مضرات سے باز رکھنے مین زجر وجبر کے عادی ہونے مین پس یہ معترض اگر درحقیقت اسکا قائل ہے تو گویا طبیعت حیوانیہ سے بھی گذرا ہوا ہے اور ایسا شخص ہرگز قابل خطاب وجواب نہین۔

اعتراض ۵

اس قاعدہ سے ملک مین ایک نیا جرم قایم کرنا اور نئی سزا تجویز کرنی ہے جو سابق سے نہین ہے۔

جواب

اگر نیا جرم پیدا ہوا اور سزا تجویز کی گئی تو کیا برائی ہے ضروریات ملکی کے لحاظ سے ہر روز نئے قوانین مرتب ومجوز ہوتے رہتے ہین اور جسقدر حالت تمدنی انسانی مین ترقی ہوتی جاتی ہے اوسی قدر قانون کی تجدید وترقی وپیچیدگی وموشگافی بڑہتی جاتی ہے یہ تو ملک وقوم کی شائستگی کی دلیل ہے جہان قوم اکثر جاہل ہو وہان سرے سے قانون ہی نہین ہوتا جہان جس قدر علم وتمیز بڑہتا جاے وہان آئین وقوانین کی ترقی اور افزونی ہوتی ہے۔ بہر حال یہ کوئی انوکھی بات نہین نہ کوئی مستلزم خرابی ہے اور نہ کوئی ہذموم نامناسب امر ہے نہ مستحیل بالذات وبالغیر بلکہ ضروری ولازمی ہے۔ علاوہ اسکے یہ قاعدہ اس ملک مین کچھہ نیا نہین ہے بلکہ انیس ۱۹ سال قبل کا ہے جسکو مختار الملک نے رائج وجاری کردیا تھا پس اب کوئی قاعدہ از سر نو ایجاد نہین کیا جاتا بلکہ اوسکی تعمیل وتفصیل وتکمیل کی جاتی ہے تاکہ کسیکو اشتباہ باقی نرہے اور عمال ورعایا کو توجہ

دلائی جاتی ہے کہ اوسکی پابندی مین تساہل وتغافل روا نہ رکھین جیساکہ ابتک کیا گیا۔

اعتراض

اس قاعدے سے حقوق والدین مین دست اندازی ہوتی ہے اور دولت سلطنت کو اپنے اختیارات کا اس قدر وسیع کرنا نہ ضرور ہے نہ مناسب۔

جواب

اگر والدین اپنے حقوق کو ادا نکرین یا نکرنا چاہین یا اوسکا سلیقہ نرکھتے ہون تو کیا دولت وسلطنت جسکی ساری رعایا عیال ہین یا یون کہو کہ ماں باپ کی بھی مربی وسرپرست ومحافظ وپرورش کرنیوالی ہے کیا اوس کا حق نہین ہے کہ اس فریضہ کو پورا کرے وکرائے بیشک ہے اور یہ حق صرف والدین کا ہی نہین ہے بلکہ منجملہ حقوق مشترکہ گورنمنٹ واولیاے اطفال ہے یہ قاعدہ شرعی وعقلی ہے کہ دولت کو ولایت عامہ حاصل ہے اسیلئے وہ وَلِیُّ مَنْ لَاوَلِیَّ لَہٗ ہوتی ہے یا درصورت خیانت وعدم اداے حقوق ولایت خاصہ اوسکو دخل دینے کا ہرطرح استحقاق شرعًا وقانونًا مسلم ومانا ہوا ہے کیا معترض کی یہ خواہش ہے کہ اولیاء اطفال بوجہ جہالت اپنے فرائض کو پورا نکرین اور اوس سے عہدہ برا نہون تو دولت کو غفلت اور جاہل اولیاء کی تقلید وپیروی ضرور ہے اور ضرر عامہ رعیت ومملکت کا کچھ تدارک وتلافی نکرے سبحان اللہ عجیب بات ہے وعجیب خیال وعجیب حال ہے میرے نزدیک ان اغلوطات کی اصلاح بھی تعلیم ہی پر موقوف ہے اگر لوگ تعلیم

پا جاوین اور اون کو علم حقوق آجاوے تو وہ کبھی اس قسم کا غلط و بیجا اعتراض نکرین پس تعلیم ہی سے اسکی اصلاح ہوسکتی ہے نہ کسی اور چیز سے۔

اعتراض

اس قاعدہ کے اجرا سے ملک زیربار اخراجات کثیرہ ہوگا جسکی گنجایش خزانہ سرکاری مین اور استطاعت عامہ رعایا مین نہین ہے۔

جواب

اگر درحقیقت اسکی ضرورت مسلم ہے تو خزانہ زیربار اخراجات ہوا کرے جب سلطنت کی فضول خواہشات مین ملک زیربار ہوتا چلا جاتا ہے تو ایک ضروری و لازمی امر کے لیے ہوا تو کیا مضایقہ جس طرح ایک مدبر سلطنت اخراجات ضروری سلطنت کے لیے جب غیرمعمولی اخراجات لاحق ہوتے ہین تو آمدنی و توفیر کے ذرایع سوچتی و تجویز کرتی و گنجایش پیدا کرتی ہے اور ضرایب و نوائب سلطانیہ یعنی ٹکس لگاتی ہے اسی طرح کوئی جدید ٹکس وغیرہ لگا کر اوسکی تلافی کرسکتی ہے اسوقت بہت سی تدابیر اس قسم کی ہین کہ سرکار بلا زیربار ہونے کے اسکے اخراجات کی گنجایش نکال سکتی ہے بشرطیکہ سرکار توجہ کرے اور عقلا و نظا سے مدد و مشورہ لے

یہ جواب تو درصورت تسلیم ہے مگر ہم سرے سے اسکو مسلم ہی نہین رکھتے کہ اس قاعدہ کی اجرائی سے سردست کوئی زیرباری خزانہ کو یا رعایا کو تکلیف ہوگی کیونکہ یہ قاعدہ ملک مین عمومًا رایج نہین کیا جاتا یعنی جہان مدارس ہون یا نہون سب جاے پر ضروری نہین کیا جاتا اور جہان مدارس بھی ہون وہان پر بھی بلا امتیاز قومیت و مذہب و معیشت وحیثیت تمدنی سب پر واجب و لازم نہین

گردانا جاتا سردست تو صرف معاشداران سلطنت و دولت کی تعلیم جبری کیجاتی ہے اور یہی مسئلہ منظور و بحوث عنہا ہے پس بقاعدہ گرنٹ (امداد) خود معاشدار کچھ دین اور سرکار بقدر اسکے امداد کرے اور ملک مین عام چندہ کرکے ایک معتدبہ سرمایہ انکی ضرورتون کے لئے مجتمع کردیا جاوے اور اوسکی دائمی منفعت سے کام لیا جاوے تو نہایت سہولت اور آسانی سے ایک مفید بنا قایم ہوجائیگی جسکا نفع ملک کے معزز گروہ و رعایا کو دائمی پہنچیگا میری اور اکثر معاشدارون کی یہ راے ہے کہ سیکڑہ بیس یا پچیس روپیہ یکمشت چندہ تمام معاشدارون سے لیکر کسی سیونگ بنک مین جمع کرایا جاوے یا مقام دکانون لیکر آباد کراے جاوین اور اونکی آمدنی سے سب انتظام ہو اور سرکار بقاعدہ گرنٹ جسقدر فیس وغیرہ کی آمدنی معاشدارون سے ہو اوسیقدر امداد فرماوے یہ مضبوط و پایدار و مفید و عمدہ طریقہ اسکے اجرا و بقا کا ہے مگر چونکہ یہان سب امور شخصی ہوتے ہین اور اوسپر سے مخالفت کا قوی اندیشہ ہے آیندہ چلنا دشوار ہے اور اگر پہلے ہی نوبت سے موانع اور عوائق رونما ہونگے جنکی مقاومت و مقابلت بادیہ نشین ہولے بجاے اپنے نفع و ضرر سے ناواقف معاشدارون سے نہایت دشوار بلکہ محال ہے۔

۸
اعتراض

اس قاعدہ سے رعایاے تعلیم یافتہ سلطنت و حکومت سے باغی ہوکر مصدر شورش و فساد ہوگی اور اطاعت و انقیاد حکام سے سرتابی کریگی اور حکام وعہدہ داران سرکاری کا ادب بجا نہ لاے گی اور اون کا رعب و داب باقی نہ رکھے گی۔

جواب

بسبب اشکال و اسباب اغوال اکثر دشمنان ملکی و خودغرض عہدہ دار و افسر جنکو انسانی ہمدردی و راستبازی و حریت آزادی و ملکی خیرخواہی و قومی ہمدردی بالکل نہین ہے بلکہ عہدہ و حکومت و سلطنت کو اپنی اغراض شہوانی و نفسانی و خواہش حیوانی کے لئے جانتے اور اوسی مین موقوف و منحصر رکھنا چاہتے اور امرا و وزرار سلطنت کے پولیٹکل جلسون مین یہہ دکھاتے اور خوشامدی دشمن دوست نما خیرخواہ بنکر اون کو ڈراتے ہین مگر درحقیقت یہہ نادان دوست جو بدتر از دشمن دانا ہین خود اپنے ذاتی خیرخواہ و دوست بھی نہین ہین اور دوان کے تو درکنار۔

ایک تعلیم یافتہ رعایا کبھی حکومت و دولت عادلہ کی دشمن ہو ہی نہین سکتی نہ تعلیم یافتہ رعیت فتنہ و فساد کو دوست رکھ سکتی ہے محال عقلی و عادی ہے کہ ایسی شایستہ رعیت سے ایسا ناشایستہ امر سرزد ہو جتنے خرابی و فساد و فتنے دنیا مین ابتک برپا ہوے ہین یا آیندہ ہونگے وہ صرف رعایا و روسا کے جاہل و ناخواندہ و بے تمیز ہونے کی وجہ سے ہوے ہین اور ہونگے اگر گورنمنٹ و رعایا دونون تعلیم یافتہ ہون و محلی بالفضائل و مخلی عن الرزائل و خودغرضی و شہوت و نفس پرستی سے مبرا ہون تو فتنہ و فساد کا نام بھی ملک مین باقی نہین رہ سکتا یہ دنی خیال صرف کمال خودغرضی و شہوت و نفس پرستی و تغلب و تسلب و دستی و ملک عضوض کے خواص سے ناشی و مبنی ہوتا ہے جاہل و خودغرض عہدہ دار یہہ چاہتے ہین کہ رعایا اپنی اغراض و شہوات کے مثل شتر و گوسفند بلکہ صحرائی جانورون کی مانند اونکی ہدف تیر و تفنگ و شکار چوب و

ملک میں جو چاہیں اون سے تمتع حاصل کریں اور اون بیچارون کو کچھہ اپنی جان و مال و آبرو کے حقوق کے دعوے کا حق نہو ۔ حکمرانی ندر شیشہ خانمین دائمی جہانبانی و کشا ۔ فرمان روائی و عدل و داد میں ونکی شرکت وہ اصلت ہو اگر کوئی اون کو اس دندگی سے باز رکھنا چاہتے تو وہ مفسدی و باغی و شقی سمجھا جاوے و کہاں وہ وہ نہیں جانتے کہ اس قسم کی حکومت سے نہ صرف وہ اپنی عاقبت برباد کرتے ہین بلکہ دنیا میں بھی رسوا و بدنام ہوتے ہین اور اونکی حکومت بوجہ ظلم و ستم دیرپا نہیں ہوسکتی خدا تعالی جلد اونسے انتقام لیتا اور صفحہ ہستی سے اون کا نام و نشان دوسرون کی عبرت کیلئے میٹ دیتا و نیست و نابود کر دیتا ہے ۔ یہ لوگ درحقیقت بوجہ جہالت و غلبۂ حرص و آز و شہوت و رذائل و اخلاق ذمیمہ یا تو سرشتہ راعی و رعیت کے معنی و حقوق و لوازم حکومت کو بھی نہیں جانتے یا جانتے ہین تو اونکی حیوانی طبیعت کا مقتضا نہیں ہوتا کہ عدالت کو کام مین لاوین ۔ حکمت سے حکومت کو چلاوین اور فضائل اربعہ سے اپنے نفس سرکش کو محلی کرین بلکہ استیعاب و استیفائے لذائذ و شہوات دنیا و یہ ہی اون کا حاصل حیات ہوتا ہے دنیا کے کسی مقام پر کسی عہد مین کوئی مخالفت راعی و رعیت مین بوجہ شناسائی حکومت نہیں ہوئی ہے برخلاف اوسکے جس قدر بغاوتین سرکشیان فتنہ و فساد و قطاع الطریقی ملکی یا خانگی جنگ و جدل وغیرہ وغیرہ امور ہوے و ہوتے ہین سب کے سب بجہلی و جہالت راعی و رعیت کی وجہ سے ہوے ہین اگر راعی و رعیت دونون جاہل و خودغرض نہوتے تو ہرگز علاقہ محبت و اطاعت نہیں ٹوٹ سکتا کیا یہ لوگ سعدی علیہ الرحمہ کے اوس قول کو نہیں پڑہے و نہیں سنے اگر از ہر دو جانب جاہلانند ۔ دگر زنجیر باشد بگسلانند

یہ حضرات شاید جاہلان کی جاے عالمان پڑھتے اور اوس تحریف کو جائز رکھتے
ہین یا اپنے مطلب کے موافق و مطابق سمجھتے ہین اور چاہتے ہین کہ اسی تحریف
کے لوگ بھی معتقد و مقر ہون اور انکی اغراض پیشرفت پاوین۔

مینے بعض اپنے ہمعصر ہمزبان عمدہ دارون واشرفون کی زبانی سنا ہے کہ ہند
مین نیشنل کانگریس اور امریکا مین ریپبلک گورنمنٹ سے نتیجہ تعلیم و تعلم پیدا
کر سکتے ہین۔

مین کہتا ہون کہ بیشک اندنون تعلیم ون سے اگر بلا امتیازات و التفات
نظر کی جاے اور چند منٹون کے لیے خودغرضی کو کام مین نہ لایا جاے تو تعلیم کا
نتیجہ بلاشبہ ثابت و ظاہر و ماخوذ و مستنبط ہو سکتا ہے۔

امریکا مین ریپبلک گورنمنٹ کے قایم ہونیسے کیا برائی ہوئی آیا ملک نے آزادی
و خودمختاری کے منافع حاصل نہین کیے قوم حالت غلامی و بردگی سے نہین
چھوٹی علم تجارت صناعت زراعت کی روز افزون ترقیات سے سارا
ملک مالا مال نہین ہو گیا کیا آج امریکا تمام دنیا مین چشم عبرت و عزت سے
نہین دیکھا جاتا اور انکی حکومت و رعیت مین سستی وہان واقع ہوتے
آیا دوسرے ممالک غیر مہذب کی طرح غلامی کی حالت مین بسر کرتی ہے کیا وہان
عدالت و حکمت کا دور دورہ نہین ہوتا۔ پھر اگر کوئی خاص حکومت جو جابرانہ
ہی اصلی اصول کر کے پہ سرکشی نکلجاوے تو کیا برائی و نقصان واقع ہوا
کیا کوئی دانشمند یہ چاہیگا کہ ایک شخص کے لیے تمام دنیا غلامی کی حالت و
تاریکی جہالت مین رہے و بسر کرے جسکی عمر و دولت کا زمانہ بہت ہی دو دو
تا پائدار و چند روزہ ہوتا ہے اور کیا اسوجہ سے ملک کے کل ذرائع بہبودی
تباہ و برباد کر دینا جائز و روا ہو سکتا ہے اور کوئی آدمی اسکا گوارا کر سکتا ہے

ہرگز نہیں حکومت وہی ہے جسکی رفتار بحکمت ہو اور راعی وہی ہے جسکی رعیت برعایت مطیع و منقاد و جان نثار رہے۔

نیشنل کانگریس کو چند دشمنان ملت و دولت یا لبعض چاپلوسی و خوشامد گویا تھوڑے سے ماتحت دباؤ والوں نے بیجا بنا رکھا تھا آخر اونکو نیچا دیکھنا پڑا اور الحق یعلو ولا یعلیٰ کا مصداق و مفاد پورا پورا ظہور مین آیا۔ نیشنل کانگریس نے کیا برائی کی کونسی سرکشی پر کمر باندہی یہی نہ کہ چند حقوق جو سرکار سے عام رعایا کو ملے تھے اور جنکی مراعات خود غرض عہدہ داران گورنمنٹ کی وجہ سے نہین ہوتی تھی اون کے پورے ہونے کی مستدعی و ملتجی ہوئی اور اون مواعید کا ایفا چاہا پھر کیا یہ ناجائز تھا یا ہے یا ہوسکتا ہے کہ کوئی اپنا حق جسکو خود گورنمنٹ نے دے رکھا ہے ملنے کی درخواست کرے اور اونکو وفاداری کے ساتھ مانگے درحقیقت ان مخالفین نے اپنی بیجا سعی و ناحق کوشش سے نہ صرف یہی کہ خود ذلیل و خوار ہوے بلکہ تمام جہان کے سامنے یہ ثابت کردیا اور گورنمنٹ کو بھی معلوم کرا دیا کہ درحقیقت وہ گورنمنٹ و رعایا دونون کے بوجہ اپنی ذاتی و شخصی اغراض کے بدخواہ ہین اور اس خودغرضی و بدنیتی سے نیازِ حکومت و دولت کو متضرر و متزلزل کرنا چاہتے ہین چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک معزز ممبر کانگریس پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہوا اور واجبی اصلاحات قوانین و آئین ہونے لگی رعایا کے حقوق کی رعایت کی گئی ملک و قوم کو حکومت مین حصہ ملا اور اسوجہ سے رعیت و راعی مین محبت کی روز افزونی اور رافت و وفاداری کا مادہ متزائد اور اسکا رشتہ مستحکم و مضبوط ہوگیا ہے پس اگر یہ نتائج یہان بھی پیدا ہون تو کیا برائی ہے سوا اسکے کہ جو تعدی حکام جابر و جاہل مرتفع ہو گورنمنٹ و رعیت ایک جسم و جان ہوجاے اور بیچ کے وسائط جو ہرطرح مخل

و معز ثابت ہوے وہ باقی نہین ملک مین امن و امان پہیلے حکومت کی بنا پائدار ہو غریب رعایا متمول و سرسبز و شاداب و مترفہ ہوجاے جاہل عہدہ دارون کی بے انتظامی کی وجہ سے جو بدنامی آج ہے اور برٹش گورنمنٹ کو بداخلت کا موقع ملتا ہے نہ ملے خوشی و آزادی کے ساتھ کاروبار رعیت کی بسر ہو صناعت تجارت زراعت کی ترقیات سے ملک کو روز افزون ترقی نصیب و آزادی و استقلال روزی ہو اگر یہہ نتائج برے ہین تو بیشک تعلیم بری ہے اگر یہہ نتائج اچھے ہین تو تعلیم ضروری و لابدی ہے اسلئے اوسکا بالجبر استعمال ضرور ہے اور کوئی قانون نوعی و قومی ملکی و جزئی و کلی اسکے منافی و مخالف نہ ہے نہ ہوا نہ ہوگا۔

اعتراض

اسطریقہ سے اشاعت تعلیم ہو گی جس سے اراذل و اشراف و ذواتی و اخلاقی و اعلاف مین فرق و امتیاز باقی نہین رہیگا بلکہ ممتاز و سفلہ اراذ و یکسان ہوجائینگے دبا نیاز و الطاف انداز ہوجاوینگے۔

جواب

اول تو تعلیم عام نہو گی بلکہ خاص رہیگی اور مین کہتا ہون کہ کیون تعلیم عام ہو وے ہر شخص اپنے فعل کا فاعل مختار ہے پس اگر اونا اکتساب فضائل کرکے مدارج عالیہ و مراتب بلند وارجمند پر ارتقا حاصل کرین تو کسکو اون کے امتناع کا کیا حق ہے اور شرفا جب خود ہی فضائل سے مخلی ہون بلکہ اپنی کہالت و بطالت کی وجہ سے مخلی ہوجاین اور بعوض فضائل اکتساب رذائل

کرین تو اوسکے لازمی نتائج سے کسطرح کوئی ادنی کو بچا سکتا ہے اور بچا یا جاوے یہ خیال ہرطرح شرعی وعقلی اصول پر محض بے بنیاد ہے اور جتنے مقدمات وحجج و دلائل اسبارہ مین پیش ہوسکتے ہین وہ اوہن من بیت العنکبوت کے مصداق ہین اور صرف وہمی وخیالی ہین ہم اس بحث کو اسی حدتک محدود کرنا مناسب سمجھتا ہون ورنہ شرافت مزاسب جو صرف امور کسبیہ مین انکی توضیح وتفصیل پر شواہد عقلی ونقلی سے اگرچہ ایسا مضمون کہ مجموعہ تصنیف ہوسکتا ہون مگر خلاف اخلاق ہے اور خلاف تہذیب۔

حشر مین کسب سے سوال ہوگا نسب و نسب سے ع بندگی باش آزاد و پیمبرزادگی ستادر نیست ؛ اَلْاَدَبُ خَیْرٌ مِنَ الذَّہَبِ وَالْکَسَبُ خَیْرٌ مِنَ النَّسَبِ۔

شرافت جسکے لوگ جہوٹے مدعی ہین وہ منحصر نہین مرد امر زمانہ ہے یا شرافت نسبی یا شرافت ذہنی اور ان دونون کا مآل شرافت کسبی ہی کی طرف ہوتا ہے۔

۱۵
اعتراض

تعلیم کے عام ہوجانیسے ملک مین افلاس پھیلتا ہے جیسا کہ انگریزی گورنمنٹ نے تعلیم سے تمام ملک کو بہرہ ور کرنے سے سب کے سب خواہان مناصب وخدمات حکومت وریاست ہوگئے ہین اور وہ محدود ہونے کی وجہ سے سب کو کافی و بس وبیسر نہین ہوسکتی اور اسوجہ سے جب رعایا کی خواہش پوری نہین ہوتی تو رعایا وگورنمنٹ مین ایک قسم کی کدورت ورنجش رہ دیتی ہے جو منافی حکومت وحکمت ہے اور تعلیم یافتہ گروہ دوسرے ذرائع معیشت وحرفتون وپیشون سے باز رہکر مفلس ومحتاج وقلاش واپاہج بنجاتا ہے اور سوا سے خیالی پلاؤ پکانے کے کچھ روزی پیدا نہین کرسکتا۔

جواب

تعلیم سے افلاس کے پھیلنے کا دعوی بالکل خلاف واقع وتجربہ ومشاہدہ ہے جن ممالک مین تعلیم کی اشاعت ہے وہان دولت وثروت کی ترقی کی حد باقی نہین رہی۔ دیکھو ممالک یورپ وامریکا وجاپان کو کسطرح دولت وثروت وعزت والے ہین۔

انگریزی گورنمنٹ کی تعلیم سے افلاس روز افزون ہونے کی اصلی وجہ یہ ہے کہ اوسکی تعلیم مین صنائع وفنون جدیدہ شامل وداخل نہین ہین بلکہ صرف ڈگریان پاس کرانی ہے صرف نظریات وادب پر مشتمل ہے عملی یعنی پریکٹکل نہین ہے صرف مثلی یعنے نظری ہے جسکی تحصیل وامتحان مین تمام عمر ضائع چلی جاتی ہے جو کچھ سرمایہ ہوتا ہے وہ صرف فیس مدرسہ وامتحان وکتب وکاغذ مین کھوکے محتاجی وافلاس وفقر وفاقہ وغلامی مول لیجاتی ہے یعنی تمام زر ووقت ومحنت کے صرفہ کا مال یہ ہوتا ہے کہ غلامی یعنی نوکری کا داغ اپنے ماتھے لگا دین سو یہ عزت بھی بہت ہی شاذ ونادر نصیب ہوتی ہے اگر مفید صنائع وفنون جدیدہ کی تعلیم بعوض انگریزون کے دیجاتی تو ملک بےرونق بگڑتا اور اہل ملک مترفہ وآسودہ ہوتے نہ سرکار پر اونکا بوجھ وگلہ ہوتا نہ وہ بھوکون مرتے بہرحال موجودہ طرز تعلیم ونہج تربیت مورث افلاس ہے۔ یہ تو گورنمنٹ کا قصور ہے۔ اب رعایا کی تقصیر دیکھئے کہ یہ بے عقل وتمیز تعلیم کے مقصد کو منحصر بملازمت خدمت سرکاری کرکھے ہین اوراسی پر جمی ہوئے ہین اسمین گورنمنٹ کا کیا قصور ہے ہم انصافاً اوسکو ملزم نہین قرار دیسکتے بلکہ رعایا بھی اسمین گورنمنٹ سے زیادہ ملزم

وتصور وار ہے گورنمنٹ نے اپنے مقصد کو پورا کیا مگر رعایا نے اپنی غرض
وغایت سے بالکل تغافل وتجاہل کیا اور راہ غلط کرکے ہو گئے ہین پڑی ہے
اور جنگل بھٹک رہی ہے۔ رعایا کا فرض تھا کہ وہ وسائل و ذرائع تعلیم سے
لیئے بہم پہونچاتی جو اوسکی معیشت وثروت و دولت و ترقہ مین ممد ومعاون
ہوتے اور اوسکو داغ غلامی و ملازمت سے بچاتے بہرحال اس معاملہ
مین قول فیصل یہہ ہے کہ دولت نے رعایا کی تمول و ترفہ مین جو تعلیم کارآمد
ومفید تھی اوسکو ترویج نہ دیا اور اوس سے غفلت کی اور رعیت نے خود
بھی اپنی منفعت وضرورت کا خیال نکیا بیفائدہ و بیفانہ و خیال محال وتوقع
باطل کے درپے ہوکر اپنے وقت ومحنت و زر کو ضائع کیا اور مفت مین
گورنمنٹ سے آزردگی و رنجیدگی مول لی اور ملازمت کے لیئے ستانے
لگی اسکی اصلاح یہہ ہے کہ کچھہ تو گورنمنٹ آرٹس وانڈسٹری وغیرہ
فنون محتاج الیہ معیشت کی ترویج دے اور کچھہ رعایا ان ڈگریون کے پاس
کرنے کے خیال سے باز آکر آزادانہ روزی پیدا کرنے کے درپے ہون تا ملک و
ملت سے افلاس و فقر و فاقہ دور ہو۔ الحاصل اس سے قطع نظر کہ دولت و
رعیت نے کیا غلطی کی اور اوسکی اصلاح کیونکر کیجیے اس مقام پر معترض
جو اعتراض کرتا ہے اوسکا محل و موقع ہی نہیں ہے کیونکہ ہم صرف ایک
خاص فرقہ مین تعلیم کو عام کرتے ہین جو ملک کی حکومت کا شریک وحصہ دار
ہے اور اپنی چھوٹی اراضی و اسٹیٹ کا مالک اور اپنی محدود و معدود
رعایا کا حاکم ہونے کے لحاظ سے اوسکا تعلیم یافتہ ہونا ہر طرح ایسا ہی اچھی
وضروری ولازمی ہے جیسا کہ ایک رئیس و سلطان ملک کا اور اوس کا
جاہل و بیعلم رہنا ایسا ہی مضر و خطرناک ہے جیسا کہ ایک پادشاہ کا کہ وہ اپنی

دولت و ملک کے انتظام سے ناواقف و بے خبر ہے۔

سیوم معاشدار بوجہ معاش و روزی ہونے کی وجہ سے انکو نہ مناصب و خدمات سرکاری کی ضرورت و حاجت ہوگی نہ خواہش اور اسوجہ سے نہ رعایا و رئیس مین کوئی رنجش و بدمزگی کا گمان و وہم ہو سکتا ہے اور اول ہی سے معلوم کرا دیا گیا ہے کہ اونکی تعلیم اونکی بقار حیثیت و عزت و معاش خاندانی کے لئے ہے نہ بغرض اکتساب معیشت و ملازمت سرکاری جسکی نہ اونکو ضرورت و حاجت ہے اور نہ لینے نہ ملنے سے وہ محتاج و مفلس ہو سکتے ہین۔

الغرض یہی اعتراضات ہین جو تعلیم جبری پر ہو سکتے ہین یا کئے جاسکتے ہین جنکے جواب کافی و شافی و وافی ہم نے دیدیئے جنسے بخوبی انکی تردید ہو چکی۔ ہمارا مطلب دلائل عقلی و نقلی و رفع و دفع اعتراضات معترضین سے بخوبی ثابت ہو چکا جسکے بعد کوئی شخص ہمارے دعوے سے مخالفت نہین کر سکتا اور نہ اوس سے اپنی ناراضی کا اظہار کر سکتا ہے

باب چہارم

آراء حکما و فضلاء یورپ کے بیان مین اور ان ممالک کی تفصیل مین جہان تعلیم جبری ہے اور اوسکے قواعد وضوابط کے ذکر مین کہ کیا ہین

اگرچہ بعد اسکے کہ ہم اپنے دعوے کو بدلائل عقلی و نقلی ثابت اور اعتراضات مخالفین کی تردید کر چکے ہیں طریقہ عمل کا بیان کرنا ضرور نہ تھا مگر چونکہ اجل ہماری قوم مین جہل عام ہے اور طبایع تقلید کی عادی ہین تحقیق کی وقعت نہین کرتی خصوصًا اس زمانہ مین اہل یورپ کی تقلید تو افرض فروض و وجب وجوب سمجھی جاتی ہے اسلئے اونکے تسکین قلوب کے واسطے یورپ و اہل یورپ کے اقوال و اعمال کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا تا معلوم ہو جاوے کہ (سو سیانی ایک مت) کا مقولہ یہان صادق آگیا ہے۔ اور دیگر فقہاء سے بھی اس مقدمہ کی تائید ہو جاوے۔

ممالک یورپ و امریکا و جاپان کے حکما و فضلا بالاتفاق اس مسئلہ کی ضرورت و اہمیت پر اتفاق کئے ہوے ہین چنانچہ وہان کے انتظام و احکام سے ظاہر و ثابت ہے۔ بلکہ بہ تتبع و استقرا یہ ثابت ہوگیا ہے کہ ہر زمانہ و ہر قوم کے بڑے بڑے نامی مقننین و مدبرین سلطنت و حکما و فضلا ملک و ملت اسکے مصدق رہے ہین۔

یورپ کے وہ نامور جو سول و کلیسائی آزادی کے باعث ہوے ہین ... انگلستان کے پراٹس ٹنٹ[1] ڈسنٹر کے بزرگ و پیشوا ...

[1] پراٹس ٹنٹ ڈسنٹر جو پوپ کے مخالف ہین۔ اوسکو معصوم نہین سمجھتے اور اوسکی اطاعت کو واجب نہین

ستے موافق اور اونکی رفتار وگفتار وکردار تمام اسکے موئد و مطابق ہین
سب کے پہلے پیوریٹین سلہ کالونسٹ نے جو قوانین مرتب کئے تھے اونمین
یہ لکھا تھا کہ ہر ایک شہر کا حصہ جسکو حاکم شہر پچاس گھر تک زیادہ کردے تو اسکے
لوگ اپنے بچون کی تعلیم کے لئے ایک استاد مقرر کرین اور شہر کا ہر ایک سو مکان
والا حصہ ایک گرامر اسکول قایم کرے۔

پن سلہ کی پہلی نصیحت اوس نوآبادیکو جسکو اوسنے قایم کی تھی عَلِّمُوا النَّاس تھی۔

سلہ پیوریٹین کالونسٹ۔ پیوریٹیانیزم۔ جو فرقہ کہ رومن چرچ سے علیحدگی اختیار کیا وہ پیوریٹینس ہے اور اس فرقہ کے مذہب کا نام پیوریٹیانیزم ہے یہ فرقہ قصص اور حکایات کو نہین مانتا سواے کلام الٰہی کے کسی امام و فقیہ و مفسر کی باتون کو تسلیم نہین کرتا گویا بلاتشبیہ مسلمانون کے ظاہری فرقہ سے مشابہ ہے یہہ لفظ مشتق ہے پیورسی یعنی خالص کلام الٰہی کو یہہ فرقہ مانتا ہے اسی لئے پیوریٹینس و پیوریٹیانیزم اس فرقہ اور مذہب کا نام رکھا گیا ہے ان کا مالو یعنی طریقہ و وثیقہ سواے بیبل کے اور کچھہ نہ تھا۔

سلہ پین۔ تامس پین۔ ۱۷۳۷ء مین پیدا ہوا اس نے سیاسات اور توحید پر بہت کچھہ تحریرات کئے پنسل وانین گزٹ کا اڈیٹر تھا اسنے ایک کتاب کامن سینس نامی شایع کی جس سے امریکہ کی آزادی اور خودمختاری کا وقت بہت قریب آگیا۔ کرسیس کے نام سے سیاسات ملکیہ پر بہت مضامین لکھے اور شایع کئے۔ رئیس آف میان حق انسانی کے نام سے ایک رسالہ چھپوایا جسکو فرانس مین بڑی قبولیت کی نگاہ سے لوگون نے دیکھا اور اتنی قدر ہوئی کہ جب یہہ فرانس مین گیا تو اسکا استقبال بہت تزک اور احتشام سے کیا گیا اور ۱۸۰۹ء مین مرگیا۔

واشنگٹن[۵۱] کی وصیت اوس قوم کے لئے جسکو اوسنے بچایا تھا علموالناس تھی ۔

جفرسن[۵۲] کی ذاتی نصیحت یہی تھی کہ (علموالناس) یہہ ایک مستثنی روزگار شخص ہے دنیاکے تمامی اون بڑے نامی گرامی ہنافان مداخلت گورنمنٹ مین کا جو ابتک گذرے ہین ۔ اسکے آخری ایام کا یہی شغل تھا کہ ورجینیا مین ملکی تعلیم کا ایک عمدہ طریقہ قایم کرے ۔

اگر دنیا کی تاریخ دیکھی جاے اور پوری تحقیق کی جاے تو ایک فیلسوف بھی جو آزادی و انسانی ہمدردی و راستبازی مین نامی گرامی گذرا ہو ایسا نہ ملیگا جو اس راے سے اختلاف کیا ہو اگر ہو تو کوئی مدعی ہمارے سامنے پیش کرے پس ایسے جمع و متفق علیہ مسئلہ کے خلاف مین کوئی صاحب عقل و نقل خلاف کا خیال تک نہین کرسکتا ۔

---

۵۱ واشنگٹن ۔ جارج واشنگٹن اوس لڑائی کا سپہ سالار تھا جو امریکہ کی آزادی کے لئے ہوئی تھی ۔ یہہ ۱۷۳۲ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۹۹ء مین مرگیا اور امریکہ کے آزاد و خودمختار ہونیکے چند سال بعد یہی پہلا پریزیڈنٹ یعنی صدرنشین مقرر ہوا تھا صلح و جنگ مین یہی سابق تھا اور رافت عامہ اور محبت دوستی کے لحاظ سے بھی یہی سب پر مقدم تھا ۔ واشنگٹن امریکہ کے مغربی صوبون مین ہے اور یہ بھی واشنگٹن جو پایتخت اور کانگریس کا مقام اسی کے خصوص بلدہ پر بسین تجارتیکین واقع ہین ۔

۵۲ جفرسن ۔ تامس جفرسن ۱۷۴۳ء مین پیدا ہوا یونائٹیڈ سٹیٹ ممالک متحدہ امریکہ کا تیسرا صدرنشین ہے ۱۷۶۹ء مین اسکا انتخاب صوبہ کی قانونی مجلس مین کیا گیا ۱۷۷۵ء مین یہ کانگریس کا ممبر ہوا اور امریکہ کے ممالک زیر حکومت انگلستان کی پالسی کی بابت بہت مخالفت کی اسی شخص نے آزادی امریکہ کا اشتہار جسکی رو سے دیا گیا تھا لکھا تھا ۔ یہہ واشنگٹن کا معتمد ملکی بنا اور ۱۸۰۱ء مین خود صدرنشین ہوگیا جماعت جمہوریہ کا جمہور متفق علیہ افسر تھا سیاسات مین بہت بڑا ماہر اور منتظم تھا طاقت وزارت

مین لکھتا ہے ۔۔۔

اس قاعدہ کو کہ حکومت ملکی کو یہہ حق حاصل ہے اور یہہ اوسکا فرض منصبی ہے کہ جو لڑکے اوسکی عملداری مین ہین اون تمام لڑکون کی تعلیم کی ذمہ داری و نگرانی کرے سب سے پہلے ایتھنس و سپارٹا جو پایہ تخت و قاعدہ مملکت یونان تھا اوسکی جماعت مقنن نے ایجاد و اجرا کیا تھا۔

سولن[۱] حکیم الحکمائے یونان نے یہہ قاعدہ جاری کیا تھا کہ والدین پر فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو تعلیم دین علم موسیقی و ورزش جسمانی ضرور سکھاوین اگر والدین اپنی اولاد کو کوئی مفید فن نہ سکھاوین تو بچہ پر لازم نہ تھا کہ عالم پیری مین اپنے والد کی مدد کرے۔

لیسنگا شہر سپارٹا کی جمعیت مقنن کے ضوابط کی رو سے ملک تمام لڑکون کی تعلیم کا ذمہ دار تھا اور سن تعلیم سات سال کے بعد سے سمجھا جاتا تھا۔

شارلیمین[۲] بادشاہ فرانس معاصر ہارون الرشید خلیفہ عباسیہ کے قوانین مین تمام والدین پر یہہ جبری حکم تھا کہ اپنی اولاد کو مدارس مین بھیجین تا مذہبی ضروری تعلیم وہ حاصل کرین اِن مدارس مین نوشت و خواند علم حساب

---

[۱] سولن۔ یہہ حکیم ۶۳۸ قبل عیسی تھا ایتھنس کا پیدا مقنن تھا دوسرے ممالک سے تجارت کا سلسلہ جاری کیا تھا ابتدائی عمر مین شاعریت سے مشہور و معروف تھا یونان کے سات نامی حکما مین یہہ بھی شمار ہوتا ہے من بعد پالیٹکس مین دخل ہوا پھر کانسٹیٹیوشن یعنی تغیر مملکت ایتھنس اپنے ذمہ لیا اسکے قانون لوہے کی مثلث تختیون اور گول لکڑیون پر لکھے گئے تھے یہ ۵۵۸ سال قبل عیسی مرگیا۔

[۲] شارلیمین۔ اسکا دوسرا نام چارلس دی گریٹ تھا دل ایبس (قرون متوسط مین فرانس کا بادشاہ تھا بہت زمانہ تک ایسا وسیع دل اور عالم یورپ مین کوئی بادشاہ نہین ہوا۔ اسکو پوپ تیسرے لیو نے تخت پر بٹھایا اور سوفت اسکا نام اگسٹس یا اپمپرر آف دی وسٹ تھا۔ پیپن کا بیٹا اور جانشین ہی ۷۶۸ء مین تخت نشین ہوا۔ ۴۶ سال تک بادشاہت کیا ۸۱۴ء مین مرگیا

قاعدہ زبان و موسیقی کی تعلیم بھی ہوتی تھی مگر اسکے بابتہ سوائے تعلیم مذہبی کے
جبر نہ تھا۔

پندرہوین صدی کے مورخون کا خیال یہ تھا اور وہ اس بات کا دعوی کرتے تھے کہ حکومت ملکی کو چاہئے کہ وہ یہ قاعدہ عام جاری کرے جس سے والدین مجبورانہ اپنی اولاد کو مدرسہ مین بھیجین۔

لوتھر[۹۵] نے کہا ہے کہ مین نے اس قاعدہ پر نظر کی ہے کہ یہ قاعدہ افسران ملکی کا ذمہ منصبی ہے کہ اپنی رعایا کو مجبور کرین کہ وہ اپنی اولاد کو مدارس مین بھیجین تاکہ خاص و عام کو تعلیم یافتہ علما و فقہا و حکما و معلمین اور دوسرے افسر ملکی و مالی میسر ہون۔

ملانکتھن[۹۶] کے متفق علیہ قانون ملت بابتہ ۱۵۲۸ء مین یہ امر مجوز ہوا کہ علما کو چاہئے کہ لوگون کو اپنی اولاد کو مدارس مین بھیجنے کے لئے تنبیہ کرین تاکہ اسقدر تعلیم پا سکین کہ ملک و ملت مین تعلیم دینے کے قابل ہو جائین۔

---

۹۵ لوتھر۔ گیارہوین نومبر ۱۴۸۳ء مین پیدا ہوا اسکا باپ ایک معدنی مزدورون مین سے تھا اور اسکی مان ایک مذہبی خدا ترس بی بی تھی یہ رہبان ہوا اور نہایت قوت بیانی اور فصاحت و بلاغت رکھتا تھا اسنے اپنے زمانہ کے علما کے آرا و اقوال سے جو بیبل سے بہت مفارق اور مخالف تھے اختلاف کیا ہے۔ یہ روم کی سفارت پر مامور ہوا اور فقیہ الملت کا خطاب پایا ۱۵۱۷ء مین مذہبی عام آرا کا خلاف کیا پچانوین[۹۵] اصول مذہبی قایم کرکے جرمنی مین اشاعت دی جب ہیڈ المذہب پوپ نے اسکو خارج الملت کیا تو اسنے اوس اعلان کو علانیہ جلا دیا ۱۵۲۱ء مین ورمس کی مذہبی مجلس مین طلب ہوا اور بیبل کا ترجمہ کیا ۱۸ فروری ۱۵۴۶ء مین مرگیا۔

۹۶ ملانکتھن۔ گریک وعبری کا بڑا منجھا فاضل تھا جرمنی کی تہذیب اور تعلیم کی ترقی کا بانی ومبانی و حامی بھی تھا اور لوتھر کے خیالات مذہبی کا بڑا ممد تھا وٹن برگ مین گریک وعبری کا پروفیسر تھا۔

ورٹم برگ صوبہ جرمنی کے قانون ملت بابتہ ۱۵۵۹ء نے گدڑیون پر یہہ
امر لازم گردانا کہ وہ اپنے ہمجنسون کو اقل درجہ سال مین دو مرتبہ تنبیہ کرین
کہ اپنی اولاد کو مدارس مین بلا انفصال بھیجا کرین۔

اسی قسم کی تدابیر جرمنی کے دوسرے صوبون مین عمل مین لائی گئین اگرچہ
اوسوقت حکماً و قانوناً جبری قاعدہ نہ تھا مگر مذہبی تعلیم کے لئے اتوار و دوسری
تعطیلات مین حاضری کلیسا کا انتظام ہوا اور جنکے لڑکے اس مذہبی تعلیم مین
غیر حاضر ہون اونپر جرمانہ مقرر ہوا۔

سنہ ۱۶۴۰ء مین مجلس عامہ ورٹم برگ نے اس فرض منصبی کو تسلیم کر لیا کہ تمام
والدین پر ضرور ہے کہ اپنی اولاد کو مدارس مین حاضر کرین ورنہ جرمانہ دین۔

سنہ ۱۶ء مین جدید قوانین شاہی اسبارہ مین شائع ہوے اور ڈیوک
آف برنزک ہلی[۵] نے چھٹے سال سے حاضری مدرسہ کی عمر قرار دی فی الحال
تمام جرمنی صوبون مین تعلیم جبری کی بنا قایم و مستحکم ہو گئی ہے۔

ملک پرشیا مین یہہ قاعدہ سنہ ۱۷۳ء مین داخل ہوا اور بویریا مین کہ ممالک
موخرہ سے ہے سنہ ۱۸۰۳ء مین رواج پایا غرض انیسوین صدی کی ابتدا سے
تعلیم بالجبر ممالک جرمنی کا ایک دستور عام ہو گیا۔

ملک آسٹریا مین اسکی ابتدا انیسوین صدی مین اسطرح پر ہوئی کہ تمام ممالک
مین عام یہہ قاعدہ قرار پایا کہ سال مین دو دفعہ حکام اضلاع کو چاہئے اون
اطفال کے تختہ اساتذہ مدارس کے پاس روانہ کرین جنکی عمر چھ سال ہو

---

[۵] ڈیوک آف برنزک ہلی۔ پرشیا اور آسٹریا کا کمانڈر تھا یہ فرانس کے عام بلوائیون
کے مقابلہ در حفاظت کے لئے ایک پر شوکت فرمان کے ساتھ مامور ہوا تھا جو بوجہ بے بضاعتی
و کم استطاعتی بھاگ کھڑا ہوا جسکے باعث بلوائیون نے بادشاہ کو تخت سے اوتار کر سولی دے اور فرانس مین قتل عام

اور اساتذہ ماہانہ حاضری مدرسہ کے تختہ حکام کے نزدیک روانہ کیا کرین۔
سنہ ۱۸۶۶ء کی جنگ کے بعد جو پرشیا سے ہوئی اسٹریا نے پرشیا کے مشابہ قانون تعلیم جبری مجالۃ جاری کردیا جسکی مخالفت رعایا کی جانب سے بالکل نہین ہوئی اور اوسکا نفاذ پورا پورا ہوگیا۔
ملک سوزرلنیڈ[۵۱] و اسکانڈی نیویا[۵۲] مین جرمن کے مشابہ قوانین جاری کئے گئے۔
ملک ڈنمارک نے سنہ ۱۸۱۴ء سے تعلیم جبری کو بہت ہی موثر و پر زور کردیا
فرانس مین لوس نپولین کے وقت سے قانونًا تعلیم جبری عام ہوگئی اور اوسکے وزیر تعلیمات عامہ یم ڈرنی نے اسکی بڑی حمایت کی۔
انگلستان مین اگرچہ اکثر اوقات مخالفت رہی ہے کیونکہ پادری و مذہبی افسر سرکاری مداخلت کو پسند نہین رکھتے تھے بلکہ یہ خاص اپنا ہی فریضہ منصب خیال کرتے تھے مگر سنہ ۱۸۷۰ء مین تعلیم جبری کو اوس قانون سے جو ولیم اڈورڈ فارسٹر نے ترتیب دیا تھا نہایت فروغ ہوا جسکی رو سے انگلستان

---

[۵۱] سوزرلنڈ یورپ کا درمیانی ملک ہے جسکا رقبہ سولہ ہزار مربع میل کا ہے۔ بلیسوم کے نصف سے کچھ زیادہ ہے تمام یورپ مین کوہستانی ہونے کی صفت سے معروف و مشہور ہے خوش منظری مین علم ہے اوسکی آبادی تیس لاکھ کی ہے۔ اس ملک کے باشندے دلیری اور وطن دوستی مین یکتائے روزگار ہین۔ یہ ملک گھڑی اور جواہر کے بنانے کے لئے مشہور ہے حکمرانی فڈرل رپبلک جمہوری ہے پائے تخت جنیوہ ہے جہان کی گھڑیان مشہور عالم ہین۔

[۵۲] سکانڈی نیویا شمال یورپ مین جزیرہ نما ملک ہے سویڈن اور ناروی ملکر یہ ملک بنا ہے اور دونون ایک ہی سلطان کے زیر حکومت ہین تین لاکھ مربع میل اسکا رقبہ ہے تمام ممالک یورپ مین بعد رشیا کے یہی ملک سب سے کلان اور وسیع تر ہے اسکی آبادی سا[illegible] لاکھ نفوس کی ہے۔ یہان کے باشندون کا مذہب پراٹسٹنٹ ہے۔

وویلز کے ہر ایک لڑکے کی تعلیم کا انتظام ایک ہی سال مین ہونیوالا تھا مگر
پارلیمنٹ مین یہہ امر اسکول بورڈز پر محول کردیا گیا جسکو حاضری بالجبر کا پورا
اختیار حاصل ہے سنہ ۱۸۷۵ء مین حاضری بالجبر پر زیادہ تر زور دیا گیا اور سکاٹلنڈ
مین سنہ ۱۸۸۱ء مین عموماً کمپلسری ایڈوکیشن کا قاعدہ جاری ہوگیا اگرچہ اسکے
پہلے سے وہان اوسکا رواج تھا گو کہ انگلنڈ مین پارلیمنٹ نے اسکو اسکول
بورڈ پر محول و مفوض کردیا مگر حامیان تعلیم جبری اسپر اکتفا کئے نہین اور
نہین کرینگے چنانچہ لورپول مانچسٹر اکسفورڈ وغیرہ ۱۲ صوبون مین
تعلیم جبری کا طریقہ ہوگیا ہے۔
اسپین پارلیمنٹ نے سنہ ۱۸۵۷ء مین ایک جدید قانون تعلیم منظور کیا جسکی
رو سے تعلیم بلا اجرت و بالجبر ہوگئی ہے۔
صوبہ بالٹک روس مین تعلیم بالجبر ہے اور دوسرے صوبون مین بوجہ مزاحمت
رعایا یہہ قاعدہ رائج نہین ہوا اگرچہ اسکا خیال پیٹر اعظم کے وقت سے
وہان سے ہے مگر وحشی رعایاے روس نے تعلیم کا نام ذاتی بربادی رکھا ہے
اسلئے تمام یورپ مین تعلیمی حیثیت سے ادون و پست حالتمین سب
وشمار کیا جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۷۵ء تک وہان ۸۶ باشندون مین ایک لڑکا پڑہتا
تھا مگر سنہ ۱۸۹۰ء مین فیصدی (۱۱) ہوگئے کیونکہ بہت سے مقامات پر لوکل بورڈون
نے حکم دیا تھا کہ لوگ انکو تعلیم پر مجبور کیا جاے۔ سلطنت عثمانیہ مین بھی
اگرچہ ہماری ریاست کی طرح احکام جاری ہین اور سنہ ۱۸۶۹ء مین اس
قانون کا اشتہار دیا گیا ہے کہ ہر ایک محلہ مین ایک مدرسہ قائم
کردیا جاے اور اوس محلہ کے تمام بچے خواہ لڑکے ہون یا لڑکیان اوس
مین حاضر رہین مگر سنہ ۱۸۷۵ء تک اوسکی تنفیذ و تعمیل مین سعی و اہتمام نہین

کیا گیا تھا لیکن سلطان اعظم عبدالحمید خان نے اپنے عہد دولت مین اسطرف بہت توجہ مبذول کی ہے اور پہلے سے دس گونہ تعلیم بڑھا دیا ہے اور عظیم الشان علوم جدیدہ و صنائع و فنون کے دبستان قائم ہو گئے ہین یہان کے معتبر ذریعہ سے مناسب کہ ستر لاکھ صرف تعلیم ہے۔

گریک یونان مین ۱۸۳۴ء سے تعلیم جبری ہے تمام اطفال جنکی عمر پانچ سال کی ہے اور بارہ سال تک حاضری مدرسہ لازمی ہے ہر ایک لمحہ پر اگر لڑکا غیر حاضر ہو تو والدین پر جرمانہ مقرر ہے۔

اسپین و پورچگل مین بھی تعلیم جبری ہے اگرچہ پورا پورا اوسکا نفاذ و نگرانی نہین ہے۔

امریکا مین بہت زمانہ پیشتر سے اسکا رواج دیا گیا ہے۔ بیاری نارتھ روپ ممتحن تعلیمات کنکٹکٹ نے اپنی سالانہ رپورٹ ۱۸۸۰ء مین لکھا ہے کہ ملک کنکٹکٹ الحمد اسبات کا دعوی کر سکتا ہے کہ دنیا کے اون ممالک مین سے جنمین باقاعدہ تعلیم جبری کی اولا بنیاد پڑی ہے ایک یہہ بھی ہے۔ اسکے مجموعہ قوانین بابتہ ۱۶۵۰ء مین قواعد تعلیم جبری موجود ہین جب ۱۸۰۸ء مین اسپر نظر ثانی کی گئی تو عام رائے سے اس قاعدہ کو لی رضامندی سے قبول کر لیا و بحال رکھا جس سے اب یہہ قاعدہ مستحکم و مستقل ہو گیا۔

کنکٹکٹ[۱] کی جمعیت مدارس نے ایک ناظر بغرض نگرانی قاعدہ بالجبر مقرر کیا اور ۱۸۶۹ء مین یہہ عام قاعدہ قرار دیا کہ اہل حرفہ کے وہ لڑکے جنکی عمر ۱۴ سال سے کم ہو اور جو کسی مدرسہ مین اقل درجہ سالانہ تین مہینہ تعلیم نہ پاتے ہون ملازم

[۱] کنکٹکٹ۔ ممالک متحدہ امریکا کا صوبہ ہے۔ نیوہامشیر۔ ساچوسٹس۔ رہوڈ آئیلنڈ۔ یہ پانچون شمالی یا نیو انگلنڈ کے چھ ملاقو مین سے ہین۔ صرف مین وسعت ہین ان سب کی برابر ہے۔

اون کو ملازم نکیا جاے چنانچہ نظار قاعدہ جبر و اجبار اپنا فرض منصبی سمجھتے ہے کہ اہل حرفہ کے جو لڑکے کارخانون مین نوکر ہین اون کے حالات دریافت کرین اگر اسکے خلاف کوئی بات ثابت ہو تو صاحب کارخانہ کو اوسکی اطلاع کردین۔

سلہ ۱۹ چیت کے قانون تعلیمات مین ۱۸۴۶ء مین یہ حکم ہر ایک قصبہ کے منتخب اشخاص کو اس بات کی نگرانی کا دیا گیا کہ اونکے ہمنشین و محلہ دار اپنے اولاد و متعلقین اقربا کو اس قدر تعلیم کہ وہ انگریزی زبان و قوانین کو پڑھ و سمجھ سکین دیتے یا دلاتے ہین اسکی نگرانی کرین درصورت عدم تعمیل اون منتخب اشخاص کو اختیار دیا گیا کہ وہ تارکین پر بیس شلنگ جرمانہ کرین۔

سنہ ۱۸۴۲ء مین قانونًا یہ قطعی ممانعت ہوئی کہ جن لڑکون کی عمر ۱۵ سال سے کم ہو اور اگر وہ سال ماقبل مین تین مہینہ تک مدرسہ مین حاضر رہے ہون تو کارخانہ مین ملازمت نکرین۔

موجودہ قانون مین جن لڑکون کی عمر آٹھ و چودہ کے درمیان ہو اونکے والدین کو ضروری و لازمی ہے کہ ہر سال بیس ہفتہ مدرسہ مین بھیجین اور کوئی شخص بوجہ ذات یا خاندان یا مذہب مدرسہ سے مستثنیٰ نہین ہوسکتا۔

سنہ ۱۹ مین قانون مدارس ملکیہ اسبات کا مجاز کرتا ہے کہ جن طلبہ کی عمر چھ سے سترہ سال کے درمیان ہو وہ بالجبر حاضر مدرسہ کراے جائین اور جو کوئی اوسکی مخالفت کرے اوسپر بیس ڈالر کا جرمانہ کیا جاے۔

سلہ ۱۹ چیت۔ ممالک شمالیہ امریکہ سے ہے اپنے مدارس کی بابت مشہور آفاق ہے۔

سلہ ۱۹ مین۔ ممالک شمالیہ جمہوریہ امریکہ کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔

نیو ہام شیر[۱] کے قانون ۱۸۷۱ء کی رو سے تمام والدین و سرپرستون
مالکون کو ضرور ہے کہ جس لڑکے کی عمر آٹھ و چودہ کے درمیان ہو اور وہ کسی
مدرسہ عامہ سے دو میل کے فاصلہ پر رہتا ہو تو اپنے لڑکے کو ہر سال اقل
مرتبہ بارہ ہفتہ مدرسہ مین بھیجین۔
مکی کان و ٹگزاس[۲] کا بھی یہی دستور ہے۔
نواڈا[۳] کے قانون ۱۸۷۳ء کی رو سے والدین و سرپرستان اطفال مجبور ہین
کہ ہر ایک لڑکے کو کہ جسکی عمر چودہ و اٹھارہ برس کے درمیان ہو اقل مرتبہ عمر
تعلیمی کے ہر سال مین سولہ ہفتہ مدرسہ بھیجین۔ اسکی مخالفت پر پہلے مرتبہ
پچاس سے سو شلنگ تک اور پھر بعد سو سے دو سو شلنگ تک جرمانہ کیا
جاتا ہے۔ کالفورنیا[۴]۔ نیو جرسی[۵]۔ نیو یارک[۶] مین بھی قواعد و ضوابط جبری شائع

---

[۱] نیو ہام شیر۔ ممالک جمہوریہ یورپ کے شمالی صوبون مین ہے۔

[۲] ٹکساس۔ ممالک غربیہ امریکہ سے ہے اور از روے رقبہ سب صوبون سے بڑا ہے
جہان کے چار پائے مشہور آفاق ہین۔

[۳] نواڈا۔ ممالک غربیہ امریکہ کے صوبون مین سے ہے اور سونے اور چاندی کی کانین مشہور دنیا

[۴] کیالیفورنیا۔ ممالک غربیہ امریکہ کے صوبون مین سے ہے ٹکساس سے دوسرے درجہ
مین یہی صوبہ ہے جہان کی سونے اور چاندی کی کان مشہور جہان ہے۔

[۵] نیو جرسی۔ ممالک متوسط امریکہ سے ہے۔

[۶] نیو یارک۔ ممالک جمہوریہ امریکہ کے سات متوسط صوبون سے یہ بھی ایک ہے اسکا
دوسرا نام امپیر اسٹیٹ ہے۔ تمام یونین اسٹیٹ سے اسکی آبادی بڑہی ہوئی ہے یہان کی تجارت
بھی سب سے زیادہ ہے نیورک شہر ہڈسن ندی کے دہانہ و مصب پر ایک جزیرہ ہے یہ امریکہ کے سب شہرونسے
سے بڑا ہے۔ تجارت کے لحاظ سے تمام دنیا کے شہرون مین دوسرے درجہ کا شہر ہے۔ بارہ لاکھ کی آبادی ہے۔

ورائج ہین۔ کالیفورنیا مین تعلیمی عمر آٹھ سے چودہ سال اور نیو جرسی مین آٹھ سے تیرہ سال اور مدت حاضری بارہ ہفتہ اور نیو یارک مین ۱۴ ہفتہ مدرسہ روزانہ مین اور ۲۸ اٹھائیس ہفتہ مدرسہ شبینہ مین مقرر ہے۔ اور کالیفورنیا مین دو ثلث اوس مدت مین سے جسمین مدارس مفتوح رہتے ہین اقل مرتبہ بارہ ہفتہ مسلسل حاضری چاہئے۔ اس سن وسال کے لڑکے کو نوکری نہین مل سکتی جبتک کہ اس مضمون کا سارٹیفکٹ پیش نہ کرے کہ سال گذشتہ اس قسم کی تعلیم اسنے پائی تھی۔ اس قانون کے خلاف پر پچاس شلنگ کا جرمانہ مقرر ہے۔

سلہ اندیانا۔ الی نائے۔ کیان ساس۔ منی ساٹا۔ مسی سپی۔ نبراسکا۔ پنسلوانیا رہوڈ آئلینڈ کے منتظم وحکام ملکی اپنی رپورٹون اور تحریرون مین تعلیم جبری کی بہ وسعت حمایت کرتے ہین اور مخالفین کے خوب خوب دھجیان اڑاتی ہین کان ساس کے ناظم تعلیمات (انر یبل پی ٹی دی جبر کارنی) اپنی

سلہ اندیانا۔ امریکہ کے ممالک متوسط کا صوبہ ہے۔

سٹہ الی نائی۔ یہ بھی ممالک امریکہ کے متوسط کا صوبہ ہے جہان کا تانبا مشہور ہے۔

سٹہ کیان ساس۔ نو ممالک مغربی سے ہے۔

سٹہ مسی سپی۔ امریکہ کا جنوبی ملک ہے جسکی روئی مشہور آفاق ہے۔

ھہ نبراسکا۔ نو ممالک مغربی سے ہے۔

سٹہ پنسلوانیا۔ یہ بھی امریکہ کا اٹلانٹک متوسط صوبہ ہے چونکہ اسکا بانی پن نام تھا اسلئے اسکا نام پنسل رکھا گیا یہان لوہا کوئلہ روغن گیاس بکثرت پیدا ہوتا ہے متول آبادی کے لحاظ سے امریکہ مین اسکا دوسرا درجہ ہے۔

سٹہ رہوڈ آئلینڈ۔ جو ایک حصہ ہے براعظم کا ممالک متحدہ سے سب مین چھوٹا ہے۔

رپورٹ ۱۸۷۳ء مین مخالفین قاعدہ بالجبر کے اعتراضات کے جواب مین لکھتا ہے کہ قوم کا اصلی قانون ذاتی تحفظ ہے پس جیساکہ زمانہ وبائی مین اشیاء مضر کے لئے اور قرنطینہ وٹیکہ وغیرہ مین جبری احکام و انتظام و اہتمام عمل مین لایا جاتا ہے اوسی طرح وباے جہالت کے ملک سے دور کرنے مین جو جسمانی وبا سے کہین زیادہ ترویران و برباد و تباہ کن عالم ہے لازمی احتیاط ضرور ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر والدین کو یہ منظور ہے کہ اپنی اولاد قید قانون مین ذریعہ کوتوالی کھینچی نہ جاے وہ داخل نہو اور کوتوالی والے اونکی اولاد کو مدارس مین کھینچ لیجانے کو منظور اور دستی برداشت کرین تاکہ ذلت آیندہ سے محفوظ و مصئون رہین۔

رو ملن نامی ایک نامی مورخ جرمنی لکھتا ہے کہ حکومت کو اس استفسار کا اور اوسکی نگرانی کا پورا حق ہے کہ ہر ایک ممبر فرد کسی قسم کی تعلیم پاتا ہے یا نہین۔ حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ ایک مقدار معین علم جو اوسکی خدمت کے واسطے ضروری ہو رعایا کو تعلیم دینے کا دعوی کرے۔ لہذا ایک لڑکا بالاکسی تعین عمر کے جب مقدار معین و مطلوب حکومت حاصل کرے تو مدرسے سے خارج کر دیا جاے اور اوسکے والدین کی تولیت مین دیدیا جاے۔ جرمن کے امرا ملت و دولت دونون نے تعلیم کے جبری کرنے پر اتفاق کر لیا ہے۔

کیا تھلک سکلو پیڈیا مین لکھا ہے کہ حکومت جس تعلیم کے دینے کا دعوی کرتی ہے وہ محدود و بضرورت ہونی چاہئے۔ صرف عبارت خوانی خطاطی چار قواعد بسیط احساب و مذہب تک اس سے زیادہ غیر ضروری ہے یہ کچھ ضرور نہین کہ سات یا آٹھ سال تک بالجبر تعلیم دیا دے اور روزانہ پانچ یا چھے گھنٹہ التزاماً حاضری ہوا کرے۔ حکومت کو یہ حق نہین ہے کہ مقام

تعلیم متعین کرے اسکو والدین کے اختیار پر چھوڑ دینا چاہیئے۔
مدارس خانگی پر لازم ہے کہ بشراکت ملک و ملت اہتمام تعلیم کرین اونکو نگرانی افسران ملکی سے خارج ہونے کا استحقاق نہین ہوسکتا۔
اگرچہ بیان مذکورۂ بالا سے تعلیم جبری کی حالت و حاجت کی تصریح و توضیح بخوبی ہو چکی مگر ہم سہولت اطلاع مطالب مندرجہ صدر کے لئے ذیل مین ایک نقشہ دیتے ہین جس سے جہان جہان تعلیم جبری ہے اور کب سے جاری ہے اور تخلف قاعدہ کا تاوان وضمان کیا مقرر ہے معلوم ومنکشف ہوجاے۔

نمبر	نام ملک جہان جبری تعلیم	سنہ اجرای قانون جبری	سن اطفال جن پر جبری قاعدہ جاری ہے		جرمانہ بحالت نادہندی	کیفیت
(۱)	گریٹ برٹن	سنہ ۱۸۷۰ء	۵	۱۳	قلیل المقدار	اگزی کیوٹف کونسل و لوکل بورڈ آف ٹرسٹیز و ٹاؤن کونسلرز مجاز حاضری اطفال بالجبر ہین)
۱	انگلنڈ و ویلز	ایضاً				
۲	لورپول	ایضاً				
۳	مانچسٹر	ایضاً				
۴	اکسفورڈ	ایضاً				(ان تینون شہرونین قانوناً حاضری بالجبر کردیگئی ہے)
۵	اسکاٹلنڈ	سنہ ۱۸۸۰ء	رر		رر	رر
۳	ایرلنڈ	سنہ ۱۸۸۰ء	رر		رر	رر
۴	نوواسکوٹیا	۰	۰	۱۳	۰	
۵	نیوبرنزک	۰	۵	۰ ۲۰	۰	

نمره	بالجمله مستعمره‌لرک اسملری	[illegible] سنه‌سی	اعیان و مبعوثان [illegible]		[illegible]	کیفیت
٦	مسانی طوبا	.	٥	۱۳	.	
۷	پرنس ادوارد ایلند	.	۸	۱۳	.	
۸	وکتوریا	.	٦	۱٥	.	
٥	سوث اوستریا	سنه ۱۸٦٦		.	.	
۱۰	وست اوستریا	؍؍		.	.	
۱۱	تاسمانیا	.		.	.	
۱۲	نیوزیلند	.	٤	۱۳	.	
۱۳	جزایر [illegible]	.		.	.	
۱٤	باهاماس	.		.	.	
۱٥	برموده	.		.	.	
۱٦	سنت هلنا	.		.	.	
۱۷	هلیگولند	.		.	.	
۱۸	کنیاندا	.		.	.	
۱۹	نیوسوث ویلز	.	٦	۱٤	.	
۲۰	کوینزلند	.		.	.	
۲۱	آستریا دنگری	سنه ۱۸٦٦	٦	.	.	

نمبر	نام ملک جس میں جبری تعلیم ہے	سنہ رواج قاعدہ جبری	سن اطفال جس میں جبری قاعدہ جاری ہوتا ہے		جرمانہ خلاف ورزی	کیفیت
۲۲	بولیویا	.	.		.	
۲۳	امریکا تمام	سنہ ۱۸۵۰ء	۸	۱۶	.	
۲۴	کنکٹیکٹ	.	.		.	
۲۵	مساچیٹ	.	.		.	
۲۶	مین	.	۶	۱۴	۲۰ ڈالر	
۲۷	نیوہام شیر	سنہ ۱۸۷۱ء	۸	۱۴	.	
۲۸	مکی گان	سنہ ۱۸۷۱ء	۸	۱۴	۲۰ ڈالر	
۲۹	ٹگزاس	.	۸	۱۶	۲۰ ڈالر	
۳۰	نوڈا	سنہ ۱۸۷۳ء	۸	۱۴	۱۰ ڈالر تمہ پہلی مرتبہ [illegible] شلنگ تک دوسری مرتبہ [illegible] شلنگ	
۳۱	کالی فور	.	۸	۱۴	پچاس شلنگ	
۳۲	نیوجرسی	.	۸	۱۳	.	
۳۳	نیویارک	.	.		.	
۳۴	انڈیانا	.	.		.	
۳۵	الی نوس	.	.		.	
۳۶	کیان سا س	.	.		.	
۳۷	مسی سائنا	.	.		.	

نمبر	نام ملک جسمیں جبری تعلیم	سنہ رواج قاعدہ جبری	سن اطفال جسمیں جبری قاعدہ جاری ہوتا ہے	جرمانہ خلاف ورزی	کیفیت
۳۸	مسی سپی	.	.	.	
۳۹	نب راسکا	.	.	.	
۴۰	پنسیل وانیا	.	.	.	
۴۱	رہوڈ آئلینڈ	.	.	.	
۴۲	کان ساس	.	.	.	
۴۳	برازیل	.	.	.	
۴۴	چلی	.	.	.	
۴۵	کولم	.	.	.	
۴۶	کوسٹ ریکا	.	۷ سے ۱۴	.	
۴۷	ڈنمارک	سنہ ۱۸۱۴ء	۷ سے ۱۴	.	
۴۸	ایکویڈر	.	.	.	
۴۹	فرانس	.	.	.	لوئس نپولین کے عہد سے یعنی سنہ
۵۰	مڈگاسکر	.	.	.	
۵۱	جرمن تمام	سنہ ۱۷۱۶ء	۶ سے ۱۴	.	
۵۲	سویڈن	.	.	.	
۵۳	بیوریا	سنہ ۱۸۰۲ء	۶ سے ۱۴	.	

نمره	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	كيفيت
٥٥	لوبيك	٠	٣	١٢	٠	
٥٦	پروسيا تمام	سنه ١٢٣٣	٣	١٣	٠	
٥٧	ورتمبرگ	سنه ١٢٧٣	٣	٠		
٥٨	گريس	سنه ١١٣٧	٥	١٢		
٥٩	[illegible]	٠		٠	٠	
٦٠	ايتاليا	سنه ١٨٧١	٣	٩	٠	
٦٠	جاپان	١	٣	١٣	٠	
٦١	مكزيقه	٠		٠	٠	
٦٢	[illegible]	٠		٠	٠	
٦٣	[illegible]	٠		٠	٠	
٦٤	پاراگوای	٠		٠	٠	
٦٥	پيرو	٠		٠	٠	
٦٦	[illegible]	٠		٠	٠	
٦٧	روماتيا	٠		٠	٠	
٦٨	[illegible]	٠		٠	٠	
٦٩	[illegible]	٠		٠	٠	

نمبر	نام ممالک جن مین جبری تعلیم رائج ہے	سنہ اجرای قانون تعلیم جبری	سن اطفال جن کو تعلیم جبری دیجاتی ہے	تا سن ... تعلیم ضروری ہے	جرمانہ بابت عدم حاضری	کیفیت
۸۰	سموا	٠	٠		٠	
۸۱	سانٹو ڈومنگو	٠	٠		٠	
۸۲	سرویا	٠	٠		٠	
۸۳	اسپین	٠	٠		٠	
۸۴	سویڈان	٠	٠		٠	
۸۵	ناروے	٠	۷	۱۴	٠	
۸۶	سوئزرلینڈ	٠			٠	
۸۷	بلگیریا	٠	۴	۱۴	٠	
۸۸	یوروگوے	٠	٠		٠	
۸۹	وینی زیولا	٠	٠		٠	
۹۱	بڑودہ	سنہ ۱۸۹۳ء	۷ ۷	۱۰ ۱۲	۴ر و ۸ر پہلے دو دفعہ و تیسرے مرتبہ دو دو آنہ چوتھے مرتبہ دو روپیہ جرمانہ ہوگا اور جائداد منقولہ سے وصول کیا جائیگا۔	لڑکیون کے لیے لڑکون کے لئے

اگرچہ یہہ موقع دوسرے ممالک کے انتظام سے بحث کا نہین ہے جہان تعلیم

جاری نہین ہوتی۔ مگر ہم طرد اللباب ایک نقشہ دیتے ہین جس سے تمام دنیا کے ممالک کا رقبہ تا حصل آبادی مدارس طلبہ صرفہ تعلیم و مختصر کیفیت تعلیم دریافت ہوسکے تمام جہان کا تعلیمی نقشہ نظرون کے سامنے دکھائی دے اور ہمارے ملکی مدبرون کو معلوم ہو جائے کہ ہم کس زمانہ مین ہین اور کیا کر رہے ہین اور ہمکو کیا کرنا چاہیے۔ اس نقشہ مین بعض ملکون کے حالات نہ معلوم ہونے سے اون کو خالی چھوڑ دیا ہے تا دوسرے حضرات جنکو اسکا مواد بہم پہنچے مکمل و مرتب کرلین جس سے تعلیمی حالات پر اجمالی اطلاع بخوبی ہوسکے۔

نقشہ تعلیمیہ تمام دنیا یورپ و امریکہ و افریقہ و ایشیا و جزائر

آئندہ

نمبر ۲

باب پنجم

ملک کیحالت۔ اور اس قاعدہ کے رواج کی ضرورت۔ اور اوسکی تعمیم وتخصیص وتجویز ضابطہ تعلیم جبری کے بیان مین۔

بعد انقراض سلطنت تیموریہ وعہد عالمگیری کے ساتھ تمام ہندوستان سے تعلیم کا انتظام واہتمام جو شاہی طرز ونگرانی سلطنت سے ہوتا تھا اوسکی ضرورت وقدر جو مناصب وخدمات شاہی کے لیئے تھی وہ جاتی رہی طوائف الملوکی کے زمانہ مین عموماً سرد بازاری رہی فضائل کے عوض رزائل مرغوب مطلوب رؤسا وامرا ووزرا ہوگئے جسکی تفصیل بہت دراز ہے مگر اتنے زمانہ دراز کی شائستگی دفعۃً مفقود ہوجانا دشوار تھا آہستہ آہستہ رونق جانے لگی خصوصاً ہمارے ملک دکن مین سکندرجاہ کے زمانہ کے بعد سے جہالت کی اشاعت عموماً ہوگئی۔ امرا علم کو عار وبیکار سمجھنے لگے اور خلاف شان امارت بلکہ بعض احیان اوسکو منحوس ومستوجب فقدان لیاقت مجالست ومعاشرت وصحبت سلطنت جاننے لگے علماکے عاملونکی تشبیہ سانپون کے پٹارے سے دیجاتی تھی اور یہہ کسی امر سلطنت کے مباشرت ومشاورت کے بھی لائق نہین شمار ہوتے تھے۔ عوام باتباع رؤسا وامرا وحکام کہ الناس علی دین ملوکہم علم سے محض بے بہرہ رہے اور نہ اوسوقت معیشت مین اسکی احتیاج تھی صرف لائق دربار وسرکار ہونے کے لئے گھوڑیکی سواری تلوار وبانک وپٹہ کے ہاتھ اور ورزش جسمانی سے کچھ جسم کا سڈول کرلینا کافی تھا یا مسخرہ وقوال ونقال ہونا اکتساب ثروت وعزت کے اسباب سے

سمجھا جاتا تھا سعدی رو مسخرگی پیشہ کن و مطربی آموز تا داد خود از مہتر و کہتر
بستانی۔ غرض بیقدری و عدم ضرورت علم و حقارت و نفرت علما یکبارگی
جہل کا فروغ ہوگیا اور عوام کالانعام بل ہم اضل طریقا کے مصداق ہوگئے
کیونکہ امرا اور رؤسا سے وقت جو مرجع خلائق و مخزن و کفیل ارزاق [illegible] ذہین کا
یہ حال تھا۔ صرف یہی نہیں کہ امرا و وزرا و رؤسا و عامہ رعایا و ابنائے مفضل
و کمال و جمال رہے ہوں بلکہ جو خانوادے ترویج علم و فضل کے تھے بھی شہر کی زمانہ [illegible]
الزمانہ کی وجہ سے بیکاری میں مبتلا ہوگئے بلکہ اولاد [illegible] ہوگئے
چنانچہ اسکے نمونے صدہا ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں جنکا نام گنانے
و شمار کرانے کی یہاں ضرورت نہیں بہر حال اوس وقت سے مختار الملک کے
زمانہ تک یہی کیفیت و حالت رہی مختار الملک کے ابتدائی زمانہ میں حیدرآباد
میں مولوی شجاع الدین صاحب کا مدرسہ جامع [illegible]
شمس الامرا امیر کبیر بہادر کا مدرسہ ریاضیات [illegible]
اور ایک روپیہ تنخواہ بھی دیجاتی تھی شمس الامرا بہادر کو [illegible]
انگریزی علم کا بہت ذوق و شوق تھا چنانچہ اونہوں نے بہت سی کتب انگریزی
کتابوں کا ترجمہ کیا اور چھپوایا جس سے علوم ریاضی مثل علم [illegible] و ہندسہ [illegible]
[illegible] و ہیئت و مناظر و مرایا وغیرہ علوم کی بہت اشاعت ہوئی نواب
شمس الامرا بہادر نے محمد جعفر کے زیر اہتمام آٹھ مدرسے سیاق و ریاضیات
کے قایم فرمائے تھے اور ماہانہ یکروپیہ وظیفہ طلبہ کو مقرر کیا تھا۔ حاجی صاحب
[illegible] سید عبد الغفار تعلقدار و عم مولوی عبد الصمد صاحب مدرس مدرسہ
دار العلوم و معتمد خورشید جاہ بہادر کے اہتمام میں عربی مدرسہ تھا جسکی مدرسی پر
مولوی روشن علیصاحب مقرر تھے۔ الحاصل مختار الملک نے اعظم علیخان بہادر

تعلیم و تربیت پائی تھی چنانچہ اس شخص نے تعلیم و تربیت کی وجہ سے اور کچھ اپنی
ذاتی روشن خیالی سے اور کچھ تحریک نواب شمس الامرا بہادر سے اور کچھ انگریزی
اختلاط کے تقاضے سے کہ خیال [illegible] کچھ ضروریات انتظام ملکی و محکمہ جات
سرکاری کی [illegible] مدرسہ دار العلوم [illegible] میں قایم کیا اور رواج امتحان و
کامیابی [illegible] تعلیم [illegible] خدمات و عہدہ جات سرکاری میں مقرر [illegible] اور لائق و
فاضل علما [illegible] مدرسی پر مقرر [illegible] منجملہ [illegible] تھے جن
مرحوم مولوی [illegible] مولوی [illegible] وغیرہ [illegible]
عبد الرحمن صاحب و مولوی [illegible] سلیمان صاحب مدراسی و مولوی [illegible]
صاحب [illegible] و مولوی عبد الحکیم صاحب فرنگی محلی و مولوی [illegible] صاحب
[illegible] و مولوی احمد علی صاحب [illegible] و مولوی [illegible]
[illegible] مولوی حیات خان صاحب مدراسی و مولوی وجیہ الدین صاحب
[illegible] مدرس عربی و فارسی و انگریزی مقرر ہوئے اور عربیت
[illegible] اور [illegible] تعلیم و تربیت پاکر [illegible] خدمات سرکاری پر مامور
ہوئے [illegible] اس وقت کے [illegible] نواب مقتدر جنگ بہادر و معتمد عدالت و
[illegible] امور عامہ نواب [illegible] جنگ بہادر و کمشنر انعام نواب رفعت جنگ بہادر
اور [illegible] صدر و مفصل کے [illegible] اسی مدرسہ اور انہیں علما کے تعلیم
یافتہ ہیں اور ایک طبی مدرسہ بھی قایم کیا جس سے بہت سے اطبا بکار آمد نکلے
اور [illegible] ہوتے [illegible] ہیں مگر یہ مدرسہ چونکہ بالکل افسران انگریزی [illegible]
اور [illegible] قابل اعتبار ترقی و درستی [illegible] تعلیم [illegible] اور [illegible]
[illegible] بموجب افضل الدولہ بہادر کا انتقال ہوا تو بساط [illegible] غربت
لپیٹی گئی [illegible] جنداری و اسلام [illegible] میں [illegible] روشن

آنے لگا اور انگریزی رسم ورواج و تعلیم کا چرچا ہو چلا۔ اوسیایک انجنیری کا مدرسہ قایم کیا گیا اور چند سے وہان سے کار آمد طلبہ کامیاب ہوئے اخیر زمانہ سالارجنگی و مختار الملکی مین زمام اہتمام مدارس عنایت الرحمٰن خانصاحب کے ہاتھہ مین گیا اور مولوی سید حسین صاحب عماد الملک کی معتمدی مین سررشتہ تعلیمات آیا اس عہد مین جنس علوم عربی فاسد و بازار تعلیم و تعلم کاسد ہو گیا ہرچند مولوی سید حسین صاحب خود عربی دان و عربی دوست و عربی نسل و عرب ہند و عالی خاندان سید ہونیکی وجہ سے خواہان ترقی عربی ہوئے مگر اونکے ماتحت اونکے مساعد و معاضد نہوئے۔ جب نوابصاحب لندن گئے تو وہان سے ڈاکٹر اگھور ناتھہ چٹوپدہاے کو ہمراہ لیتے آئے جن کا فضل و کمال و اخلاق حسنہ و حب وطنی و رافت علی الخلق و کرم و رحم و صداقت و محنت و دیانت و لیاقت مشہور آفاق ہے و جمیع کمالات کسبی و فطری مین وہ اپنا ہی آپ نظیر ہے آج تمام ہندوستان مین بلحاظ فضائل و فواضل کوئی اونکا مقابل و مماثل نہین پایا جاتا۔ یہہ پہلے ڈاکٹری مدرسہ مین کمسٹری وغیرہ علوم طبی کے لکچرار رہے بعد حیدرآباد کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے جنکے دامان تربیت و فیض صحبت سے بہت طلبہ کامیاب ہوئے اور آجکل سررشتہ تعلیمات مین کام دیرہے ہین علم انگریزی کا عام ولولہ و ذوق و شوق ہونے لگا اور سعادت علیخان و لایق علیخان ہر دو فرزندان مدار المہام اور بعض امرا زادونکی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسہ عالیہ قایم کیا گیا مگر سررشتہ تعلیمات بہت کس مپرسی و گمنامی کی حالت مین رہا مختار الملک کا اخیر عہد اس کے لئے کچھہ مفید نہ ثابت ہوا پہلے کے وہ ولولے و جوشش و ذوق و شوق کا نام بھی نرہا نہ جلسہ ہاے امتحانی مین نوابصاحب کی شرکت نہ تقسیم انعام کے جلسون مین مشارکت ہونے لگی

اور دوسرے منتظمین نے بھی اسکی سرپرستی سے ہاتھ اوٹھا لیا بلکہ سرکاری جلسون مین اس سررشتہ کا وجود بالکل بے سود اسکے اخراجات رایگان متصور ہونے لگے اس حالت مین مختار الملک کا خاتمہ ہوا عماد السلطنت کا دور دورہ آیا نئے انتظامات ہرایک سررشتہ مین ہونے لگے عنایت الرحمن خانصاحب کا تعلق تعلیمات سے علیحدہ کردیا گیا اور مولوی سید حسین صاحب کو معتمدی وتعلیمات کا عہدہ ملا اور مجھے اونکی مددگاری کی عزت حاصل ہوئی چونکہ مجھے مولوی صاحب کا حکم تھا کہ مین عنایت الرحمن خانصاحب سے جائزہ دفتر معتمدی صدر المہام لیکر انتظامی رپورٹ پیش ومرتب کرون اور اصلاحات خرابی موجودہ وانتظام آئندہ کے لئے تجاویز تفصیلی پیش کرون لہذا مین نے امتثالاً للامر تجاویز ذیل سرکار مین اوسوقت پیش کین اور سررشتہ تعلیمات کے انتظامات کی جدید اسکیم مرتب کی۔

اول سب سے پہلے موازنہ کی افزایش جسپر مدار انتظام تھا کیگئی یعنے دولاکھ سے پانچ لاکھ تک بڑہادیا گیا کیونکہ دنیا کے تمام ملکون سے ہماری ریاست کا خرچ تعلیم کم تھا۔

پنجاب ممالک متوسط ومغربی وشمالی بنگال بمبئی مدراس آسام برار بڑودہ میسور ترونکور

کی آمدنی وصرفہ کا پرتہ لگا کر سرکار پر ثابت کردیا گیا کہ سارے جہان سے تعلیمی حیثیت سے ہماری سلطنت گھٹی ہوئی ہے جسپر سرکار نے مجبورانہ رقم افزایش موازنہ کی منظوری دی۔ سرکار کو علاوہ نتائج حسابیہ کے بدلائل تو یہہ سمجھایا گیا کہ سرکار جو تخفیفات کرنا چاہتی ہے بدون سررشتہ تعلیم مین افزایش کئے ہوئے کچھہ تخفیف نہین کرسکتی کیونکہ تعلیم کے عام ہونیسے

ملازم و افسر کم تنخواہ پر زیادہ تر لایق میسر ہونگے جو اسوقت بیش قرار تنخواہ پر بھی دستیاب نہین ہو سکتے اہل ملک کی بوجہ تعلیم و تربیت شایستہ ہوجانیکی وجہ سے ہر ایک مد آمدنی مین افزایش و اخراجات مین کمی ہوگی مثلاً مالگزاری کی رقم بوجہ ترقی زراعت و فلاحت و ذرایع آبپاشی زیادہ ہوگی اور ترقی تجارت و صناعت سے کروڑگیری کی آمدنی بڑہجائیگی رعایا خواندہ و شایستہ ہوجانے سے خود جرایم کم ہوجاینگے اس قدر پولیس کی ضرورت نرہیگی نہ محابس کے اخراجات و حکام و محکمہ جات فوجداری کے صرفہ کی حاجت رہیگی۔ سب سے بڑہکر جو رنجش و نفاق آج رعایا و گورنمنٹ مین اسوجہ سے ترقی پذیر ہے کہ گورنمنٹ اپنی رعایا کو نالایق اور اپنے انتظامی امور مین امداد و اعانت کے ناقابل و ناکارہ خیال کرکے حقارت و نفرت کی نظر سے دیکھ رہی ہے اودہر رعایا اپنے حقوق کی پامالی و عدم حفاظت و دخیل انتظام سرکاری نہونے اور اجانب و اغیار اونپر مسلط رہنے کی وجہ سے شاکی و دلگیر مند ہے جو عین ریاست کے وہن و ضعف کا باعث ہے اسکا ارتفاع و اندفاع بدون اسکے تعلیمی ذرایع وسیع و مضبوط و مستحکم و منتظم کئے جاوین اور کچھ نہین ہے۔ الحاصل انتظام جدید مین جو بڑے بڑے انتظامی تجاویز کئے گئے تھے وہ علاوہ افزایش رقم موازنہ کے یہ تھی کہ مدارس بقدر معتدبہ بڑہائے گئے اور دیہاتی حلقہ بندی کے مدرسون سے صدر تک یعنے اونسے اعلے مدارج تعلیمیہ تک سلسلہ وار ترقی رکھی گئی تھی۔

دستکاری و صنایع و حرف کی تعلیم کیلئے طلبا کے وظایف ترغیبی تجویز ہوے تھے کہ ورکشاپ مین اطفال حدادین و نجارین کی تعلیم دیجاوے۔

۵ اور صنعتی علوم کی تعلیم کے لئے ہر ایک سلسلہ فلسفہ و ادب و دینیات

اور انکے شعبون کیلیے نامی گرامی مشہور پروفیسر اور اعلاً تعلیم کے ذرائع و وسائل تجویز ہوے تھے طلبہ کے وظایف کی کافی مقدار مقرر کیگئی تھی تاغربا بوجہ افلاس ترقی تعلیم سے محروم و باز نرہین اور انکو اکتساب تحصیل مین سہولت ہو۔ قانون سررشتہ تعلیم کی ترتیب و درستی سلسلہ کتب درسیہ کی ترتیب و درستی کتب خانہ کے اقامت کی جانب توجہ والا کی گئی تھی۔ جہانتک ممکن ہوا اصل تعلیم کے خرچ سے نگرانی کے صرفہ کو کم کیا گیا کہ وسایل مین مقصود سے زیادہ صرفہ نہو۔

یہی بڑے بڑے امور تھے جنکی جانب اسکیم مین توجہ کی گئی تھی۔

اس اسکیم و موازنہ کی منظوری ہوتے ہی میرا اور مولوی سید حسین صاحب کا تعلق سررشتہ تعلیمات سے علحدہ ہوگیا اور مولوی سید علیصاحب بلگرامی ناظم تعلیمات مقرر ہوے اور ان تجاویز کا قالب بدلدیا گیا۔ فی الحال ہماری ریاست کی تعلیمی حالت کا اندازہ معائنہ نقشہ ذیل سے بخوبی ہوسکتا ہے

(نقشہ)

نمبر ۲

اگرچہ یہہ سب کچھ ہے مگر ابتک عامہ رعایا کو اسکے اہتمام و انتظام کی نسبت اطمینان نہین اور پبلک کو سرکار و افسران سررشتہ سے بعض شکایات ہین جنکی اصلاح ضروری ہے۔ سررشتہ تعلیم نے ضرورت ملکی و فنون محتاج الیہا کا کچھ خیال نہین کیا مثل قانون و انجنیری و ڈاکٹری و اگری کالچر و ٹکنیکل اسکول و نارمل اسکول تعلیم المعلمین وغیرہم۔ مدارس کا انتظام و سامان تعلیم درست نہین نہ بقدر ضرورت مدارج نہ بقدر مدارج مدرسین نہ وہ لائق و قابل و مستعد عربی فارسی کا تو اہتمام ہی نہین و دینیات کا نام تک باقی نہین اعلا درجہ کی تعلیم کا اہتمام برابر نہین بلکہ بعض احیان اوسے خلاف اغراض گورنمنٹ خیال کیا جاتا ہے۔ اور تجویز روانگی طلبہ لندن بالتقسیم بمعرض تعطیل و تسہیل پڑی ہے۔ سلسلہ کتب درسیہ کی اصلاح چاہیئے اکثر مدارس نہ بقدر ضرورت و کفایت و حاجت موجود ہین نہ سرکار سے بقدر کفایت انتظام رقم ملتی ہے ابتک گویا یہہ اصول ہی قرار نہین پایا کہ آمدنی و محاصل ممالک محروسہ سے کتنا حصہ اس سررشتہ مین صرف کیا جاے جبتک یہہ اصول معین و مقرر نہو انتظامی حالت کی درستی محال ہے۔ لوکل سیس کی رقم سرکار شامل موازنہ تعلیمات کرکے بالا بالا بلا اطلاع بورڈ لوکل سیس خرچ کر لیتی ہے حالانکہ جو کچھ اور جسقدر رقم ابتک اسطرح صرف کرلیگئی ہے وہ قابل واپسی ہے اور بالکل خلاف اصول و خلاف دستور ہے۔

قصہ مختصر ملخص کلام یہہ ہے کہ ملک کے عدم تعلیم یافتہ ہونیکی وجہ سے باہر سے ناخواندہ و ناشایستہ ادنی درجہ کے ملازمان گورنمنٹ آف انڈیا کو بلا کر بڑی بڑی خدمتین دیجاتی ہین جو دخیل انتظام ہوکر حقوق ملک و رعایا کو محفوظ نہین رکھتے اور آپس کی سازشون اور محاسدون سے

دولت کو بدنام وبیوقار وموجب ننگ و عار کرتے ہین۔ رفتہ رفتہ جداگان کا وشون وکاوشون مین زیر بار ہوتا جاتا ہے۔ ملک کی مضبوطی وحقوق کی حفاظت وانتظام کی درستی مملکت وقوم کی عزت وآزادی صرف تعلیم پر موقوف ومنحصر ہے اور اوسیکا یہ خرابہ ہے۔

الحاصل تعلیم کی تعمیم واشاعت وترقی کے لئے اولاً ضرور ہے کہ مثل اور ممالک متمدنہ یورپ وامریکا وجاپان کے قاعدہ تعلیم جبری یعنی کمپلسری کام مین لایا جاوے اور تعلیم کے اعلا درجہ پر پہچانے کیواسطے عمدہ مدارس و مدرسین وپرفیسر مقرر ہون اور یورپ کو بھی بغرض استحصال واستکمال علوم وفنون طلبہ روانہ ہوا کرین بدون اسکے ملک مین نہ اشاعت تعلیم ہوسکتی ہے نہ ملک کو قوت وشوکت ونعمت وعزت ودولت وثروت وآبہت حاصل ہوسکتی ہے نہ کچہ درستی وانتظام مملکت وسلطنت ممکن ومتصور ہے ایسا ملک جیساکہ ہماری ریاست ہے جہان تاریکی جہالت سارے جہان پر مسلط ومحیط وساری ہے نہ امن ہوسکتا ہے نہ انتظام نہ گورنمنٹ ورعایا کے حقوق محفوظ ومصون رہ سکتے ہین۔ عوام جنکی پیروی کرتے ہین وہ یا امرا ہین یا علما وفقرا کیونکہ وہ دنیوی اور یہہ دینی پیشوا ہین ریاست نظامیہ مین یہی دونون گروہ سب سے زیادہ بے بہرہ وبے علم ہین اسلئے اولاً انکی درستی وتربیت کا خیال سب سے زیادہ ترضرور ہے کہ جب ملک کے صاحب حیثیت وصاحب دولت وثروت وذی امارت دینی ودنیوی تعلیم علم سے بہرہ ور وشائستہ ہوجائین تو اون کا دیکھا دیکھی عام رعایا بھی اس طرف توجہ کرین اور تھوڑے عرصہ مین ملک زیب وزینت پکڑجاے پس امیرون اور جاگیردارون زمیندارون ومعزز معاشدارون ومنصبدارون کی تعلیم ہر دست اولاً جبری ہوجانی چاہیے

کیونکہ جب سرکار لاکھوں روپیہ ان لوگوں کو مفت بغرض بقاے خاندانہاے قدیم دیتی ہے اور یہہ بوجہ جہلی کے اوس دولت دعزت سے منتفع نہین ہو سکتے بلکہ اوسکو ترقی دینا تو درکنار باقی بھی نہین رکھ سکتے تو کیا وجہ کہ یہہ منجانب سرکار مجبور نہ کئے جاوین اور بالجبر تعلیم نہ دی جاوے لہذا فی الحال صرف انہین معاشداران سرکاری کی تعلیم جبری کا ایک قانون منضبط ومنظور وشایع کردیا جاوے جس سے یہہ معزز فرقہ معاشداران ومساعد ملت عار ونگ جہالت کہالت وکسالت وبطالت سے بری ہو کر محلی بفضائل ومخلی عن الرزائل ہوجاوے تاکہ دولت وملک کا نہین تو اپنا ہی ذاتی مفید وسود مند بنا رہے اسلئے میری راے مین ذریعہ فرمان شاہی ضابطہ مفصلہ ذیل کا اعلان کردیا جاوے تاکہ کسیکو مجال تخلف باقی نرہے اور مقصود ومطلوب حاصل ہوجاوے اسی سبب پر اسکی پابندی لازم ومتحتم ہوگیا

ضابطہ تعلیم جبری

دفعہ ۱ ہر ایک معاشدار خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسکو لازم ومتحتم ہوگا کہ سات سے پندرہ سال کے درمیان اوسکے جتنے اطفال ہون سبکو داخل مدرسہ کرے

دفعہ ۲ مقام گلبرگہ وہنمکنڈہ واورنگ آباد مین یکیک کالج بتدریج اس غرض کیلئے مفتوح کیا جاوے مگر بالفعل چونکہ گلبرگہ مین کام شروع ہوگیا ہے وہی مدرسہ کام مین لایا جاوے اور وہین سبکی تعلیم دیجاوے کہ یہ مقام ایسا ہے کہ وسط ریل پر ہونے کی وجہ سے اطفال واون کے اولیا کے آنے جانے مین سہولت ہے وحکام رزیڈنٹ صاحب ومدار المہام وبندگانعالی وقت وموقع پر رونق افروز ہوسکتے ہین اور مستقر صوبہ ہے اور اسباب

توسیع معلومات و شایستہ صحبت و سوسائٹی و سامان تربیت عمدہ

طور پر پیدا و میسر ہے -

(۳) تحصیل زبان ملکی جہان کا وہ متوطن ہو اردو عربی و انگریزی

دونون مین سے ایک مستقلاً دو سرے تبعاً حساب و سیاق و سباق

مساحت اصول اخلاق قانون اصول صحت و صفائی زراعت فلاحت

تاریخ و جغرافیہ سکھائے جاوینگے -

(۴) کسی معاشدار کی اولاد کو اپنی موروثی جایدادون کے قبضہ و انتظام

کا حق نہوگا جبتک کہ کالج مذکورسے سند لیاقت حاصل نہ کرلے -

(۵) کوئی معاشدار حضوری کالج سے مستثنیٰ نہوگا الا بصورتیکہ خاص

سخت مریض ہو غیر مستطیع ہو اور کالج سے بھی اوسکی امداد و اعانت

نہوسکتی ہو - اسصورت مین ضلع کے مدرسہ مین یا کسی اور مقامی مدرسہ مین شریک

ہونا اور اپنی تعلیم کا پورا اطمینان پرنسپل کالج کو دلانا پڑیگا یا کوئی

خاص ضرورت مذہبی یا خانگی مجبوری اور اولیاء اطفال منتظمین کالج کا اطمینان پورے طور

پر تعلیم و ضرورت لاحقہ کی طرف سے کردین -

(۶) درصورت تخلف قاعدہ حاضری معاشہائے متعلقہ کا تعلق اوٹھا دیا جایگا اور انتظام

سرکاری مین لے لیئے جاوین گے -

(۷) درصورت غفلت از حاضری مدرسہ پہلی مرتبہ سیکڑہ پانچ روپیہ دوسری بار سیکڑہ دس روپیہ تیسری بار

سیکڑہ تیس روپیہ جرمانہ کیا جاویگا - اسکے بعد بجرم خلاف ورزی حکم سرکاری قانون مصدرہ کے بموجب

بتعلقہ حاشکی سزا اون طلبہ سے متعلق ہوگی جنکے والدین و اولیاء نہون ورنہ ایسے طلبہ جو زد

سے اوسوقتتک رہا کئے جاوینگے جبتک کہ اونکی چال چلن کی نسبت پرنسپل یا مجلس انتظامی کو پورا

(۸) فی الحال جسقدر معاشدار جیسے بلحاظ سن و سال و استعداد فطری

ویسی استکمال و استحصال حساب وکتاب و قانون کے سیکھنے پر مجبور ہونگے کہ ضروری انتظامی لیاقت اپنی معاشون کے سنبھالنے کی حاصل کرین ورنہ اون کی معاشین متعلق کورٹ ہونگی۔

ف ۹ جتنے وارڈ اسوقت متعلق کورٹ ہین اونکی تعلیم و تربیت کا تعلق کالج و مجلس انتظامی کالج سے ہوگا۔

ف ۱۰ کالج کی پا ئماری و نفع دائمی معاشدارون کے لئے حسب درخواست اطفال سرداران تمامی معاشداران ممالک محروسہ سے ایک حصہ آمدنی کا جو مجلس انتظامی تجویز کرے یکمشت و یکبارگی ایک سرمایہ جمع کیا جائیگا اور سرکار سے بقدر نفع و آمدنی فیس امدادی وظیفہ ملیگا اور محصول مقامی کا جس قدر روپیہ مد تعلیم کی بابت لیلیا گیا ہے وہ بھی واپس عطا ہوگا۔ اور آیندہ جو معاشین بوجہ لاوارثی یا اور کسی جرم سرکاری مین خالصہ ہون وہ اسی کے اوقاف مستمرہ مین شمار و داخل ہون گی جیسا کہ بعض ممالک یورپ مین کیا گیا ہے تا اسکی شاخین دوسری اسمات مین بمقامات مناسبہ قایم کیے جائین اور سرکاری خزانہ پر کچھ بوجھ نہ پڑے اور آسانی سے تدریجاً تعلیم و اوسکے مصارف مین ترقی روزافزون ہوتی جاے۔

ف ۱۱ اس سرمایہ کی نگرانی ایک خاص مجلس کے سپرد کی جاویگی جو معاشدارون و مقامی عہدہ دارون کی شرکت سے منعقد ہوگی جس کے پریسیڈنٹ نواب وقار الامرا بہادر اور وایس پریسیڈنٹ نواب فخرالملک بہادر بخشیہ پائیگاہ و جاگیرداری کے مقرر ہونگے مگر سرمایہ معاشدارونکے ہی ہاتھ مین رہیگا عہدہ دار صرف راے دینے کے مجاز ہونگے اور محض نگرانی کرینگے اسکے اعزازی ممبر دارکان دفتر مال و دفتر دیوانی و اسلے اور مغزز

ستان والے مثل گدوال - امرچنتہ - ہنپرتی - جٹپول - گرگنٹہ - شوراپور - وناساین پور - اناگندی ہون گے -

۱۳ مجلس انتظامی ہرایک صوبہ کے جاگیردار وزمیندار ومعززانعامدار ورسوم و یومیہ دار ومقطعہ دار ونکی مفصل فہرستین بغرض طلبی اطفال وتحصیل چندہ وغیرہ امورانتظامی افسران اذدامی واضلاع سے طلب کرکے ایک مفصل مکمل رجسٹر مرتب - رکھینگے جس سے معاشندارون کی تعداد اونکی آمدنی وجایداد کا حال پورے طورپر دریافت ومعلوم ہوسکے -

۱۴ اسکی سرپرستی خاص حضور پرنور بندگان عالی کے متعلق رہیگی اور بنابشا مدار المہام مثل سالارانتظام کے احکام جاری فرماوینگے -

۱۴ جو وارڈ کہ اس کالج کے متعلق رہنگے تعلیمی زمانہ تک پرنسپل کالج سے اور کورٹ سے اون کا واسطہ رہیگا اور جوکچھ اوسکی بابتہ انتظام کیاجاویگا یاکرنا مقصود ہوگا وہ بشرکت راے پرنسپل یا مجلس انتظامی ہوگا -

اور وارڈ بھی اپنی درخواستین مجلس انتظامی یا پرنسپل کالج کے پاس پیش کریگا -

۱۵ کالج کی سرٹیفکٹ پرکورٹ کوکچھ عذر نہوگا کہ اوس کی جایداد اوسکے قبضہ اقتدار وانتظام مین دے -

تمت

تخته نمبر ۳

حصہ اول برٹش امپیر یعنی سلطنت برطانیہ

مشتمل بر
ممالک متحدہ برطانیہ بزرگ و ایرلینڈ و انڈیا یعنی ہندوستان و کالونیز یعنی نوآبادیہاے برطانیہ و ممالک زیر نگرانی و تحت

شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱)	انگلینڈ و ویلز	۵۸۱۸۶	۲۹۰۰۳۳۴۶	پونڈ ۹۰۹۹۴۷۸۵	۱۹۶۵۶	

قبول کرنے سے انکار کیا طلبہ بلا فیس کی تعداد ۳۸۸۰۷۲۲ تھی اور طلبہ فیس دہندہ کی تعداد ۱۱۲۶۳۵۷ تھی چنانچہ اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ لنکشائر کے مدارس مین ۶۷۵ سے ۱۷۰۴۸ تک طلبہ کی تعداد بڑہگئی اور سیونگ بیانک مدارس کی زیادتی ۲۶۲۹ سے ۳۸۳۶ تک ہوگئی ان سالونمین کل طلبہ کی تعداد حسب ذیل تھی - ۵۰۴۶۱۶۳

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
مدرسہ ابتدائی مین ۳ سے ۵ اسا لگی کے بچے تک ۱۰ شلنگ امداد کے طور پہ سرکار سے دیتے ہین۔ تعلیم ابتدائی جبری۔ یونیورسٹیان چار ہین۔ کالج ۵۴۔ کالج نسوان ۷۔ ٹیکنیکل ۱۔ مدرسہ ابتدائی ۱۹۵۳۵ نارمل اسکول ۴۴۔ اور تعلیم مفت ۱۸۷۰ء کے آکٹ کی رو سے یہہ حکم ہوا کہ ۵ سے ۱۳ سا لگی کے بچے کو ہر ایک ضلع کے اسکول مین مکان مفت دیا جاوے ۲۲۹۸		پونڈ ۲۶۱۷۵۵۰		۴۲۲۸۶۲۴۷

صرف ۱۸۲ مدرسون [illegible]

[illegible] ۱۵۱۶۰ [illegible]

[illegible] ۱۸۹۲ء [illegible]

[illegible] ۱۸۹۱ء [illegible]

[illegible] ۲۸۲ [illegible]

ش	نام ملک	رقبہ بحساب میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بہ نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲)	اسکاٹ لینڈ	۲۹۷۸۵	۸۶۳۳۷۵۱	۲۰۶۳۳۴۵۱ یک ارب [illegible] [illegible] [illegible] روپیہ سالی	۳۱۶۲	
(۳)	ایرلینڈ	۳۲۵۸۳	۴۶۴۲۵۳۲		۹۸۶۲	
	میزان					
(۴)	انڈیا یعنی ہندوستان	۱۵۶۰۱۵۹	۲۸۶۲۲۴۴۳۱	روپیہ ۸۸۳۶۷۹۰۰ [illegible] کرور [illegible] [illegible]	۱۳۸۳۵۰	

برٹش پروونسز آف انڈیا یعنی صوبجات برطانیہ ہندوستان

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
تعلیم ابتدائی جبری اور مفت ۵ سے ۱۴ برس تک - یونیورسٹیاں ۳ کالج ۴ - کالج نسوان ۱ - ہائی اسکول ۳۴ - مدرسہ ابتدائی ۳۱۰۵ - مدل اسکول ۷		پونڈ ۹۸۹۳۲۶		۵۵۰۰۰
	[illegible]			
یونیورسٹی ۵ - کالج ۱۳۹ - سکنڈری اسکول ۵۵۲۵ ۴ - لڑکیوں کے واسطے اور ۴۶۰ واسطے لڑکیوں کے - مدرسہ ابتدائی ۸۴۵۰۰ واسطے لڑکوں کے اور ۴۶۰۲ واسطے لڑکیوں کے -		۴۸۶۵۸۳۴ یک کرور ... [illegible] روپلیہ ۲۱۹۷۰۵۷۰		۷۱۵۲۱۴ ۳۶۹۸۳۹۱
	۵۱۸ - مدرسے ... ۸۶۹ ... واسطے لڑکوں	کے اور ۳۳۲ ... واسطے	لڑکیوں کے	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۵)	اجمیر	۲۷۱۱	۵۴۲۳۵۸	پونڈ ۹۵۸۴۳	۱۳۹	
				بیس ممبر مجلس [illegible]	اور ایجنٹ گورنر جنرل	ویسراے ممبر مجلس [illegible]
(۶)	آسام	۴۹۰۱۴	۵۴-۶۸۳۳	پونڈ ۸۲۰۵۴۰ یک کرور [illegible]	۱۳۸۷	
(۷)	بنگال	۱۵۱۵۴۳	۷۱۳۴۶۹۸۷	۱۳۳۴۲۰۹۶	۷۰۰۵۹	
(۸)	برار	۱۷۷۱۸	۲۸۹۷۴۹۱	۹۸۷۷۲۴۳	۱۳۱۴	
(۹)	بمبئی	۷۷۲۷۵	۱۵۹۸۵۳۷۰	۱۱۴۴۴۴۶۳۳	۹۳۹۴	
(۱۰)	سندھ	۴۷۷۸۹	۲۸۷۱۷۷۴	پونڈ ۸۰۹۳۱۱ یک کرور [illegible]	۳۴۰	
	عدن	۸۰	۴۴۰۷۹	پونڈ ۱۰-۶۰		

طلبہ	اوسط طلبہ بر نفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ بر آمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۳
۵۴۱۷				میو کالج ۱۸۷۵ء مین قایم ہوا اسکے اخراجات کچھہ تو سات لاکھہ روپیہ کے سود سے جو دیسی رئیسون نے چندہ دیا تھا اور کچھہ سرکاری سالانہ امداد سے چلتے ہین کالج مذکور صرف امرا اور شہزادون کی تعلیم کی غرض سے قایم کیا گیا ہے تعلیم
	یوروپین خیالات پر مبنی ہے اور جسمی اور مارل تربیت کا بھی خیال رکھا گیا ہے کالج کی کونسل کے ممبر جمیع رؤسائے راجپوتانہ اور انکی ریاستون کے پولیٹیکل ایجنٹ ہین۔			
۵۶۴۳۴		۳۱۱۰۹۵ [illegible]		سررشتہ تعلیمات کی آمدنی ۳۲۱۵ [illegible] ہے منجملہ طلبہ کے ۵۴۷۵۸ لڑکے اور ۱۶۷۶ لڑکیان ہین۔
۱۴۴۲۸۷۱		۵۵۵۴۲۹۵		
۵۱۳۳۹		۴۶۱۸۵۳		
۵۵۳۱۴۳		۴۶۹۶۵۱۶		
۲۹۶۱۴				جب سے انگریزی عملداری ہوئی تعلیم ترقی پذیر ہے مسلمان رعایا تعلیم کیطرف بہت کم توجہ کرتے ہین اور عورتون کو تو عین جہالت مین رکھتے ہین۔

شمار	نام ملک	رقبہ بکسر میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۲)	برہمای بالا	۸۳۴۷۳	۲۹۴۶۹۳۳	پونڈ ۲۹۹۵۸۰ [illegible]	۳۰۱۲	
(۱۳)	برہمای پایین	۸۷۹۵۷	۴۶۵۸۶۲۷			
(۱۴)	سنٹرل پروونسز یعنی صوبجات وسطی	۸۶۵۰۱	۱۰۷۸۴۲۹۴	۱۳۴۲۲۰۳ [illegible]	۱۸۲۴	
(۱۵)	کورگ	۱۵۸۳	۱۷۳۰۵۵	۷۰۶۹۶	۱۰۴	

کے لئے اون عزیزون نے نہایت دریادلی سے چندہ کرکے ایک کافی کا باغ آباد کیا جو سولہ سال کے لئے ۶ ہزار روپیہ اجارہ کو دیا گیا۔ اس نہج سے مدرسہ مستقل و مستقیم ہو گیا ہے اور ساٹھ طلبہ کی تعلیم اور خوراک کی گنجائش رکھتا ہے مدارس کی سالانہ آمدنی از رو فیس کے دو سو بیس پونڈ ہے

شمار	نام ملک	رقبہ بکسر میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
(۱۶)	مدراس	۱۴۱۱۸۹	۳۵۶۳۰۴۴۰	۹۹۷۸۲۳۹۰۰	۲۴۴۲۶	
(۱۷)	نارت وسٹ پروونسز یعنی صوبجات غربی و شمالی و اودہ	۸۳۲۸۶	۳۴۲۵۴۲۵۴	۴۴۷۲۰۲۲۶ [illegible]	۵۰۷۸	
(۱۸)	اودہ	۲۴۲۱۷	۱۲۶۵۰۸۳۱		۱۴۵۵	
(۱۹)	پنجاب	۱۱۰۶۶۷	۲۰۸۶۰۸۴۷	۳۳۸۸۶۸۱۸	۲۲۷۱	

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
۲۱۵۲۳۷ لڑکے ۳۱۵۵۷ لڑکیاں اور مدرسوں کی آمدنی ۴۰۰۷۴ پونڈ ہے۔		۳۲۴۰۳ [illegible]		۴۴۴۳۹۴
		۷۹۴۰۲۴ [illegible]		۱۰۷۳۵۷
جب سے کہ حکومت برٹش کے ہاتھ میں آئی ہے اہل گرگ نے متواتر گورنمنٹ کی خدمت میں تعلیم کے لیے درخواستیں گذرانی ہیں گو گرگ ایک نہایت زرکیا قوم ہے اور اپنی اولاد کو انگریزی تعلیم دینے کی از حد مشتاق و خواستگار ہے		۲۲۴۹		۴۷۹۹
	عربی فارسی ... سے مروج ہیں / گورنمنٹ کو ... / جس میں ... / اسکندریہ کے ... / اسکول سرکاری میں بھی ہیں			اور اس اسکول کے علاوہ
		۳۹۴۵۱۱۷		۵۱۴۰۸۵
		۲۷۱۴۰۱۸		۳۱۷۴۷۵
مسلمان جنکی تعداد ۱۲ فیصدی ہے، سیکڑا ۲۲ زیر تعلیم ہیں				۲۰۴۳۷
		۱۵۹۴۵۰۷۲		۱۴۰۹۰۱

نمبر	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	آمدنی	فوج	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۰)	کوئٹہ وغیرہ	۲۸۱۲	۸۰۰۱۸۹			
(۳۱)	انڈامنز	۱۷۶۰	۱۵۶۰۹	پاونڈ ۷۳۰۱ [illegible]		

نیٹو اسٹیٹس یعنی دیسی ریاستیں

(۳۲)	حیدرآباد	۸۲۶۹۸	۱۱۵۳۷۰۴۰	۵۴۲۵۹۷۰۰ [illegible]	۵۸۶	۱۵۵
(۳۳)	بڑودہ	۸۵۷۰	۲۴۱۵۳۹۶	روپیہ ۱۳۳۵۰۰۰۰ [illegible]	۱۹۲	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۴۲۵۹۰		۶۳۷۵۰۶ لے لاکھ مولع محام		(see sub-table below)
۱۸۳۴		پونڈ ۶۰۶۳۱ دو لاکھ صحالہ		دو دو آنہ تین مرتبہ غیر حاضری کی بعد دو روپیہ جرمانہ اور جائداد منقولہ سے وصول کیا جائیگا سن تعلیم جبری لڑکون کے لیے ۷ سے ۱۲ تک اور لڑکیون کے لیے ۷ سے ۱۰ سال تک سن ۱۸۸۰ء ۱۸۸۱ء کی رو سے یہ خانہ پری کی
بڑی بھاری قوم [illegible] ہے	سرکاری زبان [illegible] اردو [illegible] / کالج اور [illegible] مدرسہ	[illegible] / مدارس [illegible]	ملکی [illegible]	

مدارس	مدرسین	طلبہ	صرفہ
(۱) ابتدائی ۳۵۲	۸۴۹	۲۵۹۳۷	۱۵۲۷۲۳
(۲) وسطی ۳۱	۳۰۶	۴۳۲۷	۹۸۴۰۸
(۳) اعلیٰ مدارس ۸	۸۹	۱۰۰۹	۸۴۴۱۱
(۴) خاص مدارس ۱۸	۵۴	۲۹۰	۱۰۲۱۵۸
(۵) امداد کے مدارس ۱۳۳/۵۳۲	۱۳۳/۱۳۳۱		۵۵۰۸۷/۹۶۴۷۹۷
(۶) خانگی مدارس ۳۰۱۹/۳۵۵۱	۲۰۱۶/۳۳۵۰		۱۸۴۷۰۹/۲۴۹۵۰۶

[illegible]	نام ریاست	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۴)	میسور	۲۷۹۳۶	۴۹۴۳۶۰۲	۱۴۲۳۰۴۷۳	۲۷۲۳	
(۲۵)	کشمیر	۸۰۹۰۰	۲۵۴۳۹۵۲	۸۰۷۵۷۸		
(۲۶)	اودے پور	۱۲۸۶۱	۱۸۴۴۳۶۰	۲۶۴۶۹۱		
(۲۷)	جودھپور	۳۷۴۴۵	۲۵۳۱۷۲۷	پونڈ ۴۰۰۰۰۹ معہ [illegible]		
(۲۸)	بیکانیر	۲۳۳۰۹۰	۸۳۱۹۵۵	۱۲۵۰۰۰		
(۲۹)	جیپور	۱۵۳۴۹	۲۸۳۲۲۷۶	۴۹۵۸۷۷	۴۷۰	
(۳۰)	۱۸۸۱ بھرت پور	۱۹۷۴	۶۴۵۵۴۰	روپیہ ۲۸۰۰۰۰۱	۲۲۸	
(۳۱)	۳۰۳ ڈھول پور	۱۲۰۰ ۱۱۵۶	۲۷۹۸۹۰	۱۱۰۵۷۴	۸	
(۳۲)	۳۰۵ الور	۳۰۵۱	۷۹۷۷۸۶	۲۳۲۴۳۱		
(۳۳)	جھلاوار	۳۰۴۳	۳۴۳۳۶۰۱	پونڈ ۱۵ ۴۵۲۴ [illegible]	۲۲	
(۳۴)	ٹونک	۳۸۳۹	۳۸۰۰۶۹	پونڈ ۱۲۹۵۲۲ [illegible]		

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
		۹۰۳ ۳۱	۱/۲۸	۱۳۳۹
جودھپور مین اعلی قسم کی تعلیم نہین ہوتی ایک بڑا حصہ آبادی کا ہندی لکھہ پڑہ سکتا ہے جسمین اعلی خاندان کی عورتین بھی شامل ہین ان عورات کا لکھہ پڑہ لینا اس بات مین بطور ایک عجوبہ کے ہے پایۂ تخت	ہین بڑے مدرسے ہین۔ یہی ہین اور ایک بڑا حصہ اور عوام کے لئے مدارس ہین مدرسون مین ہین کی اور دوسرے علاقہ اور بعض خاندانی لڑکون کے لئے اسکے علاوہ لڑکون اور ہین وہ مدارس ہین			
				۱۰۶۷۲
				۴۴۷
متعدد مدرسے ہین بالفعل تعلیم اچھی نہین ہوتی لیکن نسبتہً ترقی بھی ہو رہی ہے۔				۱۱۳۹
	۱۳۸۵۲۶			

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۵)	کوٹہ	۳۸۰۳	۵۲۶۲۶۷	پونڈ ۲۹۴۱۹۷		
(۳۶)	۱۸۸۱-۲ اندور	۹۶۲۵	۱۰۶۹۹۹۰	۷۰۴۴۴۰	۱۰۰	
(۳۷)	دیوان	۱۳۶۰۹	۱۵۰۸۹۴۳	پونڈ ۱۱۱۲۵۸		
(۳۸)	بہوپال	۰۹۵۰	۹۵۴۹۰۱	۴۰۰۰۰۰ ر		
(۳۹)	گوالیار	۲۵۸۵۵	۳۳۷۸۷۷۴	پونڈ ۶۳۰۰۰۰		
(۴۰)	کچہ	۶۵۰۰	۵۵۸۴۱۵	پونڈ ۱۶۰۳۰۵	۸۶	
(۴۱)	کولاپور	۲۸۱۶	۹۱۳۱۳۱	پونڈ ۲۳۱۹۰۶	۱۷۵	
	خیرپور	۶۱۰۹	۱۳۱۹۳۷	پونڈ ۴۰۲۵۰	۶	
(۴۲)	ٹراونکور	۶۷۳۰	۲۵۵۷۷۳۶	پونڈ ۶۲۲۵۴	۶۹۴	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۱۰				گورنمنٹ کو تعلیم کا خیال ہی نہین اور نہ کوئی سرکاری مدرسہ قایم ہے دیہات مین گرو پڑھاتے ہین اور بنیون کے لڑکون کو ملی قدر ضرورت حساب ورلکھنا سکھاتے ہین۔
۴۹۴۳		۴۴۱۰ [illegible]		
۵۰۲ لڑکے ۹۱۳ لڑکیان				تعلیم ترقی پذیر ہے۔
۱۰۴۱۵		۸۰۰۰ [illegible]		راجہ رام کالج مین سات رئیس زادے تعلیم پاتے ہین۔
۳۴۰				فارسی ملا پڑھاتے ہین اور بچون کے والدین سے ہفتہ وار فیس فی لڑکا ایک پیسہ لیتے ہین
۳۵۳۲۸	[illegible]	۱۰۰۰ [illegible]	[illegible]	۶۹۴ سرکاری ۔ بہت سے امدادی اور عیسائی مدارس مین تعلیم کمال درجہ ترقی پذیر ہے ہر سال بیسیون نئے مدارس قایم ہوتے ہین اور سیکڑون لڑکے داخل ہوتے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۴۴)	کوچین	۱۳۶۲	۷۲۲۹۰۶	پونڈ ۱۴۴۹۲۱	۱۴	
(۴۵)	باستر	۱۳۰۶۲	۳۱۰۸۱۴	۹۵۱۰۰		
(۴۶)	کوچ بہار	۱۳۰۷	۵۰۸۱۶۳	پونڈ ۱۳۴۴۰	۱۸۷۴ / ۲۴۵	
(۴۷)	بل چڑہ	۴۰۸۶	۱۳۷۴۴۲	پونڈ ۷۵۰۰۰		
(۴۸)	رامپور	۹۴۵	۵۵۱۲۴۹	پونڈ ۱۵۸۶۵۷	۱۶۲	
				[illegible]		
(۴۹)	گڑہ وال	۴۱۶۴	۲۴۲۴۲	پونڈ ۸۰۰۰		
(۵۰)	پٹیالہ	۵۹۵۱	۱۵۸۳۵۲۱	۳۶۸۹۵۶		
(۵۱)	بہاولپور	۱۰۲۸۵	۶۵۰۰۴۲	۱۶۰۰۰۰۰		
(۵۲)	جیند	۱۲۶۱	۲۸۴۵۶۰	۷۰۰۰۰		
(۵۳)	نابھہ	۹۳۶	۲۸۲۷۵۶	پونڈ ۶۵۰۰۰		
(۵۴)	کپورتھلہ	۵۹۸	۲۹۹۶۹۰	پونڈ ۱۶۰۹۰۰		
(۵۵)	منڈی	۱۱۳۱	۱۶۶۹۲۳	۳۶۰۰۰	۱	

طلبہ	اوسط طلبہ بر نفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ بر آمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
		۳۶۴۶		تعلیم کو بہت ترقی ہے۔
۶۴۵۵				تعلیم کو بہت ترقی ہے۔
۱۳۶۴				مدارس سرکاری ۱۰۔ طلبہ ۳۱۲۔ مدارس خانگی ۱۵۲۔ طلبہ ۱۰۴۸۔ رامپور مذہبی تعلیم کے لیے مشہور ہے بہت سے طالبعلم بنگالہ۔ افغانستان اور ہزارہ سے بارادہ تحصیل علم رامپور آتے ہین ان لوگون سے فیس تعلیم نہین لیجاتی بلکہ اگرچہ مساجد مین رہین تو انکو پڑوس خوراک پہنچاتے ہین اور خیرات بھی ملتی ہے۔ وہان کا یہہ دستور ہے کہ ہر محلہ کی مسجد مین محلے کے ہر ایک گہر سے کہانا آتا ہے اور طلبا آپس مین بانٹ کہاتے ہین وربکفایت سبکو روٹی ملتی ہے کوئی ننگا بہوکا نہین رہتا

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ بحساب میل مربع	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۵۶)	سرمور ناہن	۱۱۰۸	۱۲۴۱۳۴	پونڈ ۲۱۰۰۰۰		
(۵۷)	مالیر کوٹلہ	۱۶۲	۷۵۷۵۵	پونڈ ۳۱۴۰۰۰		
(۵۸)	فرید کوٹ	۶۴۳	۱۱۵۰۴۰	پونڈ ۳۰۰۰۰۰		
(۵۹)	چمبہ	۳۱۲۶	۱۲۴۰۳۳	۲۴۰۰۰		
(۶۰)	سوکیت	۴۰۴	۵۲۴۰۳	پونڈ ۷۵۰۰۰		
(۶۱)	کلسیہ	۱۶۹	۶۸۶۳۳	پونڈ ۱۵۹۰۰		

کالونیز یعنے نوآبادیان یورپ مین

(۶۲)	جبرالٹر یعنی جبل الطارق	۱ ۹/۱۰	۲۵۸۶۹	پونڈر ۶۱۱۳۶	۱۴	
(۶۳)	مالٹا	۹۵	۱۶۵۰۴۲	پونڈر ۲۷۵۱۲۵	۹۰	

ایشیا مین

(۶۴)	عدن وپیرم اراضی شمالی وسقوطرہ	۸۵	۴۱۹۱۰	روپیہ کلدار ۱۸۴۳۰۳ [illegible]		
(۶۵)	جزایر بحرین	۲۷۶	۸۰۰۰			

[illegible]	تعداد طالبعلم لڑکیاں	[illegible]	[illegible]	کیفیت
٨	٩	١٠	١١	١٢
٣٢٠٩ ١١٢٣٦		پونڈ ١٦٠٠ پونڈ ١٨١٦٣		ایک یونیورسٹی ہے اور دو سکنڈری اسکول ہیں اور ایک مدرسہ حکمت ہے۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ میل مربع	آبادی	آمدنی	مدارس	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۶۶)	بورنیو (برطانیہ)	۳۱۱۰۶	۱۷۵۰۰۰	ڈالر ۴۱۷۰۲۸	۲	
(۶۷)	سیلون	۲۵۳۶۴	۳۰۰۸۴۶۶	روپیہ ۱۴۹۶۲۷۱۰ [illegible]	۴۰۷۳	
(۶۸)	سیپرس	۳۵۸۴	۲۰۹۲۸۶	پونڈ ۲۱۷۱۶۲ [illegible]	۳۸۱	
(۶۹)	ہانگ کانگ	۲۹	۲۲۱۴۴۱	ڈالر ۱۹۵۵۸۸۱۵ [illegible]	۲۲۸	
(۷۰)	بلوچستان	۲۳۷۵۰۰	۵۰۰۰۰۰	روپیہ کلدار ۵۰۰۰۰۰		
(۷۱)	سکم	۳۵۰۰	۸۰۰۰	روپیہ کلدار ۳۳۰۵		
(۷۲)	جزائر انڈامن و نکاباد	۳۳۹۴	۲۴۵۸۵			

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
تعلیم ... سرکاری مدد ... [illegible] مدرسہ سرکاری ۳۳۴ امدادی ۹۶۱ مدرسہ خانگی ۵۴۳۰ مدرسہ ... ۱۱ مدرسہ ... ۱۰		۵۰۸۱۸۹ ۵ لاکھ ۸ ہزار		۱۵۳۸۸۴۴
تمام مدارس (۸۵۰) مع طلبہ (۱۰۹۴۴) اور مدارس اہل اسلام (۱۰۳۰) مع طلبہ (۳۵۹۴)		۸۵۰ لاکھ ...		۱۳۵۴۸
مدرسہ خانگی ۱۰۶ مدرسہ نگرانی سرکاری ۱۱۷ باقی مدرسہ کوتوالی اور قیدی اوگون ... ہیں مشہور رقبہ ۵۱۰۵ مربع میل ہے اور ... ... سے کچھ زیادہ محسوب ... ہیں		۹۰۳۵۹ لاکھ ... ۱۵ /		۱۰۱۳۶

نمبر	نام ملک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۷۳)	جزایر لکاڈیف		۱۴۴۴۰			
(۷۴)	جزیرہ کمران	۷۵				
(۷۵)	لابیان	۳۰½	۵۸۵۳	پونڈ ۹۴۳۸		
(۷۶)	اسٹریٹ سٹلمنٹ سنگاپور۔ پنانگ اور ملاکا۔	۵۸۳	۵۱۲۳۴۲	ڈالر ۳۸۴۶۵۹۳ [illegible] حال	۲۰۱	

آفریقہ میں

نمبر	نام ملک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۷۷)	جزیرہ اسنشن	۳۵	۳۶۰			
(۷۸)	لبسوٹولینڈ	۱۱۷۴۵	۲۱۸۹۰۲	پونڈ ۸۱۷۸۴ [illegible]	۱۱۵	
(۷۹)	بیچوانا لینڈ	۱۷۰۰۰	۶۰۳۷۶	پونڈ ۱۶۴۳۰۰		
(۸۰)	کیپ آف گڈ ہوپ	۲۲۱۳۱۱	۱۵۲۷۲۲۴	پونڈ ۵۵۵۷۰۱۹		

شرقی آفریقہ برطانیہ میں

طالب علم	اوسط طالبعلم فی کس	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالبعلم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				چودہ جزایر مین سے نو جزیرے آباد ہین۔ ساتٹ گانوں ہین جنمین ماہی گیر رہتے ہین اور عمدہ بندرگاہ ہے۔
۱۱۳۳۴		ڈالر ۱۰۱۴۳۵ للعہ بعاصہ حالی		مدرسہ سرکاری انگریزی ۷ امدادی ۳۹ مدرسہ ابتدائی واسطے لڑکوں اور لڑکیوں کے ۱۶۵
۶۹۳۲		پاونڈس ۳۴۹۱ بحالہ عہ		(۲) گورنمنٹ سکول ہین اور چند مدارس صنعت وحرفت ہین اور کل تعداد مدارس مین سے اکثر مشنری سکول ہین۔
۷۸۴۸۱				ایک یونیورسٹی اور چار کالج ہین۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۸۱)	مرسے شنر	۷۰۵	۳۶۱۹۵۵	روپیہ گلڈر ۶۵۹۵۲۵۱ [illegible]	۱۵۵	
(۸۲)	نطال	۳۰۷۲۰	۵۲۳۹۴۳	پونڈ ۱۱۸، ۱۲۳۹۳ [illegible]	۱۲۳	
(۸۳)	ممالک سنگر	۵۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰	پونڈ ۳۲۵۰۰۰ [illegible]		
(۸۴)	آئیل ریورس پروڈکٹیس					
(۸۵)	سینیسہ ایشیا	۸۷	۳۱۱۶	پونڈ ۹۸۶۴ [illegible]	۱۱	

کیفیت	اوسط خرچ فی طالب علم	اخراجات تعلیم	اوسط طالب علم فی مدرسہ	طلبا
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
ایک شاہی کالج ہے اور چند شاہی مدارس ہین۔		۸۵۳۳۵۲ [illegible]		۱۷۵۱۷
مدرسہ سرکاری ابتدائی - ۱۳ ایضاً ہائی اسکول ۳ خانگی مدارس - ۱۰۹ اور ایک نمایش ہے جو ہر چوتھے سال مین ہوتی ہے جسکا سالانہ خرچ ۱۵۰ پونڈ ہے۔		پونڈ ۳۴۱۸۸ [illegible]		۸۱۳۹
۱۸۸۹ء مین جماعت تجار آفریقی کے ہمراہ یہان کے تاجر ملگئے۔				
کل مدارس مین سے چار مدارس کو گورنمنٹ سے (۳۵۴) پونڈس ملتے ہین۔		پونڈس ۳۵۴ [illegible]		۸۲۲

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۸۶)	ٹرسٹن دی اکوناہ		۵۰			

نوآبادیہائے غربی آفریقہ

(۸۷)	گولڈ کوسٹ	۱۵۰۰۰	۱۹۰۵۰۰۰	پونڈ ۳۵۳۰۱۷ [illegible]		
(۸۸)	لاگوس و یروبا	۲۱۱۴۱	۳۱۰۰۰۰۰	پونڈ ۴۷۷۸۹۳۳ [illegible]	۳۴	
(۸۹)	گام بیا	۲۷۰۰	۵۰۰۰۰	پونڈ ۵۶۴۱۵ [illegible]	۱۲	
(۹۰)	سیرالیونی مع جزیرہ شربرو	۱۵۰۰۰	۱۸۰۰۰۰	پونڈ ۱۵۹۸۶۸ [illegible]	۸۸	

مسلمان	[illegible]	اخراجات تعلیم	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				بہت مختصر آبادی ہے سنیٹ ہلینا کے تباہ شدہ لوگ یہاں آ بسے ہیں۔
۵۰۰۰		پونڈ ۱۴۳۳ [illegible]		مدارس ابتدائی سرکاری ہیں سواحل اکرا و کیپ پر تعلیم علمای مذہبی کے تفویض ہے جنہیں سے رومن کیتھولک و وسلین اور جرمن مشن متکفل تعلیم ہیں
۲۵۰۰				تعداد طلبہ مخصوص پروٹسٹنٹ ہے مدارس اسلامیہ ان سے خارج ہیں۔
۹۷۶		پونڈ ۲۷۶ [illegible]		رقم امدادی سرکاری درج کیگئی ہے۔
۱۰۵۰۰		پونڈ ۸۵۱ [illegible]		مدارس ابتدائی - (۱۸) ہائی اسکول (۶) کالج (۱)

شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۹۱)	زام بزیا	۷۵۰۰۰	۳۰۰۰۰۰۰	۷۰۰۰ پونڈ [illegible]		
(۹۲)	زنجبار و پمبا	۹۸۵	۱۱۵۰۰۰	۹۶۹۹۳۶ پونڈ یک کرور [illegible]		
(۹۳)	زولولینڈ و ٹنگالینڈ	۳۳۱۲۰	۱۸۰۰۰۰	۴۰۰۸۰ پونڈ [illegible]	۱۸	

امریکین

شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
(۹۴)	برموڈاس	۲۰	۱۵۱۲۳	۳۳۵۳۱ پونڈ دو لاکھ [illegible]	۴۷	
(۹۵)	کیانڈا	۳۳۱۵۶۴۷	۴۸۳۳۲۳۹	۳۶۶۵۵۵۰۰۰ ڈالر [illegible] کرور [illegible]	۱۶۶۶۵/	

سنہ	تعداد مدارس [illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
٨	٩	١٠	١١	١٢
٢٩ء				
١٨٧٠		پونڈ ١٦٥٠ لہ سالانہ		یہ رقم صرف (٢٣) مدارس کو دیجاتی ہے منجملہ جمیع مدارس کے۔
١٠٠٠٠٠٠		ڈالر ١٠٠٠٠٠٠٠ لاکھ سالانہ ١٠٫٨٫١٨		تعلیم جبری لیکن برائے نام۔ یونیورسٹی (١٦) کالج (٢٨) مدرسہ ابتدائی (١٥٥٢٢) اور ہائی سکول (١٠٨٩)

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۹۶)	جزایر فاک لینڈ	۷۵۰۰	۱۷۷۹	پونڈ ۱۱۵۵۱ [illegible]	۵	
(۹۷)	گیانا (برطانیہ)	۱۰۹۰۰۰	۲۸۸۳۲۸	پونڈ ۵۹۰۲۰۱ [illegible]	۱۸۱	
(۹۸)	ہانڈوراس برطانیہ	۷۵۶۲	۳۱۴۷۱	ڈالر ۳۵۷۶۳۴	۳۵	
(۹۹)	نیوفونڈلینڈ و لاب ریڈر	۴۲۲۰۰	۱۹۷۹۳۴	۱۹۷۳۴۷۵	۵۵۲	

وسٹ انڈیز یعنی جزایر ہندوستان غربی

(۱۰۰)	بہاماس	۵۵۵۰	۴۷۵۶۵	پونڈ ۵۲۹۱۳۴ [illegible]	۱۱۵	

۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲ کیفیت
۱۸۸				
۳۸۰۰۷		پاونڈ ۱۹۱۱۶ سالانہ للعہ تا نعمہ		باسوا تعداد مذکور مدارس کے اور بھی خانگی مدارس ہیں جن میں منجملہ تعداد مذکورہ طلبہ مذکور (۱۳۳۳۶) طلبہ شریک ہیں اور رقم جو گورنمنٹ وغیرہ سے صرف ہوتا (۲۱۳۲۰۵۸) سالانہ مدارس مذکورہ کیا گیا ہے
۲۹۷۹		ڈالر ۱۱۵۳۰۰۷۴		
۳۳۰۹۴		۱۲۹۴۰۰		
۸۳۴۸		پونڈ ۴۵۰۰	مدارس امدادی اور سرکاری کا خرچ ۔۔ اور خانگی کا خرچ جدا ہے	مدرس امدادی ۱۰ طلبہ ۲۶۱ گورنمنٹ اسکول ۸۳ " ۵۱۵۳ مدارس چیپ آف ۳۳ " ۱۵۰۰ مدارس خانگی انگلیزی ۳۳ " ۱۳۵۴ ۸۳۶۸

نمبر	نام ملک	رقبہ مربع میل	آبادی	آمدنی	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۰۱)	بار باڈوز	۱۶۶	۱۸۲۳۰۶	پونڈ ۱۸۶۱۷۵ [illegible]	۲۰۹	
(۱۰۲)	جمیکا و ٹرکس اور کنکوس	۴۴۲۴	۶۳۸۵۵۸	پونڈ ۷۸۵۹۶۹ [illegible]	۸۸۶	
(۱۰۳)	جزایر لیورڈ	۷۰۱	۱۲۷۷۲۳	پونڈ ۱۱۱۳۸۶ [illegible]	۱۳۱	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	۴	۳	۲	۱
[illegible]		پونڈ [illegible]		[illegible]
		[illegible]		
[illegible]		[illegible]		[illegible]
		[illegible]		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		پونڈ [illegible]		[illegible]

ہائی سکول [illegible]

مدارس [illegible]

[illegible] کے دیہی مدارس ابتدائی

جن میں بلا فیس تعلیم دی جاتی ہے اور

مدارس امدادی [illegible] طلبہ [illegible]

مدارس [illegible]

[illegible] مدارس خانگی بھی ہیں اور [illegible]

[illegible] مدارس

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	نفوس	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۰۴)	ری ټډ او لوبیگو	۱۰۶۸	۲۱۸۲۱۵	پونډ ۳۹۶۵۳۹ [illegible]	۳۱	

جزایر ونډورډ

(۱۰۵)	گرینډا	۱۳۳	۵۴۰۹۲	پونډ ۵۴۰۱۸ [illegible]	۳۲	
(۱۰۶)	سینټ ونسینټ	۱۳۲	۴۱۰۵۴	۳۷۹۴۹	۴۳	
(۱۰۷)	سینټ لوشیا	۲۴۳	۴۲۷۰۸	۴۹۳۲۲	۲۸	

آسټرالیشیا او شانیا مین

(۱۰۸)	فی جی	۷۴۳۰	۱۲۵۴۰۲	پونډ ۶۵۳۷۶ [illegible]		

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
٨	٩	١٠	١١	١٢
١٩٩٩٨		[illegible] ٣٨٣ [illegible]		مدارس [illegible] ٣٩ طلبہ ١٩٦٨ [illegible] [illegible] ٣٠٥/٩٩٥٨ [illegible] حاکی مدارس [illegible]
٣٠٠		٥٣ [illegible]		[illegible] طلبہ ٥٣ مدارس [illegible] ٦١٥٥/٩٣٠٠
٣٥٢٥		١٣١٥		(١٣) مدارس پر [illegible] ہیں [illegible] (١٤) [illegible] تک ہے۔
٣٩٩٣٩		پونڈ ٧٠ [illegible]		(١٥) مدارس عامہ کے طلبہ (١٠٣٥) تعداد طلبہ [illegible] (٣٦١٦٥) تعداد طلبہ [illegible] ٢٥٨١ تعداد [illegible] ٩٣/٣٩٩٣٩

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۰۹)	نیوگیانا برطانیہ	۹۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰	۰۰ پونڈ [illegible]		
(۱۱۰)	نیوساوتھ ویلز	۳۱۰۷۰۰	۱۱۳۲۲۳۴	۱۰۰۳۶۱۸۵ پونڈ [illegible]	۲۱۹۳	
(۱۱۱)	نیوزی لینڈ	۱۰۴۴۷۱	۶۲۸۶۵۱	۴۴۰۵۰۵۳ پونڈ [illegible]	۱۶۵۱	

طالب علم	اوسط طالب علم فی کس	اخراجات تعلیم سالانہ	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۵۵۳۳۳		پونڈ ۷۱۱۹۵۲ [illegible] لاکھ [illegible] روپے		لنڈن مشنری سوسائٹی سواحل جنوبیہ اور سیکرڈ ہارٹ سوسائٹی ضلع میگوبین اور وسینہ جزائر مین اور انگلکن مشن شرقی شمالی سواحل مین مصروف کار ہین اور ہزارہا دیسی آدمی تعلیم پا رہے ہین تعلیم جبری ۔ ۶ سے ۱۴ برس تک ۔ ایک یونیورسٹی ہے مدرسے ہائی اسکول ۵ ۔ ابتدائی ۱۶۹ ۔ آرہ دستکاری مدرسے (۳۰) دیگر مدارس ۱۰۲ ۔ مدرسہ خانگی ۷۰۴ ۔ ایک ٹکنیکل کالج ہے اور غریبوں کے لئے تعلیم مفت ہے ۔
۱۳۸۰۷۳		پونڈ ۴۱۱۹۲۲ [illegible] لاکھ [illegible] روپے		مدرسہ زراعت ایک تعلیم جبری بعض جا ہین ۷ سے ۱۳ برس تک ایک یونیورسٹی کالج (۳) سکنڈری سکولز (۲۴) مدرسہ ابتدائی (۱۲۵۵) ۔ مدرسہ دیسی (۶۷) خانگی ۲۸۹ ۔ مدارس آرٹ وغیرہ کے (۸) ۔

نمبر	نام ملک	مساحت مربع میل	آبادی	محصول	میل ریل	تعداد اخبارات
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧
(١١٢)	کوئینز لینڈ	٦٦٨٤٩٧	٤١٠٣٢٠	پونڈ ٣٤٧٣٧١٦ ے کروڑ لاکھ [illegible] روپیہ	٧٨٥	
(١١٣)	سوت اسٹریلیا	٩٠٣٦٩٠	٣٢٠٤٣١	پونڈ ٢٤٩٩٣٣٨ دو کروڑ لاکھ [illegible] روپیہ	٨٣٩	
(١١٤)	تیاس می نیا	٢٦٢١٥	١٤٦٦٦٧	٨٨٣١٩٨ یک کروڑ لاکھ [illegible] روپیہ	٣٦٢	ہفتہ میں دو بار اور ہفتہ وار اخبار نکلتے ہیں۔ اور دو ہفتہ میں ایک بار اور دو
(١١٥)	وکٹوریا	٨٧٨٨٤	١١٤٠٤٠٥	پونڈ ٨٣٣٣٥٨٨ کروڑ لاکھ [illegible] روپیہ	٣٠٥٧	
(١١٦)	ویسٹرن سٹریلیا	١٠٦٠٠٠٠	٣٩٧٨٤	٣٩٧٦٨٠ لاکھ [illegible] روپیہ	١٠٦	

طلبہ	اوسط طلبہ کی نفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ پر آدمی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۴۲۳۹		پونڈ ۲۵۲۶۳۹		تعلیم جبری ہے تہوڑی مدت تک اور مفت مدرسہ امدادی (۸) مدرسہ ابتدائی (۶۳۹) خانگی (۳۸)
۶۴۸۸۱		[illegible]		تعلیم برائے نام جبری ایک یونیورسٹی ہے مدارس سرکاری (۲۵۹) امدادی (۲۹۳) خانگی (۲۸۵) - (۱) نارمل کالج بہی ہے
۲۵۸۴۳		پونڈ ۴۴۸۶۴		یونیورسٹی (۱) کالج (۱۵) طلبہ ۱۳۶۴ مدارس ابتدائی عامہ (۴۴۳) طلبہ ۱۹۳۰۰ - مدارس خانگی و مدارس غیر منتظمہ قدیمہ (۹۸) طلبہ (۴۶۱۸) مدارس صنعت و حرفت (۴)/۳۹۲ طلبہ ۶۳۷/۲۵۸۱۹ تعلیم جبری ہے ابتدائی تعلیم ناظم تعلیمات کے ماتحت ہے اور بہت سی مفید
	۴ وظائف ہین جو ابتدا سے مدارس اعلیٰ تک جاری ہین مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء مین فیصد ۲۵- آدمی ناخواندہ تھے اور ۷۵ خواندہ تھے ۳۹ کتب خانہ عامہ اور مجالس ملیالک مین جنکی ستاون ہزار جلدین ہین اور چار روزنامہ اور چار ہفتہ وار			
۲۹۸۲۱۲		۸۶۷۶۴۱		تعلیم جبری ۶ سے ۱۳ برس تک کالج ۳ ہین مدارس سرکاری ۲۲۳۷ - خانگی ۷۹۱ - مزدورونکے لیئے ۳ مدرسہ آرٹ (۱۱) مدارس زراعت (۲) اور دیگر مدارس (۱۲) -
۵۳۲۵		پونڈ ۱۰۳۹۷ [illegible]		تعلیم جبری ہے -

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مکسر	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بکر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۱۷	جزائر پیسفک	۲۶۱	۴۵۰۰			
	حصہ اول تمام شد					
	حصہ دوم فارن کنٹریز یعنی ممالک خارجیہ					
۱۱۸	افغانستان	۲۹۸۲۳۵	۵۰۰۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰ پونڈ		
	آفریقا					
۱۱۹	ممالک وسطی خودمختار آفریقا					
	ممالک وسطی سودان					
۱۲۰	بارنو	۵۰۰۰	۵۰۰۰۰۰۰			
۱۲۱	وادی	۱۷۲۰۰۰	۲۶۰۰۰۰۰			
۱۲۲	کانیم	۳۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰			

میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				مشتملہ نمبر [illegible] جنگل [illegible] رقبہ [illegible] آبادی [illegible] [illegible] کر دی گئی ہے جو دوسری کیفیت <u>غلطی</u> سے نقشہ پر نہیں لگی -

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ میل مربع	نفوس	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۲۲)	بغیرمی	۳۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰			
(۱۲۳)	سوڈان مصری	۱۰۰۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰۰			
(۱۲۴)	ڈاہومی	۴۰۰۰	۳۵۰۰۰۰			
(۱۲۵)	آرگنٹائن ریپبلک	۱۱۲۵۰۸۴	۴۰۸۴۸۹۲	ڈالر ۵۶۴۹۸۵۰۰ ایک کروڑ [illegible] [illegible]	۲۳۵۶۳۳۳	[illegible]
(۱۲۶)	اسٹریا ہنگری	۲۶۱۵۰۴۸۸	۴۱۲۴۱۴۴۴	فلارن ۲۶۹۵۶۲۰۸۵ کروڑ [illegible] [illegible]	۳۸۱۶۷۰	[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۸۶۰۰۳	$\frac{1}{15}$	ڈالر ۱۰۱۴۱۵۶۰۹ ۵ کرور ۶۴ لاکھ [illegible]	[illegible]	تعلیم زیر نگرانی حکومت و انتظام دولت ہے ایک مجلس انڈونیشی [illegible] یونیورسٹی میں جسکے طلبہ (۱۰۰۰) ہیں مدارس ابتدائی ۳۳۳۳ طلبہ ۳۴۰۶۹۵ مدارس [illegible] ۲۰ ″ ۳۱۳۶ مدرسہ معدنیات ۱ ″ ۳۰ کالج تجارت ۳ ″ ۰ مدرسہ بحری ۱ ″ ۰ مدرسہ فوجی ۱ ″ ۰ [illegible] اسکول ۴۴۳ ″ ۳۱۳۱۵۴
۳۹۵۶۸ [illegible]	[illegible]	۳۰۵۰۱۰۱۳ دو کرور [illegible] [illegible]	[illegible]	تعلیم جبری [illegible] (۱) یونیورسیٹیاں ہیں مدارس ابتدائی (۲۳۵۰۰) [illegible] اسکول (۶) ہائی اسکول (۱۴۳۰) [illegible] نتیجہ [illegible] کے تعلیم [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۲۷)	باسمنیا و ہرزیگونیا	۲۳۲۶۲	۲۴۶۹۲۰۹۱	فلارین ۱۰۸۰۸۳۳۰	۹۵۳	
(۱۲۸)	بلجیم	۱۱۳۷۳	۶۰۳۹۸۴۸	فرانکس ۳۸۹۵۸۵۸۳۰ سرجد صفحہ ۱۱ر۹۸	۸۹۷۸	[illegible]
(۱۲۹) (۱۳۰)	پرتگال مشمولہ جزیرہ یا مشمولہ	۳۳۸۰۰ ۵۳۲۳۰	۳۶۰۰۰۰۰ ۱۱۹۰۱۴۳	پولی ویاقوس ۳۴۳۱۲۳۴۰ سرکور سرکار صفحہ ۱۱ر۹۶	۵۱۰	

میزان	اوسط طلبہ فی مدرس	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۶۴۲۱۱		۱۶۲۳۱۱۴۹ [illegible] ۱۲ ر		مدرسہ فوقانیہ مہندسین (۱) مدرسہ ورزش لوجنا (۲) مدارس تعلیم تجارت (۴) مدارس ابتدائیہ (۹۴۴) مدرسہ شرقیہ یونان (۱) مکتب رومن کیتھولک برائے ملا (۱) ٹریننگ کالج از برائے معلمین (۲) ۹۵۴ یونیورسٹی معہ اخراجات تعلیم اعلا ۱۶۸۵۴۰۰ فرانک مدرسہ ابتدائی ۵۷۱۱ ،، ،، متوسط ۳۸۷۱۴۴۸ فرانک انفنٹ سکول ۱۱۸۸ ،، ،، ابتدائی ۱۰۷۶۴۴۳۰ فرانک دیگر لڑکوں کے واسطے ۱۶۳۰ انڈسٹریل سکول ۵۶ سوا انکے اور بھی خانگی مدارس اور کالج ہین۔ یونیورسٹیان (۵) روپیہ جو صرف کیا جاتا ہے وہ صرف مدارس ابتدائی کے واسطے ہے طلبہ کی تعداد مین (۶۸۴۰۰) لڑکیان شامل ہین۔ تعلیم برائے نام جبری۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۳۰)	برازیل	۳۲۵۹۸۷۸	۱۸۰۰۲۳۴۰	ملریس ۲۰۷۹۹۲۰۰۰ کروڑ لاکھ [illegible]	۷۵۱۷	
(۱۳۱)	چلی	۲۹۳۹۷۰	۳۲۶۷۴۴۱	پی سوس ۶۳۳۳۰۰۰۰ کروڑ [illegible]	۱۶۱۰	
					[illegible] سکول اور مدارس / تجارت [illegible] اور مدرسے / مدارس [illegible] معلوم نہیں۔	
(۱۳۲)	چینا	۴۲۱۸۴۰۱	۴۰۲۶۸۰۰۰۰	ہیکوال تیلز ۷۸۹۰۰۰۰۰ کروڑ لاکھ [illegible]	۱۱۹۲	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۰۵۷۶۸ ۱۰۳۶۶۹		۱۲۸۸۷۷۸۷ یک کرور ... لاکھ ... ۱۴ ... بی سوس ۱۵۳۶۳ یک کرور لاکھ ... صد		تعداد مدارس مین صرف مدرسہ ابتدائی (۷۵۰۰) ہین سکنڈری اور سائنس اسکول (۱۷) ہین جبری تعلیم اب ترقی پذیر ہے۔ تعلیم بلافیس وغیری ہے اور حکومت اوسکے اخراجات کی متکفل ہے اور اقسام ذیل پر منقسم ہے (۱) تعلیم درجہ اعلا (۲) متوسط (۳) ابتدائی تعلیم درجہ اعلی اور متوسط یونیورسٹی و مجلس قومی سیانیاگرد مدارس حکمت کالج ہائی اضلاع و بعض قطعات مین دیجاتی ہے۔ ابواب درسی علوم جدیدہ اساتذہ یورپ و امریکا سکھاتے ہین اور تعلیم ترقی پذیر ہے منگکان نامی کالج ہیکن مین ہے۔ مجلس سرکاری انتظام تعلیم کے لئے مقرر ہے۔ انگریزی۔ فرنچ۔ جرمنی روسی۔ السنہ سکھائی جاتی ہین رومن کیاتھلک و پروٹسٹنٹ کے ماتحت شانگہی مین بہت سے کالج ہین سواے مدارس

ہیہ ہین۔ قانون۔ ریاضی
طبابت۔ فنون معتبرہ۔
ابواب مذکورہ کے طلبہ کی
تعداد سنہ ۱۸۹۰ء مین ۱۱۹۹
تھی اور مجلس قومی و کالج
ہائی ۲۲ اضلاع کے طلبہ کی
تعداد سنہ ۱۸۹۰ء مین ۲۰۱۴۔
تھی ان مدارس کے سوا

ابتدائیہ کے جنمین علوم غربی
و زبان انگریزیہ کی تعلیم ہوتی
ہے۔ مدارس و کالج بحریہ و
حربیہ مع سلاح قانون کے
قایم ہین اور تارپیڈو اسکول
بھی ہین۔

شمار	نام ملک	رقبہ یکمربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بحصہ رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۳۳)	کولمبیا	۵۰۴۷۷۳	۳۸۹۳۷	پی سوس ۳۰۳۵۱۱۰۰ ہے کرور لاسے الملیہ بہت صحاب	۱۷۴۸	
(۱۳۴)	ممالک خود مختار کانگو	۹۰۰۰۰	۱۷۰۰۰۰۰۰	فرانک ۸۷۳۱۹۸۱		
(۱۳۴)	کوریا	۸۳۰۰۰	۱۹۰۰۰۰۰۰	۳۰۳۵۱۱۰۰ ہے کرور لاسے الملیہ بہت صحاب	۱۷۴۸	
(۱۳۵)	کوسٹاریکا	۳۷۰۰۰	۳۰۳۷۸۰	پی سوس ۵۸۰۸۴۷۴ ال الملیہ اوسٹ صحالہ عہ ۸ر	۴۴۹۳	

طلبہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۹۳۱۸۷				۲ یونیورسٹیاں ہیں علاوہ بہت سے مدرسوں و مدارس حکمت اور کالجوں کے تعلیم ابتدائی بلا فیس ہے مگر جبری نہیں ہے۔ ۴ امارتی اسکول ہیں جنمیں ۳۹۳ طلبہ ہیں ۱۷۳۴ پرائمری اسکول ۹۲۷۹۴ طلبہ۔
۹۳۰۹۱				تعلیم انگریزی کیواسطے ایک مدرسہ اور فوج کے واسطے ایک مدرسہ ہے۔
۱۱۹۸۹		۵۴۶۱۳۵ [illegible]		تعلیم جبری اور مفت۔ ۱۹۸ مدارس ابتدائی ۹۴۸۹ طلبہ ۱۳۷۷۸ [illegible] ۵ مدارس اعلیٰ " ۸۷۰۳۰ " ۹۰ مدارس خانگی ۲۵۰۰ " ۱۸۸۸ء میں جن لڑکوں کی عمر ۷ سے ۱۴ تک تھی انکی تعداد ۲۲۲۴۵ تھی ۱۸۹۱ء میں تعلیم کے لئے ۵۴۶۱۳۵ [illegible] دیئے گئے۔

شمار	نام ملک	رقبہ بہ مکسر میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس برقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۳۶)	ڈنمارک	۱۵۲۸۹	۲۱۸۵۳۳۵	کروڑ ۵۴۶۸۳۴۷۷ [illegible] ۱۲ر۵	۱۹۸۵	۱
(۱۳۷)	ایکویڈر	۱۲۰۰۰۰	۱۲۷۱۸۶۱	پونڈ ۵۹۲۳۶۵ [illegible]	۹۰۰	
(۱۳۸)	فرانس	۲۰۴۰۹۲	۳۸۳۴۳۳۱۵۲	فرانکس ۳۳۸۱۵۹۶۳۲ ایک ارب [illegible] کرور [illegible] ۳ر۴	۸۷۷۶۲	

طلبہ	تعداد طلباء مدارس خصوصی	خرچ سالانہ تعلیم	ذریعہ تعلیم زبان	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۳۴۴۰		۳۶۲۵۴۴۹ روپیہ للعہ یا مدرسہ ۵٫۳۳		مدارس عامہ وسطانیہ عمومی ثانیہ (۱۳) مدارس عامہ ابتدائیہ ۲۰ ٹریننگ کالج ازبرائے معلمان ۵ مدارس معلمات ۲۹۴۰ تعلیم جبری ۷ سے ۱۴ برس تک ایک یونیورسٹی ہے۔ تعداد مدرسہ ابتدائی صرف ۲۹۴۰ ہیں غریب والدین کے اطفال مفت تعلیم پاتے ہیں کوپن ہیگن کی تعلیم ابتدائی جبری۔
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۸۱۹۳۰				مدرسہ ابتدائی۔ (۸۵۶) ہائی سکول۔ (۹) سکنڈری سکول (۳۵) ایک یونیورسٹی ہے،
۶۳۹۴۳۷۰		۱۷۸۵۱۲۹۱۴ دو کروڑ روپیہ سالانہ ۱۲٫۸		تعلیم ابتدائی جبری اور مفت۔ یونیورسٹیاں (۵) مدارس ابتدائی (۸۴۳۳۰) سکنڈری سکول (۲۹۳) سوائے انکے بہت ٹکنی کل سکول بھی ہیں

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
	نوآبادیهای و ممالک ماتحت سلطنت فرانس ایشیائین					
(۱۳۹)	فرنچ انڈیا یعنی ہندوستان فرانس	۲۰۰	۲۸۰۳۰۳	فرانک ۳۱۷۰۱۱۰		
(۱۴۰)	فرنچ انڈو چینا					
(۱۴۱)	انام	۲۷۰۲۰	۲۰۰۰۰۰۰			
(۱۴۲)	کام بوڈیا	۳۸۴۰۰	۱۸۰۰۰۰۰	فرانک ۳۲۷۵۰۰۰		
(۱۴۳)	کوچین چینا	۲۳۰۸۲	۲۰۳۴۷۵۳	فرانک ۲۹۹۳۲۸۳۰	۶۳۸	
(۱۴۴)	ٹان کین	۳۴۷۴۰	۹۰۰۰۰۰۰	فرانک ۳۳۲۳۲۲ [illegible]		
	افریقائین					
(۱۴۵)	الجیریا	۱۸۴۴۰۴	۴۱۲۴۷۳۴	۴۶۳۳۰۸۹۸ [illegible] ۱۲/۸/۴۸	۱۲۰۱	
(۱۴۶)	فرنچ کانگو دُگابن	۲۵۰۰۰۰	۵۰۰۰۳۰۰	فرانک ۳۱۶۸۲۸۷	۱۰	

طلبہ	اوسط طلبہ [illegible]	اوسط [illegible]	اوسط [illegible]	کیفیت
٨	٩	١٠	١١	١٢
٢٥٣٩٧				ان مدارس مین ١١٥ یورپ والے اور ١١٨٣ دیسی اساتذہ ہین۔ اس محاصل مین محاصل انام بھی شریک ہے۔
١١٤٥٣٠		٥٣٩٧٠٣٩ [illegible] ١٥ر		ایک کالج ہے صرف عورات کیلئے۔
٤٠٠				مدارس لڑکون کیواسطے (١) مدارس لڑکیون کے واسطے (٢)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۴۸)	ممالک گولڈ کوسٹ	۲۵۰۰۰	۷۷۲			
(۱۴۹)	مڈیگاسکر	۲۲۸۵۰۰	۳۵۰۰۰۰۰		۱۸۰۰	
(۱۴۹)	ڈیگوسواریز		۸۰۰۰	فرانک ۱۲۸۴۱۰		
(۱۵۰)	جزیرہ نوسی بی	۱۱۳	۷۸۰۳	فرانک ۲۱۲۲۵۰		
(۱۵۱)	سینٹ میری	۶۴	۷۶۶۷	فرانک ۹۰۰۰۰		
(۱۵۲)	جزیرہ میاٹ	۱۴۹	۱۲۲۷۰	فرانک ۲۶۰۸۵۰		
(۱۵۳)	جزیرہ کومورو		۴۷۰۰			
(۱۵۴)	ریونین	۹۶۵	۱۷۵۹۱۵	فرانک ۳۸۴۷۷۰۰		
(۱۵۵)	اوباک	۳۸۶۰	۲۲۳۷۰			
(۱۵۶)	سنگل ودی ریزڈومنڈ	۵۴۰۰۰	۱۱۰۰۰۰۰	فرانک ۳۲۸۰۶۹۲		
(۱۵۷)	گولڈ کوسٹ بیٹ آف مین	۲۵۰۰۰	۷۷۲			
(۱۵۸)	سوڈان فرانس	۵۴۰۰۰	۳۶۰۰۰۰	فرانک ۴۰۰۰۰۰		
(۱۵۹)	ٹیونس	۴۵۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	پیاسٹرس ۵۳۹۰۵۲۲۵		

امریکہ میں

کیفیت	اوسط خرچ بر تلمیذ فی	اخراجات تعلیمیہ	اوسط طلبہ بر نفوس	طلبہ
١٢	١١	١٠	٩	٨
تعلیم دیری اور مفت سنہ وا سطے طبع کتب کے ایک خاص چھاپہ خانہ ہے۔ رقبہ نہیں معلوم کیونکہ ابتک اس ملک کی حدود مقرر نہیں ہوئی۔ یہہ سب مسلمانون کی آبادی ہے۔				١٥٠٠٠٠

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ میل مربع انگریزی	تعداد نفوس	تجارت	مدارس	تعداد طلبہ مدارس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۶۰)	گوادیلوپ و ممالک ماتحت	۷۲۲	۱۶۵۸۹۹	فرانک ۹۱۹۱۲۸۶	۴۹	
(۱۶۱)	گینا	۳۰۰۰۰	۱۸۴۴۷۷۹			
(۱۶۲)	مارٹنکوئی	۳۸۱	۱۰۵۳۹۱	فرانک ۷۲۰۱۶۹۹		
(۱۶۳)	جزایر سینٹ پیری و نکولن	۸۰	۵۹۲۵	فرانک ۵۸۰۲۵۷		
	اسٹرل ایشیا و اوشانیا میں					
(۱۶۴)	نیو کالی ڈونیا و ممالک ماتحت	۶۰۰۰	۶۲۷۵۲	فرانک ۳۴۳۳۳۵		
	جزایر سوسیٹی و نیگ بورنگ گروپ					
(۱۶۵)	تاہیٹی	۴۱۲	۱۱۲۵۵			

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
				۶۷۵۳
جس مین مدارس ابتدائیہ اور مدارس حکمت و فلسفہ ہین۔				۸۳۲۰
صوبجات فرانس او شانیا مین حصہ جات ذیل کے شامل ہین (۱) جزایر سوسٹی (۲) تاہی ٹی (۳) سوریا (۴) جزایر ٹیارو (۵) ممی ٹیا (۶) رر ملٹیا (۷) نوکیوی مودو (۸) ہوامین (۹) بوررپورر (۱۰) مارکو لی سلا (۱۱)	[illegible]	[illegible]	۱۸۶۶?	

شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بہ رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۶۶)	مدریا	۵۰	۱۶۰۰			
	سلطنت جرمن					
(۱۶۷)	سلطنت جرمن	۲۰۸۷۳۸	۴۹۴۲۸۴۷۰	مارکس ۱۳۰۱۹۱۹۰۰	۵۹۶۶۶	
	ممالک خارجہ ماتحت سلطنت جرمن					
(۱۶۸)	ٹوگو لینڈ	۱۶۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	مارکس ۱۴۶۳۶۴		
(۱۶۹)	کمران	۱۳۰۰۰۰	۳۶۰۰۰۰۰	مارکس ۴۰۳۰۰۰		
(۱۷۰)	جرمن سوتھ وسٹ آفریقا	۳۴۰۰۰۱	۲۵۰۰۰۰			
(۱۷۱)	جرمن ایسٹ آفریقا	۳۸۰۰۰۰	۱۶۶۰۰۰۰			
(۱۷۲)	قیصر ولہلم لینڈ	۷۲۰۰۰	۱۱۰۰۰۰	مارکس ۳۴۷۲۸۲		
(۱۷۳)	بسمارک آرکی پیلگو	۱۹۰۰۰	۱۹۰۰۰۰			
(۱۷۴)	سالومن ایلینڈس	۹۰۰۰	۸۰۰۰۰			

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	طلبہ
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
تعلیم جبری ۶ برس سے ۱۴ برس تک۔ مدرسہ ابتدائی (۵۸۳۰۰) سکنڈری سکولز (۱۱۹۲) ٹکنی کل سکولز (۱۶۸۰)				۸۱۲۰۰۰۰

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ میل مربع	نفوس	محاصل	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۷۵)	مارشیل ایلنڈس	۱۵۰	۱۰۰۰۰			
(۱۷۶)	آل سانڈ، لورین	۶۰۰	۱۶۰۳۵۰۶	مارکس ۵۰۷۱۰۸۰ دو کروڑ [illegible] [illegible]	۵۷	
(۱۷۷)	ان ہالٹ	۹۰۶	۲۷۱۹۶۳	مارکس ۱۱۷۶۳۰۰۰		
(۱۷۸)	بیڈن	۵۱۲۱	۱۶۵۷۸۶۷	مارکس ۶۹۱۳۸۴۴۷ کروڑ [illegible] [illegible]	۱۸۶۳	
(۱۷۹)	بویریا	۲۹۲۸۲	۵۵۹۴۹۸۲	مارکس ۳۰۶۴۹۲۲۷۱ [illegible] [illegible]	۷۷۲۳	
(۱۸۰)	بریمن	۹۵	۱۸۰۴۴۳	مارکس ۱۶۷۱۸۷۴۹		
(۱۸۱)	برنزوک	۱۷۴۴	۴۰۳۷۷۳۱	مارکس ۱۳۰۲۰۰۰۸۸		

فیصدی	اوسط طلبا فی مدرسہ	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				ایک یونیورسٹی ہے (۲۱) ہائی سکولز صرف عورات کے لئے۔
۳۵۳۱۰۷		مارکس ۱۸۷۳۳۴۴۴۴ [illegible]		تعلیم جبری ہے۔ مدرسہ ابتدائی ۱۶۲۹۔ یونیورسٹی و ٹکنیکل سکول و دیگر مدارس (۱۹۵) مدرسہ خانگی (۳۷)
۱۰۳۷۶		۲۳۵۹۲۳۲۰ [illegible]		تعلیم جبری ہے ۶ سے ۱۴ سال تک کے اطفال کے لئے مدارس زراعت (۵۱۳)
				۱۰ ممبر منتخب ہوتے اور معاملات خارجیہ و چرچ و تعلیمات و عدالت و مال و پولیس طبابت و صفائی و فوجی وغیرہ سررشتوں کا انتظام و اہتمام ذریعہ اقتدارات وزارت کرتے ہین۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۸۲)	ہام برگ	۱۵۸	۶۲۲۵۳۰	مارکس ۵۸۰۸۳۰۰۰		
(۱۸۳)	ہسّی	۲۹۶۶	۹۹۲۸۸۳	مارکس ۲۴۶۵۳۲۱۸ [illegible]	۱۹۳۱	
(۱۸۴)	لپّی	۴۶۹	۱۲۸۴۹۵	۱۱۰۱۹۰۹		
(۱۸۵)	لیوبک	۱۱۵	۷۶۴۸۵	مارکس ۲۵۶۴۸۴۶ [illegible]	۳۸	
(۱۸۶)	مکلین برگ شویرن	۵۱۳۵	۵۷۸۳۴۲		۱۳۳۸	

[illegible]	تعداد طلبہ [illegible]	[illegible]	تعداد [illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				ٹیکنی کل یونیورسٹی (۱) جسمین ۳۹۲ طلبہ ہین۔ مدارس ابتدائیہ ۹۹۲۔ ہائی سکول (۳۲) مڈل سکول (۹۰۵) یونیورسٹی (۱) جسمین ۴۷۵ طلبہ ہین۔
۸۱۳۲۴				تعلیم جبری۔ ۶ سے ۱۴ تک مدارس ابتدائیہ (۱۸) باقی ہائی سکول ( ) ہائی سکول برائے نسوان (۴)
۳۸۶۴۷				ایک یونیورسٹی
				مدارس ابتدائیہ۔ ۱۳۱۵
		۱ - علاوہ ۵۰ [illegible] مدارس ہین	۱ - ٹیکنیکل سکول ۱۳۵۳ [illegible]	مدارس ورزش۔ ۷ طلبہ ۱۶۸۲
				نارمل سکول۔ ۲ " ۲۰۴
				ٹیکنی کل سکول۔ ۱۴ "
				نیوی ۲
				ریل شنشمان ۹ " ۱۴۳۱
				اگریکلچرل سکول ۲

نمبر	نام ملک	رقبہ مربع میل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧
(١٨٧)	مکلین برگ اسٹرلٹز	١١٣١	٩٧٩٧٨			
(١٨٨)	اولڈن برگ	٢٤٧٩	٣٥٤٩٦٨	مارکس ٥٩٩٧١٥١ [illegible]	٢٠١	
(١٨٩)	پرشیا	١٣٤٤٦٣	٢٩٩٥٥٢٨١	مارکس ١٨٥١١١٥٦٩٧ [illegible]	٣٦٦٦٥	یعنی (١٦٥) دوسری قسم کے زراعت والے حصے وغیرہ [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۳
۴۷۰۴				ورزشی مدرسہ (۵) مدرس ۴۳ طلبہ ۹۱۷ ریل شلن مدرسہ (۲) مدرس ۲۰ طلبہ ۲۰ طلبہ ہو ہیر بگر شلن مدرسہ (۵) مدرس (۴۳) طلبہ ۴۹۴ ہو ہیر تا خمتہ شلون (۳) مدرس (۴۳) طلبہ (۵۰۴) نارمل پراسٹنٹ (۱) مدرس (۱۰) طلبہ (۱۱۵) کیا تھلک نارمل (۱) تعلیم جبری اور مفت ۶ سے ۱۴ برس تک یونیورسٹیان (۱۱) مدرس (۱۲۶) مدارس ابتدائیہ (۱۴۴۳۰) مدرس ۴۳۵۹۶ طلبہ ۷۸۳۸۴۴۷ ہین جنمنے سیابعی مدارس ورزش (۳۱۵) مدرس ۵۰۴۶ طلبہ ۹۸۴۶ ٹکنی کل سکولز (۱۸۶) ہر ایک شہر یا گانؤن مین ایک مدرسہ رہنا چاہئیے۔ مدارس زراعت ۲۔ ریل جنمنی شیا وریل پروجنمی شیا ہار ریل شلون کے مدرسہ (۱۸۰) مدرس ۲۳۰۷۔ طلبہ ۴۴۷۸۸ ریل شلون
جسمین ۲ مدرس ۷ طلبہ ہین	ایک مدرسہ نبوی کا ۱۹ مدرس طلبہ (۵۸۷)	(۱۱) طلبہ (۷۶) مڈل سکول کئی ہین جنمین	مدرس (۳) طلبہ (۷۳) اگریکلچرل (۱) مدرس	
۵۲۳۹۷۴۶				
			۴۵۷ مدارس [illegible] ۱۳۲۶ مدرس [illegible] وہاں ہر گرشلون کے مدرسہ (۵۶) مدرس (۸۷۷) طلبہ (۲۱۳۶۶) مدارس خانگی ۲۴۸ مدرس ۲۴۶۔ طلبہ [illegible] پبلک مڈل سکول ۹۶۱ مدرس ۶۱۲۰ طلبہ ۳۷۳۹۶۹ پبلک نارمل سکول ۱۱۶ مدرس ۸۳۳ طلبہ ۳۹۰۹۳۔ تین ٹکنکل ہائی سکول دو فاسٹری اسکول یعنی چوبینہ وصحرائی مدرسہ اور دو ٹکنکل معدنیات کے مدرسہ اور دو اگریکلچرل ہائی اسکول یونیورسٹی سے ملحق ہین اور دو وٹرنری بیطارے اسکول ہین ۱۵ دوسرے قسم کے زراعت و فلاحت وغیرہ کیلئے ہین علاوہ انکے صناعت تو سیقی کے تعلیم کے لئے بھی مدارس ہین۔	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۱۹۰)	سیکسن پار	۱۳۸۸	۳۳۶۰۹۱	مارکس ۳۳۵۸۴ ۸۲ [illegible]	۴۷۰	
(۱۹۱)	ساکسنی	۵۷۸۷	۳۵۲۶۸۴	مارکس ۹۱۶۸۳۱۰۰۹ [illegible]	۴۳۱۳	
(۱۹۲)	شام برگ لپی	۱۳۱	۳۹۱۸۳	۱۰۹۱۹۱۲		
(۱۹۳)	ریاس الدبرانش	۱۲۳	۶۲۷۵۴	[illegible] ۱۲۲۵۵۸۱		
(۱۹۴)	ریاس نیگربرانش	۳۱۹	۱۱۹۸۱۱	۱۷۷۱۲۳۰		
(۱۹۵)	سنکیس الٹن برگ	۵۱۱	۱۷۰۸۶۴	۳۳۳۳۵۵۴		
(۱۹۶)	سیکسں برگ وگاتا	۷۵۵	۲۰۶۵۱۳	۱۶۴۶۹۰۰		
(۱۹۷)	سیکیس ممن جن	۹۵۳	۲۲۳۸۳۳	۶۳۹۴۷۸۰		
(۱۹۸)	شوازبرگ ڈل اسٹدط	۳۰۳	۹۵۸۶۳	۲۵۴۴۹۵۱		

کیفیت	اوسط خرچ بر آمدنی	اخراجات تعلیمیہ	اوسط طلبہ بر نفوس	طلبہ
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
ایک یونیورسٹی ہے مدرس (۹۴) طلبہ (۵۸۱) مدارس ابتدائیہ (۴۵۹) مدرسین (۸۴۶) طلبہ ۳۰ ۵۴۱۳) چھنے نشیا (۳) مدرس ۵۰۰ طلبہ ۷۶۷) مدرسہ نقشہ کشی (۲) مدرسین (۹) طلبہ (۱۱۴) نارمل سکول (۲) مدرسین (۳۶) طلبہ (۱۵۸) بہرے اندھے گونگوں کے لئے ایک مدرس (۱۱) طلبہ (۶۵) ریل چھنے نشیا (۲)	مدرس ۱۴ طلبہ (۵۸۰) [illegible] (۲۸) مدرس ۳۰ طلبہ ۹۹ (۲۵۵)			۵۶۵۷۷
ایک یونیورسٹی۔ مدارس عامہ پروٹسٹنٹ ۲۱۷۱ ہیں۔				۶۹۱۳۶۴

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	تعداد نفوس	آمدنی	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۹۹)	شوارزبرگ ساندرس ہاسن	۳۳۳	۷۵۵۱۰	مارکس ۲۷۶۴۴۵۵		
(۲۰۰)	والڈک	۴۳۳	۵۷۲۸۱	مارکس ۱۱۸۶۸۰۳		
(۲۰۱)	ورٹم برگ	۷۵۲۸	۲۰۳۶۵۲۲	مارکس ۹۵۶۴۸۶۰۳ [illegible]	۲۱۷۰	

صوبجات جرمن تمام شد

(۲۰۲)	گریس یعنے یونان	۲۵۰۴۱	۲۲۱۸۷۲۰۸	ڈراکم ۱۰۳۵۵۰۷۹۲ [illegible]	۲۸۲۱	

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مذہب
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
تعلیم جبری - ہر ایک گاؤن مین کم سے کم ایک مدرسہ رہنا چاہیے یونیورسٹیان (۲) ہین ایک ٹکنیکل یونیورسٹی ہے اس ملک مین کوئی ایسا نہین ہے جو دس سال کی عمر کے بعد پڑتا لکھتا نہین ہے عام ابتدائی مدرسہ (۲) ہزار مدرس (۴۶۰۹) طلبہ (۳۱۷۳۹۷) ۷۸ ریل شلون ہین طلبہ (۸۶۷۳) ۶۸ گرامل اسکول ہین اور	۱۶ کالج [illegible]	۶۰۰۰۰۰ لاکھ	جو عام مدارس کی اردو فارسی [illegible] بعد ماسوا اون عطیات سے ہے	۳۳۴۳۶۶ [illegible] ہے
۵ برس سے ۱۲ تک کے لڑکے مدرسہ مین ضرور داخل ہونا چاہیے یہی تعلیم جبری ہے مدارس تجارت (۱۸۰۰) مدارس ابتدائیہ (۹۰۰) ۔ ای سکنڈری سکولز ہین - ایک	یونیورسٹی [illegible] (۵) [illegible] اسکول [illegible] (۱۰) [illegible] ۸۹ [illegible]		۳۵ [illegible] (۲۰۰) [illegible] اور	[illegible] ہے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
	۱۳۰۳	کرور ۶۶۳۸۳۳۶ [illegible]	۱۴۶۰۰۱۷	۴۶۸۰۰	گوائی مالا	(۳۰۳)
	۴۰۵	کرور ۷۳۲۳۰۷۲۳ [illegible]	۵۷۳۰۰	۱۰۳۰۴	ہیلسٹی	(۳۰۴)
	۱۶۸	کرور ۴۴۰۸۰۲۳ [illegible]	۸۹۹۹۰	۶۶۴۰	ہوائی	(۳۰۵)
	۶۰۰	کرور ۱۴۳۳۵۲۳ [illegible] ۱۰/۸/۸	۴۳۱۹۱۷	۴۶۴۰۰	ہانڈوراس	(۳۰۶)

طلبہ	طلبہ فی ہزار نفوس	خرچ تعلیم سالانہ	خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۹۹۰۵۸		۵۳۴۱۴۴ ہے للعہ الـ مالہ عہ	۰۰۲ خرچ سرکاری بابت ... (۵۰۴۱۲۸۶) ڈالر	تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائیہ ۱۲۸۸ ہیں جنمیں سے ۸۰۷ لڑکوں کے واسطے اور ۴۳۰۴ مدارس نسوان ہیں ۲۳۴۵۳ طلبہ مدارس ابتدائی (۷۰۹ مرد ۶۰۰) نسوان طلبہ ۴۳۹۱۹ - مرد (۲۱۴۰۳) مستورات سکنڈری سکول (۱۵) مدرس ۲۲۵ طلبہ (۳۷۳۶) ریاست سے تعلیمات کے اوپر تعلیم ابتدائی مفت ہے مدارس عامہ ۴۰ اور مدارس خانگی (۵)
۱۰۷۱۳		۲۱۰۶۰۰ للعہ للعہ لعہ مالہ		مدارس (۱۶۸) مدرس (۳۹۲) طلبہ (۱۰۷۱۳)
۲۳۰۰				سوائے ۶۰۰ مدارس کے ۲ یونیورسٹیاں اور بہت سے کالج ہیں۔ اور طلبہ ۳ ہزار پڑھتے ہیں۔

نمبر	نام ملک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۰۷)	[illegible]	۱۱۷۴۱۰ سنہ ۱۹۱۸ء ۳۰۳۴۰۲۹۱	۲۸۷۵۹۹۲۸ سنہ ۱۹۱۸ء ۳۰۳۴۷۲۹۱	[illegible] ۱۶۶۶۱۳۴۴۷۴۱ [illegible]	۹۸۸۲۵	
			معدنیات طلبہ ۴۳ تجارت و حرفت کے مدارس ۶۹۸ - طلبہ ۱۱۱۳۰۴ سرکاری علوم و فنون کے مدارس ۱۵ - طلبہ ۳۷۲۹ - سرکاری علم موسیقی کے مدارس ۱ طالبہ ۹۱۰ - کتب خانہ سرکاری ۳۲۰ مطالعہ کنندگان ۱۹۱۵۳۷ کتب خانہ کتب موجودہ ۱۰۱۵۴۹۸ -			
(۳۰۸)	جاپان	۱۴۷۶۵۵	۴۴۵۳۰۷۹۱	ین ۸۰۶۰۱۴۴۳ [illegible]	۲۸۰۳۵	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۰۶۵۹۵۷		۳۹۷۵۱۵۷۸ نو کروڑ ... لاکھ ... ہزار		ابتدائی تعلیم جبری ہے صرف ۶ سے ۹ سال تک یونیورسٹی (۲۱) کالج (۱۱) ٹکنی کل اسکول ۲۲۴ بغیر حکم سرکار کے کوئی شخص خانگی مدرسہ نہین رکھ سکتا ہے اسلئے اطفال (۲۲۰) مدرس (۵۷۵۰) اور اطفال (۲۶۸۱۸۶) عام ابتدائی تعلیم کے قاعدے اور بے قاعدہ مدرسہ ۲۸۰۸۹ مدرسین باقاعدہ کے لڑکے وصبایا ۴ (۷۵۶۹) اور بے قاعدہ کے ۲۸۷۵ طلبہ مذکر و مونث ۱۸۱۸۳۱ شام کے اور تعطیلون کے مدرسہ ۸۸۱۶ مدرسین ۸۶۹۳ طلبہ مذکر و مونث
۱۳ مدارس ... معلمات طلبہ ۳۵	(فوج جبری) ... (۱۱۳) ... مدرسین ... ۲۴۲۷۵۹ ... ۶۴ مدرسین ۱۲۶۹ ... ۶۵۸۸ ...	۲۲ ... ۱۵ مدرسین ۱۸۳ ... طلبہ ...	۱۳۵۲ طلبہ مذکر و مونث ... ۹۶۷۸۵۲ ... مدارس ...	
۳۲۳۱۵۰۰		۹۵۵۵۸۳ ... لاکھ ... ہزار ... ۵٫۸۷		تعلیم ابتدائی جبری ہے (۲) یونیورسٹیان ہین۔ مدرسہ ابتدائی (۲۰۱۷) ٹکنی کل سکول (۸۳) امپیریل سکول (۱۲۵) کنڈرگارٹن سکول (۱۳۸) لیبرری (۲۰) طلبہ ۶ سے ۱۲ برس تک کی عمر کے (۱۹۵۸۴۳) دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء مین تھے۔ اور مڈل سکول
خاص مدارس (۱۹۵۱)	مدرسین (۲۹)	مدارس ... نسوان (۳)	... ہائی اسکول (۴) ... مڈل (۵۶)	

۸۳۹۴ ... ۹۵۶۹۶۵ ... ۱۸۹۲ء

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	تعداد آبادی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۰۹)	لے بیریا	۱۴۳۶۰	۱۰۶۸۰۰۰	پاؤنڈ ۳۵۰۰۰ [illegible]		
(۳۱۰)	لوزمبرگ	۹۹۹	۲۱۱۰۸۸	فرانکس ۱۰۳۵۰۱۰۵		
(۳۱۱)	مکزیکو	۷۶۷۰۰۵	۱۱۳۹۵۷۱۲	ڈالر ۲۰۰۸۷۰۰۰۰ [illegible] ۸۴/۵	۱۸۰۶۰	
(۳۱۲)	موناکو	۸	۱۳۰۰			
(۳۱۳)	مانٹی نیگرو		۳۶۶۳۰	فلارن ۶۰۰۰۰۰	۷۰	

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائیہ (۱۰۷۲۹) باقی سرکاری اور میونسپل سکول ہین نیوی (۳) اور ملٹری (۱) طلبہ (۵۴۳۹۷۷) مدارس سرکاری میونسپالٹی (۷۳۳۴) طلبہ (۹۷۸۹ ۸۱۲۹) ملا (۱) ملٹری اور ملا (۲) بحری فوجی کالج مین اور صنعت اور حرفت اور قانون اور طبابت اور تجارت اور معدنیات اور کاشتکاری اور موسیقی تعلیم کالجون اور اعلی مدرسون مین ہوتے ہین جنمین طلبہ ۱۲ ہزار ہین۔		ڈالر ۱۶۵۸۳۱۵ [illegible]		۹۵۶۰۰۰
تعلیم جبری اور مفت ہے اور ایک مدرسہ نسوان کا ملکہ رشیا کی زیر سرپرستی ہے مدارس ابتدائی (۱۰۷) طلبہ (۳۰۰۰) صبیان (۳۰۰) ایک کالج	[illegible]			۳۰۰۰

اوسط مدارس بر نفوس	مدارس	محاصل	نفوس	رقبہ بحساب میل	نام ملک	نمبر شمار
۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
			۹۲۰۰۰۰۰	۲۱۹۰۰۰	مراکو	(۲۱۴)
			۲۰۰۰۰۰۰	۵۴۰۰۰	نیپال	(۲۱۵)
	۵۳۹۸	گلڈر ۱۱۶۹۲۶۵۶۹۰ [illegible] ۱۰ ار ۹ ملر	۴۴۳۱۷۴۳	۱۲۶۴۸	نذرلینڈ	(۲۱۶)

نوآبادیہائے ڈچ

طلبہ	اوسط طلبہ بر نفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ بر آمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۷۷۰۸۰۳		۱۳۰۷۱۷۱۴	گونگون کے مدرسہ (۳) مدرسہ نابینا (۱) مدرسہ علم التراکیب و علم زمین وغیرہ (۱) اسکے سوا چند مدارس حربیہ ہین اور صنعت اور فنون عامہ کی اکڈمی (۱) ایک مدرسہ شاہی علم موسیقی کا (۱) نشنل نارمل سکول براے تعلیم مدرسین (۱) اور ما سوا انکے ٹکنکل اور نارمل اسکول واسطے تعلیم و تربیت مدرسین کے بہت سے ہین اور ایک خانگی یونیورسٹی ہے۔	عام یونیورسٹی (۴) مدرس (۱۶۶) طلبہ ۲۷۳۴ ہ سکل سکول (۲۹) ؍ (۴۲۷) ؍ ۵۶۹۹ سکنڈری فلاں و شام مدارس ۳۸ ؍ ۴۱۲ ؍ ۴۷۰۳ مدارس جہازرانی (۱۱) ؍ ۴۸ ؍ ۳۲۸ مڈل کلاس سکول (۷۳) ؍ ۹۱۴ ؍ ۷۳۲۴ مدرسہ پالٹیکنیکم (۱) ؍ ۳۴ ؍ ۲۵۵ مدارس ابتدائی (۲۹۵۹) ؍ ۱۲۸۱۹ ؍ ۴۵۹۵۰۹ خانگی مدارس ابتدائی (۱۳۹۹) ؍ ۵۱۹۹ ؍ ۱۹۵۵۳۱ عام مدارس اطفال ۱۲۹ ؍ ۸۰۰ ؍ ۲۳۵۶۴ خانگی مدارس اطفال ۱۵۹ ؍ ۲۵۰۰ ؍ ۷۷۲۹۶ یہ جو ذکر ہوا انکے سوا اور بھی چند خاص مدارس ہین موافق تفصیل ذیل کے۔ مدرسہ کاشتکاری (۱) مدرسہ چمن بندی باغات (۲) جبرے اور

سلسلہ	نام ملک	رقبہ بمربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۱۷)	ڈچ ایسٹ انڈیز یعنی ڈچ انڈیز شرقی	۷۱۹۶۷۴	۳۰۰۹۸۴۶۸	کلڈر ۱۳۰۲۳۴۸۹۸ [illegible]	۱۳۴۲	
(۲۱۸)	ڈچ گیانا یعنے سری نام	۴۰۰۶۰	۵۶۸۷۳	۱۴۳۹۰۰۰		
(۲۱۹)	کوراکو					

نوآبادیہائے ڈچ تمام شد

کیفیت	اوسط خرچ فی طالب علم	اخراجات تعلیم	اوسط طلبا حاضرین روزانہ	طلبہ
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
مدارس ابتدائی ۱۴۴ مدرسین ۴۵۴ طلبہ ۱۲۳۳۸۳ اخراجات ۱۹۵۵۹۸ خانگی مدارس ابتدائی ۱۷ ″ ۱۰۷ ″ ۲۳۰۹۹ ″ ۳۵۰۹۹۵ مڈل سکول ۹ ″ ۵۳۵ یہ صرف یورپین لوگون کے واسطے ہین اور انہین ابتدائی تعلیم صبایکے ۷۳ مدرسہ ہین ماسوا اسکے ملکی رعایا کیواسطے مدارس بہ تفصیل ذیل ہین مدارس تعلیم مدرسین ۷ مدرس ۳۷ طلبہ ۳۴۴ مدارس اعزہ ملکی ۴ ″ ۱۷۸ ابتدائی مدارس از طرف سرکار ۳۱۶ ″ ۳۵۲۹۴ خانگی مدارس تعلیم ابتدائی ۳۳۵ ″ ۱۷۷۸۶ مدارس تعلیم زبان غیر ملکی ۳۰۰ ″ ۵۱۰۴ مدارس تعلیم دینیات اسلام ۱۴۸۷۹ ″ ۲۵۹۱۶۶				۱۲۳۴۸۲

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ زمین مربع میل	تعداد نفوس	محاصل	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۲۰)	نکاراگوا	۴۹۵۰۰	۲۸۲۸۴۵	ڈالر ۲۴۰۶۳۳۰ [illegible]	۲۵۳	
(۲۲۱)	آرنج فری اسٹیٹس	۴۸۳۲۶	۲۰۷۵۰۳	پونڈ ۴۳۴۱۲۰ [illegible]	۱۱۴	
(۲۲۲)	یوراگوے	۹۸۰۰۰	۴۵۹۴۴۵	ڈالر ۱۷۳۶۱۱۳ [illegible]	۳۹۳	
(۲۲۳)	پرشیا یعنی ایران	۶۲۸۰۰۰	۹۰۰۰۰۰۰	پونڈ ۱۷۷۵۰۰۰ [illegible] کروڑ [illegible]		

کیفیت	ذریعہ تعلیم زبان	مصارف تعلیم	تعداد مدرسین	طلبا
١٢	١١	١٠	٩	٨
ایک ہائی اسکول عورات کیلئے ہے اور ایک مردون کے لئے. سرکاری رپورٹ سے ١٨٨٧ء کے یون استفادہ ہوتاہے کہ مذکورہ مدارس کے سوا ٢٥١ مدرسہ اور ١٢١١٩ طلبہ تھے				٨١٩١٣
مدارس سرکاری (١٧) مدارس خانگی (٣٣٤) تعلیم جبری او رمفت نہین ہے ٣٠١٢٠ - پونڈ گورنمنٹ نے دئیے ہیں۔		پونڈ ٣٤٥٠٠ [illegible]		٣٦١٥
تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائی (٢٩٢) طلبہ مدرسین مدارس خانگی۔ (١٠٠) ١٨٩٤٤ ٤٤٨		٣١٤٦١٥ [illegible]		١٩٠٩٤
کالج ٣٩٣ نسبت سے سکول اور کالج ہین جنین خاص فارسی اور عربی و دینیات و ادبیات و فلسفہ قدیمہ پڑہایا جاتا ہے طہران مین چالیس سال سے دارالفنون قایم ہے جسمین یوروپین پروفیسر مقرر ہین اور طہران اور تبریز مین فوجی	مدارس ملکی	پونڈ ٥٠٠٠٠ [illegible] مقرر نہیں		

نمبر	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	قرض	مدارس	تعداد طلبائے مدارس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۲۴)	پیرو	۴۶۳۷۴۷	۲۹۷۱۹۴۴	سوس ۷۱۰۳۸۸۸ [illegible] ۱۰ ر ۸ ر ۴		
(۲۲۵)	پورچوگل	۳۴۰۳۸	۴۷۰۸۱۷۸	ملریس ۴۰۲۴۱۵۹ [illegible] در	۵۴۸۷	
(۲۲۶)	رومانیا	۴۸۳۰۷	۵۵۰۰۰۰۰	لی ۱۷۵۷۱۳۰۰۰ لے کرور [illegible] ۱۰ ر ۸ ر ۴	۳۶۱۶	
(۲۲۷)	رشیا	۵۴۴۲۸۲	۱۲۴۰۰۰۰۰۰	روبلس ۱۳۴۴۵۸۳۸۵ یک ارب للو کرور [illegible]	۴۸۲۶۴	

کیفیت	اوسط خرچ فی طالب علم	اوسط اخراجات تعلیم	اوسط طلبہ از روے آمدنی	طلبہ
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
مذکر و مونث ہر دو پر ابتدائی تعلیم جبری ہے اور مفت۔ عام مدارس ماتحت صفائی کے ہین اور مدارس اعلی ماتحت سرکار ہین۔ اور کہین کہین اضلاع مین طلبہ کے اوپر فیس مناسب لیجاتی ہے اور ایک یونیورسٹی قدیم ۲ ایک مجلس انتظامی قایم ہے ایک یونیورسٹی ہے۔ تعلیم براے نام جبری۔ مدارس ابتدائیہ سرکاری ۳۰۳۹ جبری خانگی ۳۰۸ ٹکنی کل اور ہائی سکول (۴۳)	۳ اور دو روپیہ ۹ آنہ	۱۷۴۵۵۰۶		۲۲۷۹۵۳
تعلیم مفت اور جبری ہے یونیورسٹیان (۲) مدارس (۳) مدارس ابتدائیہ (۳۵۵۶) باقی ہائی سکول اور نارمل سکول ہین طلبہ ۱۵۲۸۱۹ مدارس تعلیم مدرسین (۸) طلبہ ۷۷۰) مدارس اعلی (۵۲) طلبہ ۱۰۲۲۷) یونیورسٹی (۲) مدرسین علامہ (۱۰) طلبہ ۵۸۵		۱۸۶۵۵۹۲۵ (مولاسکر ...)		۱۶۵۷۰۱
مدارس ابتدائیہ (۴۸۸۰۱) مڈل سکول (۱۱۲) ہائی سکول وغیرہ (۳۶۸) ٹکنیکل اسکول (۴۴) جنمینیشیا		۲۲۴۱۱۲۳۴ دو کرور ...		۲۵۱۸۴۷۲

[illegible] تعلیم ... ۹۶۶۰۶۴۵

شمار	نام ملک	رقبہ مکسر میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۲۸)	فن لینڈ	۱۲۴۴۵۵	۲۲۳۸۴۴	مارکس ۵۵۶۰۳۱۲۸ دوکرور عـــ لاکھ معہ لہ عـ۵	۱۲۱۵	

نوآبادیہاے رشیا در ایشیا

(۲۲۹)	بخارا					
(۲۳۰)	خیوا					

تمام شد نوآبادیہاے رشیا در ایشیا

(۲۳۱)	سالویڈور	۷۲۲۵	۷۷۷۸۹۵	ڈالر ۷۲۵۴۴۱۸	۵۷۶	

کیفیت	اوسط خرچ فی طالب علم	اخراجات تعلیم	اوسط طلبا فی مدرس	طلبا
۱۳	۱۱	۱۰	۹	۸
ایک یونیورسٹی مدارس ابتدائیہ کنڈرگارٹن (۱۰۱۰) ٹکنیکل سکول (۱۰۰) باقی ہائی سکول ہیں مدرسہ لڑکیاں ۵۴۔ مدارس تعلیم مدرسین ۸ مدارس جہازرانی (۷) مدارس تجارت (۹) شام کے اور اتوار کے مدارس (۳۲) کاشتکاری کی (۱۳) مدرسہ نسل چوپایا وہ بڑھائی کے (۱۷)		۵۹۰۳۳۰۴ [illegible]		۸۲۲۸۸
تعلیم مفت اور ضروری ہے۔ ابتدائی تعلیم کے مدارس (۶۵۷) طالبا ۲۷۲۴۳ اعلیٰ درجہ کے مدارس چھ ہیں ۸۱ طالبعلم دو تعلیم مدرسین کے اور تین ٹکنیکل سکول ۲۹۳ طلبہ ہیں اور ایک نیشنل یونیورسٹی ہے		۳۸۴۰۰۰ [illegible]		۲۸۷۱۶

نمبر	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۳۲)	سیموا	۱۰۷۱	۳۶۰۰۰			
(۲۳۳)	سانٹوڈومنگو	۱۸۰۴۵	۶۱۰۰۰۰	ڈالر ۳۸۲۸۳۲۹ لہ لاکھ للعہ الکھ ۱۰/۸/۱۰	۳۰۰	
(۲۳۴)	سرویا	۱۵۰۵۰	۲۱۶۲۷۵۹	ڈیزس ۹۰۱۳۶۸۴۰	۷۷۹	
(۲۳۵)	سیام	۲۵۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰	پونڈ ۲۰۰۰۰۰۰ ے کرور لاکھ		
(۲۳۶)	سوت افریکن ریپبلک یعنی جنوبی آفریقاے جمہوری	۱۱۳۶۴۲	۷۶۸۶۸۸	پونڈ ۹۶۷۱۹۱ یک کرود لاکھ معہ کمالوعسہ		

طلبہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۰۰۰۰			،	ابتدائی تعلیم مفت اور ضروری و جبری ہے ماتحت عام رعایا کے عام مدارس اور مدارس سرکاری ابتدائی تعلیم کے واسطے ہین۔ اور واسطے تعلیم اعلیٰ اور ٹکنیکل مدارس اور مدارس تعلیم مدرسین اور مدرسہ حرفت یونیورسٹی کے ماتحت ہین کل مدارس کی تعداد اس ملک مین ۳۰۰ ہے اور طلبہ کی تعداد ۱۰۰۰۰ ہے
۷۹۷۰۰		۳۶۳۷۰۳۰		تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائیہ ۲۶۶ مڈل اسکول (۳۱) اور ایک یونیورسٹی ہے۔
				کانونٹری کے اسکول ۹۹ یعنے مدارس دیہات، وارڈ اسکول ۴۵۳۔ اخراجات گورنمنٹ ۶۳۸۳۳۔ پونڈ۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۳۷)	سوازیلینڈ					
(۳۳۸)	اسپین	۱۹۷۶۷۰	۱۷۵۵۰۲۴۴	پس ٹوس ۷۴۷۹۹۰۵۵۰ دوکروڑ نولاکھ [illegible] روپیہ [illegible]	۳۱۸۱۹	
	نوآبادیہاے اسپین					
(۳۳۹)	کیوبا و پورٹوریکو					
(۳۴۰)	جزایر فلی پین					
	تمام شد نوآبادیہاے اسپین					
(۳۴۱)	سویڈن و نارو ے	۱۷۰۹۷۹	۷۸۰۲۷۵۱	کروز ۹۷۰۲۳۰۰۰ ۵ کروڑ [illegible] لاکھ [illegible] روپیہ [illegible]	۱۰۷۲۵	

کیفیت	اوسط خرچ فی طالب علم	اخراجات تعلیم	اوسط طلباء فی مکتب	طالب علم
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
تعلیم جبری ہے مدارس ابتدائیہ سرکاری و خانگی (۳۰۱۰۵) مڈل سکول ۱۷۷۴ یونیورسٹیاں (۱۰)		۱۸۶۸۶۵۰ ۱۸ لاکھ اوسط [illegible] ۱۵/		۱۸۵۹۱۷۳
یونیورسٹیاں (۲) مدارس ابتدائیہ ۱۰۵۷۱ ٹکنیکل سکول (۱۸) باقی ہائی سکول ہیں۔ نارمل سکول (۱۲) جہازرانی کے مدرسہ (۱۰) بہرے اور گونگوں کے مدرسہ ۱۹۔ تعلیم جبری اور مفت ہے۔		۱۶۵۳۴۹۶۶ ۱۶ لاکھ [illegible] ۵		۷۰۹۵۵۶

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	مالیہ	مدارس	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۴۲	ناروے	۱۲۴۴۹۵	۲۰۰۱۰۰۰	کرونز ۵۱۳۵۰۰۰۰ دو کرور [illegible]	۸۰۵۷	
(۲۴۳	سوئزرلینڈ	۱۵۹۷۶	۲۹۱۷۷۵۴	فرانکس ۷۲۷۳۰۰۰۰ [illegible]	۸۸۰۳	
(۲۴۴	ٹانگا					

کیفیت	اوسط خرچ فی طالبعلم	مقدار اخراجات تعلیم	اوسط طلباء فی ہزار نفوس آبادی	طلباء
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
تعلیم جبری ہے (۶ ۱/۲) اور ۷ سے ۱۴ برس تک ایک یونیورسٹی ہے۔ مدارس ابتدائیہ (۶۲۰۵) جمعیت (۱۵۹۷) باقی سکنڈری سکول ہین۔ سکنڈری سکول (۱۵۵) اور اعلی درجہ کی تعلیم کیواسطے ۲۳ مدرسہ ہین۔ اور ۵۶ مدرسے لڑکیون کے ہین۔		۵۲۵۶۴۲۲		۲۷۸۶۶۶
تعلیم جبری اور مفت ہے۔ مدارس ابتدائی (۸۳۰) ہین مدرس ۲۹۳۹ طلبہ ۱۰۱ ۴۷۶ سکنڈری سکول ۴۷۶ مدرس ۱۳۸۱۔ طلبہ ۱۰۸ ۲۷۵ مڈل اسکول (۲۸) مدرسین ۶۴۷ طلبہ ۸۲۸۷۔ عام اور خانگی نارمل اسکول ۳۷ مدرسین ۳۲۵۔ طلبہ ۲۰۵۹۔ مدارس صنعت و حرفت ۱۳۲ مدرسین ۵۵۰ طلبہ ۹۰۰۰ مدارس کاشتکاری + مدرسین اسکول (۱) تربیت معلمی جات ۔ پالیٹکنک معذورات اور طبابت زبان یونانی و دینیات اور طلبہ ۴۸۱۳ ۔ یونیورسٹی (۵)				۵۲۲۹۵۶

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ میل مربع	تعداد نفوس	آمدنی	فوج	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۴۵)	ٹرکی	۱۶۰۹۲۷۰	۳۹۲۱۲۱۳۱	پونڈ ۱۸۵۰۰۰۰۰ [illegible] کرور [illegible] لاکھ	۱۷۸۰۰ (struck through) ۲۰۰۰۰۰	
	ممالک خراجگزار ٹرکی					
(۲۴۶)	بلگیریا	۳۷۸۶۰	۳۱۵۴۳۷۵	پیوس ۸۳۳۴۶۷۰۰ [illegible] لاکھ [illegible] کرور [illegible] ہزار [illegible] ۵	۳۸۴۴۴	
(۲۴۷)	سامُوس					
(۲۴۸)	ایجپٹ یعنی مصر	۱۰۶۹۸	۶۸۱۷۲۶۵	پونڈ ۱۰۰۱۰۰۰۰ [illegible] کرور [illegible] لاکھ	۶۶۹۴	

یونیٹڈ اسٹیٹس یعنی ممالک متحدہ امریکا

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
تمام مدارس ابتدائی ہین اور اور بہت سے مدارس ہین تعلیم مفت ہے۔ [illegible]		پونڈ ۱۰۶۰۰۰ [illegible] ۱۲۰۰۰۰ [illegible]		۱۲۵۰۰۰۰
تعلیم مفت اور براے نام جبری ہے ہر ایک لڑکا چار برس مدرسہ مین رہنا چاہیے ایک یونیورسٹی ہے اور باقی تمام مدارس ابتدائی ہین۔ مدارس (۳۸۴۴) طلبہ ۲۷۵۸۵۶ طلبہ اناث ۲۵۱۹۶۸۔		۷۷۵۶۴۰۰ [illegible] ۸۴/۵		۱۲۹۷۷۷
مصر مدارس ابتدائیہ (۶۶۳۹) مدارس فوقانی (۳۰) تعلیم اعلیٰ قانون طبابت فنون اور علوم متنوعہ وغیرہ کی (۱۵) گورنمنٹ یعنی سرکاری کالج ہین اور ۲ عام رعایا کے مدرسے ہین اور سرکار سے ۱۰ لڑکے ہر سال یورپ کو بغرض تعلیم روانہ کرتی ہے۔		پونڈ مصر ۹۲۵۴۴ [illegible]		مصر ۷۷۷۸

[illegible]	ریلوے	آمدنی	آبادی	رقبہ مربع میل	نام ملک	نمبر
۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
	۲۹۸۷	ڈالر ۴۶۳۳۲۶۲۵۰ نو کرور [illegible]	۶۲۶۵۴۳۰۲	۳۵۰۱۴۳۹	یونائیٹڈ اسٹیٹس یعنے ممالک متحدہ امریکا۔	(۲۴۹)
	۷۸۶	ڈالر ۱۵۴۰۹۵۰۰ [illegible] کرور [illegible]	۷۱۱۶۵۶	۷۲۱۱۰	یوروگوے	(۲۵۰)
	۱۶۴۴	بولی ویرس ۴۵۰۳۱۲۲۴ دو کرور [illegible]	۲۳۲۳۵۲۷	۵۹۳۹۴۳	وینی زیولا	(۲۵۱)

طلبہ	اوسط طلبہ بر نفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ بر آمدنی	کیفیت
۱	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۵۶۵۴۳۲۸۵		۷۸۶۷۷۹۴۷ [illegible] کرور [illegible] لاکھ [illegible]		تمامتر جبری تعلیم ہے سب صوبون مین۔ یونیورسٹی اور کالج (۲۳۰) کالج ہای نسوان (۱۶۷) دیسی مدارس (۲۵۶) مدارس خانگی (۱۶۱۴) مدارس واسطے پیشہ کے (۲۸۴۲) تعداد مدارس ابتدائیہ درج نہین ہے۔
۵۹۰۹۰		ڈالر ۵۱۳۲۷۵		تعلیم ابتدائی جبری ہے ایک یونیورسٹی ہے مدارس سرکاری (۳۸۰) خانگی مدارس (۲۴۲) مدارس فنون (۴) باقی نارمل سکول ہین۔
۲۵۰۳۱۲۲۴		۳۳۲۷۵۶۲۹ [illegible]		تعلیم مفت اور جبری ہے یونیورسٹیان (۲۰) کالج (۴۸) مدارس خانگی (۱۳۱۵) مدارس سرکاری (۱۵۱) باقی مدارس پیشہ کے ہین (۱۱) کالج نسوان کے لیے ہین۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۲	۳۰	،	نہ	۴۳	۱۷	باد	یاد
"	"	جی	ساتھ	"	۱۹	میوریٹنر	پیوریٹیز
"	"	شہد	ملی	"	"	لاد	لارڈ
۱۴	۴	جولگیر ہیب	جولگیرہ ہیت		۲۰	ہینسز	ہیٹنز
۱۵	۳	نذیا ولدو رپا بیدہ	تنذیا ولدو ڈپا بیدہ	۴۴	۲	حنگل	جنگل
۱۶	۷	انتظار	انتصار	"	۵	کالوی نسٹ	کالونسٹ
۲۳	۳۰	جہالت ولسران	جہالت وخسران	۴۵	۸	ڈمننگ	ڈسن
۲۵	۳۰	گستہ	گہنتہ	۴۸	۲	ماہم	باہم
۲۶	۹	ونکس	ونکیٹش	"	۸	اشیار	اشیار
۳۸		نکلنا	نہ نکلنا	۴۹	۲۱	او	آو
"	۲۱	بنا	بنیاد	۵۰	۹	حیات	جنات
۳۹	۸	بغار	بقار	"	"	یہ	یہ
"	۱۰	تقریر	تقریر و اسپیچ	۵۲	۱۰	قائدہ	فائدہ
۴۰	.	بجائے	ہماری	"	۱۱	لامدی	لامدی
۴۱	۳	شہرون	شہر	"	۱۳	فامدہ	فائدہ
۴۲	"	عوما	عموماً	۵۳	۱۸	تکمل محصل	تکمیل و تحصیل
۴۳	۱	ط	کا		۱۵	رہتا ہی	رہنا ہے
"	۱۲	ڈیٹیٹیر	ڈسنٹر	۵۴	۴	یغیرہ	لغیرہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۵۴	۲۰	لتفنح	لتفتیح	۷۲	۱۸	کتاب	الکتاب
۵۶	۸	لذات	لذاته	〃	۲۰	انک	انک انت
۵۷	۱	مصئون ومحفوظ	مصئون ومحفوظ	۷۳	۱۵	سے اپنے	اپنی
〃	۷	ضرور	ضرر	〃	۱۹	اوسکے	اوسکی
〃	۲۰	انتقام	استقام	۷۵	۲۰	چیر	چیز
۵۸	۲۱	غرص	غرض	۷۶	۲	جیرالہم	جیراتہم
۶۰	۱۶	ملک سے	ملک وقوم کہ	〃	۱۰	توم	قوم
۶۱	۴	مصفین	مصنفین	〃	۸	معصر	[illegible]
〃	۸	〃	〃	〃		الاا	الا
〃	۹	ادبیہ	ادبیہ	۸۰	۱۶	انظرماعان	انظر ماکعانا
۶۴	۱	نکرین	منکرین	〃	۲۱	نیاسہ	فانسہ
۶۵	۷	تعفت	نصفت	۸۱	۱۱	ہلاک	ہلاکت
〃	۹	مسٹری	ہسٹری	〃	۱۳	یہ ہونا	یہ ہو نا
۶۶	۱۲	فرضت	فرضیت وفضیلت	〃	۱۶	اور	اور کون فرض کفایہ
۶۷	۲	الزبوا	الربوا	〃	۲۱	السی	اسکے
۶۹	۲۰	الاخیار	الاحبار	۸۲	۳	توفیر	توقیر
۷۰	۴	سیکھکر	سیکھہ کر	〃	۱۲	للاوفات	للاوقات
۷۲	۷	علماکو	علماجو	۸۳	۱۲	او	اور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۸۳	۷	لوجہہ	توجہہ
۸۵	۹	بسیا	بسیار
〃	۱۱	ساعد	ساجد
۸۶	۱۰	اشعغال	اشتغال
〃	۱۳	فافلہ	نافلہ
〃	۱۷	لوتوی	نوتوی
۸۷	۱۱	قصای	اقصا
〃	۱۳	زیہہ	بدیہہ
۸۸	۱۱	نوستحدثہ	نو مستحدثہ
۸۹	۱۵	ہمہ	انیہمہ
۹۰	۳	جونپو	جونپور را
〃	۶	بعبادت	بعیادت
〃	۱۴	منشر	نشر
۹۱	۹	تقسر	تفسیر
〃	۱۵	نشر	نشر
۹۲	۳	متعد	مستعد
〃	۱۴	نوشتن	نوشتن
۹۵	۱	طنی	ملتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۹۷	۱	صیبن	رصین
۹۹	۸	لبنی	مبنی
〃	۱۱	تقرر ار	تقرر اثر
〃	۱۳	امداد جرہ	امداد خزانہ
〃	۱۵	سہے	سبھے
۱۰۰	۲	وہ	ذرہ
〃	۹	اوس	اسکا
〃	۱۱	وغیرہا ہم	وغیرہا
〃	〃	ہ بدون	جو بدون
〃	۱۲	جائیز	جائیز و ناجائیز
〃	۶	ارتکاب	ارتکاب
۱۰۰	۱۴	عکم	علم
〃	〃	کسرہ	کثیرہ
〃	۱۶	واوقات	واقامت مدارس
〃	۱۹	جہن	جہل کی
۱۰۱	۱	مبدہ	مبدار
〃	〃	ہر اوس کا	ہر اوسکا رواج د اسکا
〃	۲	افصل	افضل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
ص۱۰۲	۱	ضرا	ضرر	۱۱۵	۲۱	جن	جس
؍	۹	ر کہنا	رکہنا	۱۱۶	۹	بنعی	بنفی
؍	؍	سکنا	سیکہنا	۱۱۷	۶	دول	دودول
؍	۱۲	تعصیل	تعطیل	؍	۱۸	گرون	گردون
۱۰۳	۱۵	ساح	مباح	۱۱۸	۱۰	حدیث مین	حدیث مین جو کتاب الامالی کے
؍	؍	لطالت	بطالت	؍	۱۵	بہے	سیہے
؍	۱۹	مداہبت	ہدایت	۱۱۹	۴	عافلی	غافلے
؍	۲۰	سیلہے	سیکہے	۱۲۰	۳	اشجعل	اتجعل
۱۰۵	۱۱	وغیر	وُغیر	۱۲۱	۴	تعیر	تعبیر
؍	۱۵	حو	جو	؍	۸	عدد	عدۃ
۱۰۶	۱۷	احسام	اجسام	؍	۱۲	استوار	استوار
؍	۱۸	مختارات النوازل	مختارات النوازل	۱۲۲	۶	الدین	الذین
۱۰۹	۵	لفرصیتہ	لفرضیتہ	؍	۲۰	عما	علما
؍	۱۹	احتسابعیہ	احتسابیہ	۱۲۵	۱	بندہ	بندہ کو
۱۱۰	۳	واتوالزکوہ وامرا	اتوا الزکوۃ وأمروا	۱۳۴	۸	والرقار	والوقار
۱۱۱	۱۸	عصائی	عطاء	؍	۱۹	ویجوالعالم	ویجوالعالم
۱۱۲	؍	عاصی	عاصی	۱۳۵	۱	دعاتیہ	دعامۃ
۱۱۳	۶	واضح	واضع	؍	۳	خصلتان لاتجمعات	خصلتان لاتجتمعان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۳۵	۳	فقہ	فقہہٗ	۱۴۲	۱۶	اعدہا علی الاحر	احدہا علی الآخر
،،	۱۱	تعلمو	تعلموا	۱۴۴	۱۵	لنصب	النصیب
،	۱۳	تعلموٗ القران	تعلّموا القرآن	۱۴۵	۱۳	اخبیر	اُخبِرُ
،،	۱۷	الذیں	الذین	،،	۳۱	یقبل	یُقبَل
،	۱۹	باتباع	باتّباع	۱۴۶	۱۸	غشیتہم	غَشِیَتہُم
،	،	ببزک	بتبرک	۱۴۷	۱	ثلاثتہ	ثلاثتہٗ
۱۳۷	۷	بعثت	بَعَثَ	۱۵۱	۸	مام	تمام
،	۶	الحوابین	الحواریین	۱۵۲	۷	العمال	القتّال
،،	،	ابالمہ	آبابکرٍ وعُمرَ		۸	زیرہے	زیر ہے
،،	۱۱	الغ	اَبلغُ	۱۵۵	۲	زیادۃ والعالم	زیارۃ العالم
	،	منہ انہا	منہ لنہا	۱۵۹	۱۹	پہوبچاہر	پہونچاہی
	۱۲	السمیع	السّمعُ	۱۶۱	۷	ایضنی	یفنی
،،	۱۹	کتابا	کتابا	،،	،،	ماق	باقی
۱۳۷	۲۱	فلحن	فلعن	۱۶۲	۹	موا	سوا
،،	،	وقع	وقّع	،،	۱۷	کفیاء	کفایہ
۱۳۹	۱۶	فشل	فضلُ	،،	۱۸	ما انہم	ما انتم
۱۴۰	۶	بنیۃ	بنیۃٌ	۱۶۳	۲۰	امداد	اراد
،،	۱۶	ودوات	ودَوابّ				
۱۴۲	۱۰	لتحدث	لیتحدث	۱۶۲	۸	والفقہاء	والفقہاء قتادہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۷۳	۱۱	عالم کہ عالم	عالم کے علم	۱۸۵	۲۱	بےمعنے	بے معنے
"	"	پایا	کیا	۱۸۷	۱	رکہنے	رکھتے
"	۱۳	دوتی	دوستی	"	۲	مدیقہ	طریقہ
"	۲۱	دنون	دلون	۱۸۹	۱۵	وزرعا	رعایا
"	"	پیانسے	پہچانے سے	۱۹۰	۲۰	اندار	اعذار
۱۷۷	۳	عالم جاہل	عالم کو جاہل	۱۹۱	۱۴	دسعے	داعی
"	۱۹	سے	کے	"	۱۵	وسی	اوسی
"	"	اکے	آپ کے	"	۲۱	ملاجات	علاجات
۱۷۹	۱	تتویز	تنویر	۱۹۲	۱۴	واپنےمین	کواپنےاس
۱۸۰	۸	فرماکے	فرمائے	۱۹۳	۲	ہونے	ہوتے
۱۸۱	۲	کم	الم	۱۹۷	۵	دمی	دائمی
"	۷	بوجہ دلائل	بحجتہ و دلائل	۱۹۸	۸	خیر	تاخیر
"	۱۶	دمی	دیے	"	۲۱	بز	سبز
"	۱۸	وعلیک	وعلیکم	"	"	شار	شکار
۱۸۳	۶	ادمیونکے	انسانکے	۱۹۹	۲۱	تو	کہ
"	۱۱	ناع	مار	۲۰۰	۱	پڑہتے تو اوس	پڑہتا اوراوس
۸۴	۴	علماکے	علماکہ	"	۷	اند نون	ان دونون
"	۱۵	سمپہا	سمجہا	۲۰۱	۱	اون نیچا	اونکو نیچا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	٢	٣	٤	١	٢	٣	٤
٢٠١	١٢	آئین	آمین بین	؍	٢٠	چاہئے	چاہیئے
؍	٢٠	عرد	جبرو	٢٣٢	٢	ملکی توجہ	ملک بوجہ
٢٠٢	٨	کی	ملکی	؍	٣	ہو جانیکے وجہ سے	ہو جانی سے
؍	١٢	اخاحسی	اخاصی	؍	؍	مدامدنی	عدآمدنی
٢٠٢	١٨	اونا	ادانی	٢٣٣	١	١٠امی	نامی
٢٠٣	٦	مجوح	محجوج	٢٣٤	٨	بنال	خیال
؍	٩	خیرومن	خیرمن	؍	٩	تمیل	تمہیل
٢٠٦	٥	کردیا	کرادیا	١٢٥	١٣	ساوی	ساری
٢١١	٣	فاعدہ	قاعدہ	١٢٧	١٢	اصیبنان	الطینان
٢٢٠	١٠	ترشیر ڈوٹون کو تسلک	ترشیر ڈوٹون کو تسلکر	؍	؍	انا گتدی ہوجے	انا گدیکی ہوگی
؍	٩	٧٠	٦١	٣	٧	ضوالط	ضوابط
٢٢٧	٣	تعلیم	تعمیم	؍	٨	سرکا	سرکار
٢٢٠	١٥	حساب جبر	حساب ہندسہ جبر	٥	١٣	پوہ	پونہ
؍	١٩	×	سابق مدرس	٧	٣	لغیرہ	ولغیرہ
؍	٢٠	×	حال معتمد	؍	٧	وقا	وفا
٢٣٠	؍	طلبا	طلبہ	؍	١٥	لذات	لذاتہ
٢٣١	٣	انتقامات	انتظامات	٨	١٤	پرہتے	پڑہتے
؍	١٩	حسثیہ	حیثیۃ	٩	٨	اکلیکلچر	اگریکلچر

غلط نامہ کتاب تعلیم [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	٢	٣	٤	١	٢	٣	٤
٩	١٣	اور	اور	٣٥	١٩	سفسط	سفسطہ
،	١٧	آیاجب	اباحت	٣٦	٩	ہوی	ہوتی
١٠	٩	سورہ	مورد	٣٧	١٩	سان	بیان
،	١٥	مسرو	مبرو	٣٩	١	کلب	کلیسا
،	١٧	مرہ جن شرصیل	مرہ بن سرحبیل	٤٠	١	برشیا	پرشیا
١١	٥	کمرتے	نہ کرتے	،	١٠	یورچنگل	یورچگل
١٣	١٤	ون	اون	٤١	١٢	اتباع	بہ اتباع
،	١٨	خافا	خلفا	٤٢	٤	ترییب	تربیت
١٥	١٥	التفاسیر	التفاسیر	،	١٠	زنا	زمانہ
١٧	٦	خعلت	خلعت	٤٣	٥	+	تعلیم
،	١٣	فقہار	فقہار	٤٤	١٢	پرسیل	پرنسپل
،	١٧	میں	من	.	.	.	.
،	١٨	و		.	.	.	.
٢١	١٢	یا		.	.	.	.
٢٢	١٧	عبطہ	غبطہ	.	.	.	.
،	١٩	گرے	گرمی	.	.	.	.
٢٣	٨	جسے	جیسا	.	.	.	.
٢٥	١٥	دیبا	ایسا	.	.	.	.

العذر عند كرام الناس مقبول

اس رپورٹ کو مین نے بہت ہی اضطراب حالت و شدت علالت و کلالت طبع مین جو بوجہ چند حوادث جانگاہ کے لاحق تھی لکھی ہے چونکہ مسئلہ مبحوث عنہا کونسل آف ریجنسی سی نواب فخر الملک بہادر وزیر تعلیمات کے تفویض ہوا تھا اور نواب ممدوح نی ایک مجلس اسکے تصفیہ کے لئے مقرر کی تھی جسکا مین بھی ممبر تھا اسلئے اسکے چھپوائی مین نہایت عجلت عمل مین لائی گئی مختلف کاتب سی لکھوایا گیا اور مختلف مطابع مین چھپوایا گیا جس سے صحت و درستی طبع کا خاطر خواہ انتظام و اہتمام نہو سکا جیسے تراجم آیات و احادیث بھی جو متفرق لوگون نے کئے و اعراب و عبارات عربیہ جو مختلف لوگونکے دیکھی و لکھی و بنائی گئی ہین صحیح و درست نہوئی جسمین مین معذور و مجبور ہون ۔ الغرض جب مجلس مذکور مین عام جاگیرداران نے خاص نواب شرف مدونہ و نواب محی الدولہ صدر الصدور و نواب عمید جنگ بہادر کی مخالفت سے اس رائی و مسئلہ تحریک سی اختلاف کیا تو میری احباب نے بمصالح چند در چند اسکی اشاعت کو ملتوی کر دیا اور کئی مہینہ باوجود طبع و اتمام مشتہر نکرایا اب چونکہ وہ چرچہ و ذکر مشہور بوا و غوغا جاتا رہا اور جاگیر دار خاموش ہوگئے اسلئے عام اطلاع کی غرض سے اس کتاب کو مشتہر کیا جاتا و عذر مسدود چاہا جاتا ہے اگر اصحاب علم و ارباب فہم نے بنظر قدر و التفات دیکھا اور کچھ داد دی تو ارادہ ہے کہ دوسرے مرتبہ بافزایش ادلۂ عقلیہ و نقلیہ دیگر جنکا ذخیرہ کثیر میرے پاس اسوقت موجود ہے عمدگی و صحت و درستی کے ساتھہ باہتمام تمام مکرر طبع کرائی جائی

عام اہل الرای و مربیان قوم و وطن سے اور معتبر اخبارات کے مہتممون سے اسکے ریویو و تقاریظ کی توقع و درخواست کی جاتی ہے ۔

یہ کتاب چونکہ میرے دوست عمر بن حمید جمعدار عرب نے اپنی ذاتی صرفہ سے طبع کرائی ہے لھذا مین نے اسکے صلہ مین انکو اپنا حق تالیف بخوشی تمام دیدیا ہے ۔

معاشران دکن و امیران وطن کے خدمات عالیات مین یہ عرض والتماس ہے کہ ۔ من انچہ شرط نصیحت بود بتو گفتم ؛ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ؛ نصیحتی کنمت بشنو و بہانہ مگیر ؛ ہر انچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

والسلام علی من اتبع الہدی و جعل اللہ آخرتنا خیرا من الاولی